"By all means let the language of the country be Urdú, that is to say the Urdú of thirty or forty years ago, having for its basis Hindí with a free admixture of all foreign words, for that is the form into which it had spontaneously developed, and eclecticism may be tolerated or even admired, while syncreticism in art must be synonymous with failure."

"Hindús, and Musalmáns, alike, till very recent times, used one dialect for popular composition, though the Hindús from early association and perhaps also from the nature of the subject which would be mythological would naturally, though not inevitably nor uniformly, use more Sanskrit words, and the Musalmáns, from the nature of their religion, more Persian words. It is now high time that these fanciful distinctions should be again merged into one, and the language of the country, according to universal analogy, be known by name of Hindustání."

*Some objections to the Modern Style of Official Hindustání by F. S. Growse, M. A. Oxon, B. C. S.*

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
| --- | --- | --- | --- |
| | | | یا اوسے پیرزن کو لیے ہوئے کہینے دیکھا ملکہ میلے کپڑے پہنے باہر نکلی یا ملکہ کو میلے کپڑے پہنے دیکھا تھا لیکن اگر یہ اسم حالیہ تاکید یا استمرار کے لیے آویگا گو مکرر نہ بھی ہو باوجود حالت اول مین ہونیکے شکل ثانی پیدا کریگا مثلاً مین ڈرتے ڈرتے پاس گیا ہم گاتے گاتے سیتے ہین وہ چپکی بت کیطرح بیٹھی سُنا کی |
| ۷۳ | ۷ | علامت مذکر | علامت مذکور۔ |
| ۷۴ | ۸ | چوری ہوگیا | چوری ہوگیا الفاظ جمع عربی کے فعل کبھی جمع آتے ہین کبھی واحد یعنی جیسا موقع ہو جیسے بہت اسباب جل گیا اور ترقی کے اسباب کیا ہین اگر بہت سے فاعل ہون اور سب واحد ہون فعل کو چاہے واحد رکھین چاہے جمع جیسے رعب و وقار جاتا رہا اور بزدلی اور کم ہمتی اور بیغیرتی پیدا ہوتی ہین۔ |
| ۱۴۲ | ۱۰ | آنے سے | (ہ یہ) آنے سے۔ |

تمت

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۴۷ | ۱۱ | دکھلانا ہو | دکھلاتا ہو<br>(۴۷) اسم فاعل حالیہ جس فعل کی حالت دکھلاتا ہی<br>اگر اوسکے فاعل یا مفعول کا صفت بھی ہو یعنی وہ فاعل<br>یا مفعول اوس اسم حالیہ کا موصوف ہو تو دونون<br>تذکیر و تانیث مین فاعل یا مفعول موصوف کے تابع<br>ہونگے مثلاً وہ عورت روتی ہوئی چلی گئی یا اوس<br>عورت کو روتی ہوئی دیکھا اور دسترخوان بچھا ہوا تھا<br>یا دسترخوان کو بچھا ہوا چھوڑا لیکن اگر اسم حالیہ کا<br>موصوف کوئی دوسرا ہو اسم حالیہ ہمیشہ واحد<br>ظرفیت کی حالت مین آتا ہے گو علامت نہین رہتی<br>اور اکثر لفظ ہوا بھی چھوٹ جاتا ہی مثلاً ساری رات<br>تلپھتے کٹی یا اوس رات کو تلپھتے کاٹا وہ سر نیچے کیے<br>کھڑا تھا یا اوسکو سر نیچے کیے دیکھا تم پیٹھہ دکھائے جاتے ہو<br>یا تمکو پیٹھہ دکھائے جانا نچاہیے وہ پیرزن کو لیے ہوئے آتا |

| صحیح | غلط | سطر | صفحہ |
| --- | --- | --- | --- |
| زندہ ہین اصل و نفع اوسکا مجھے ملیگا اور اوس اخبار کی کیفیت دو ستور اچھا ہی۔ | | | |
| صفات کی۔ | صفات کے | ۳ | ۴۲ |
| اولیاؤن کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ عدد کے آگے ایسے الفاظ جو روپیہ مقدار وقت طرف اور طرح کے معنی مین ہون یا مثل جوڑا اور قطار بہیئت مجموعی ہون اکثر واحد آتے ہین لیکن فعل اونکے جمع رہتے ہین جیسے ہزار اشرفی دین بیس گز صرف ہوئے چار گھڑی لگین دو طرف اچھی ہین چار قسم تھین سو قطار دیکھین لیکن ہزار اشرفیان دین اور ہزار اشرفی دی بھی درست ہی بہرکیف باقی سب الفاظ جمع آتے ہین جیسے لاکھ گھوڑے دو سطرین اور گو یہ الفاظ کبھی واحد بھی آجاوین مگر فعل ہمیشہ جمع ہی رہین گے جیسے دو چیز ہین۔ | اولیاؤن کو | ۱۱ | ۴۴ |

# غلطنامہ اُردو صرف ونحو

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
| --- | --- | --- | --- |
| ۹ | ۱۷ (حاشیہ) | اور جیسے | اور جس سے |
| ۱۹ | ۸ | (ہوا) یا (گیا) | ( ہوا ) |
| ؍؍ | ۹ | مرا ہوا یا مارا گیا | مرا ہوا |
| ۳۸ | ۸ | سب | سب حروف تہجی |
| ؍؍ | ۱۱ | کہی | کہی یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اگر کہیں مضاف ذی روح مذکر اور مؤنث دونوں قسم کے ہوویں علامت اضافت جمع مذکر ہوگی جیسے کلو کے ماں باپ اور اوسکے زن و فرزند ورنہ جو نزدیک تر ہو اوسکے بموجب جیسے اصل و نفع اوسکا اور اخبار کی کیفیت اور دستور اور فعل بھی اوسی کے مطابق رہیگا جیسے کلو کے ماں باپ مر گئے اور اوسکے زن و فرزند |

| حرف | معنی | مثال | حرف | معنی | مثال |
|---|---|---|---|---|---|
| پُر | کثرت | پُرنام | نِ | نفی | نِبَل |
| | نقل و حرکت | پُرستھان | اَدِھ | کثرت | اَدِھراج |
| پَرا | مقابلہ | پَراجَے | اَتِ | | اَتیکت |
| اَپ | قلت | اَپکیش | سُ | مدح | سُپاتر |
| سَم | خوبی | سَنسکرِت | اُد | رفعت | اُدگم |
| اَنُ | طبعیت | اَنُگامی | اَبھِ | عظمت | اَبھِشیک |
| اَو | مقابلہ | اَوگُن | پُرتِ | مقابلہ | پُرتِ بادی |
| نِس | نفی | نِسَندیہ | | علیحدگی | پُرتِ دن |
| دُس | ذم | دُسوبھاو | پَرِ | بخوبی | پَرِپورن |
| وِ | مقابلہ | وِیوگ | اُپ | قرب | اُپَبن |
| | | | آ | غایت | آسمُدر |

معنی مین (क्त کتَ) کا (क ک) گرا کر اور کبھی اوس نیچے ہوئے (त تَ)

کو (ण نٙ) (व وَ) (क ک) (न نَ) اور (ढ ڈھ) سے بدلکر

لاتے ہین اور کبھی ہرشو کو دیر گھ بھی کر دیتے ہین مثلاً گرِ سے کرِت

کُسِ سے کُشین پک سے پکو شُش سے شُشک بھد سے بھن اور

دُرِہ سے دُرِڈھ - ۳ - حاصل مصدر کے معنی مین (क्तिन् کتن)

لاتے ہین (क् ک) اور (न् ن) تو بالکل گر جاتا ہی اور باقی بچا

(ति تِ) بھی اکثر بدلتا رہتا ہی مثلاً گم سے گتِ اور بُدھ سے بُدھِ

(ल्युट لیُٹ) بھی (अन اَنَ) سے بدلکر لاتے ہین مثلاً چل سے چلَن

(اُپسرگ یعنی حروف)

یہ حروف اکثر مصادر اور مشتقات کے پیشتر آتے ہین اور اونکے معنی

مین اثر کرتے ہین

(क کَ) کو (अ اَ) سے بدل کے او (आ آ) مین برِدّھ اور (क کَ)

مین سمپرسارن یعنی (य یَ) کو (इ اِ) اور (व وَ) کو (उ اُ)

اور (र رَ) کو (ऋ رِ) کر کے مثلاً گرہ سے گراہ اور گِرہ (गानि رِنن)

(ई اِی) سے بدلکے اور برِدّھ کر کے جیسے گم سے گامی (श्रानन سانَن)

کو (मान مانَ) سے بدل کے مثلاً تج سے تجان (کِھن) کو (ई ای)

سے بدل کے مثلاً بِلس سے بِلاسی (घुरच گھرَچ) کو (उर اُر)

سے بدل کے مثلاً بھنج سے بھنگر (आलुच آلُچ) کا (च چ) گرا کے

مثلاً دی سے دیالُ (क्करप کُوَپ) اور (वरच وَرَچ) کو (वर وَرَ)

سے بدل کے مثلاً نش سے نشور اور اِیش سے اِیشور (इत्र اِتر) گُن

کر کے مثلاً پُو سے پوِتر (मान مان) گُن کر کے مثلاً برِدھ سے بردھمان

(उ اُم) مثلاً بھکش سے بھکشُ اور ساد ھ سے سادھُ ۔۳۔ مفعول کے

(کردنت یعنی مصدر سے مشتق بنانیکی ترکیب)

مادہ مصدری مین جو حرف لاکر الفاظ بناتے ہین اوسیکو کردنت کہتے ہین دیکھو

۱- لیاقت کے معنی مین (अनीयर् اَنِیَر) (यत یَت) او (तव्यत تویت)

لاتے ہین تینون کے آخری حرف (र् ر) اور (त् ت) کو گراکر

گُن کر دیتے ہین مثلاً رَم سے رَمنیہ جِ سے جییہ اور بُھج سے بھوکتویہ

لیکن واسے ویہ بنانے مین (आ آ) کو (ए اے) سے بدل دیتے ہین

۲- فاعل کے معنی مین (ण्वुल् ڈوُل) (अक اَک) سے بدل کے اور برِدّھ

کرکے جیسے مِر سے مارک (तृच् ترِچ) کا (च् چ) گراکے اور گُن کرکے

جیسے بُھج سے بھوکتر یا بُھوکتا (ल्यु لیُ) کو (अन اَن) سے بدل کے

اور بیچ مین نون ساکن بڑھاکے مثلاً نَدِ سے نَندَن (अच् اچ) کا

(च् چ) گراکے اور گُن کرکے مثلاً گھٹ سے گھٹ (ण णُ) او

پراِتی - ۱۵- کبھی (य سَ) (ना نا) (म مَ) (या یا) (व وَ) لاتے ہیں
جیسے لُوم سے لُومَش انگ سے انگنا دُر سے دُرم اور کیش سے کیشو
-۱۶- برابری کے معنی مین (वत وَتِ) لاکر (वत وَت) سے بدل
دیتے ہین اور کبھی اور بھی کچھہ تغیر تبدل کر دیتے ہین مثلاً سُتری سے
سُترِیوَت اور پُنس سے پُنوَت -۱۷- حاصل مصدر کے معنی مین
(तल تَل) کو (ता تا) سے بدل کے (त्वम् کھفین) کو (य ی) سے
بدل کے اور ابتدا کی برِدھ کرکے اور کبھی (त्व تُو) لاتے ہین مثلاً دِین سے
دِینتا سَمَرتھ سے سامرتھیہ اور مُور کھہ سے مُورکھتو - ۱۸- مفعول کے
معنی مین (इतच اِتَچ) لاتے ہین اوسکا (च چ) گرا دیتے ہین مثلاً
سَنکیت سے سَنکیتِت - ۱۹- صرف کے معنی مین (मात्रच ماتَرچ) (च چ)
گرا کر لاتے ہین مثلاً نام سے نام ماتر یعنی صرف نام

بدل دیتے ہین یا کچھ اور کا اور ہی کر دیتے ہین مثلاً پنچ سے پنچم اور چہر سے

چترتھہ - ۹ - کبھی (त्यक تیگ) لاکے اور اوسکا (क ک) گراکے ابتدا

کو بردھ اور کچھ تبدیل بھی کر دیتے ہین مثلاً دِکشِن ڈ سے داکشناتیہ

۱۰ - کبھی (इनि اِنِ) کو (इनी اِنی) کرکے لاتے ہین مثلاً گُمب سے کُمبھی

اور یام سے یامِنی - ۱۱ - فاعل کے معنی مین (विनि وِنِ) آتا ہی اور وہ

(वी وِی) سے بدل جاتا ہی مثلاً یَشَس سے یَشَسوِی تَپَس سے تَپَسوِی

۱۲ - کبھی (मतुप مَتُپ) کو (वान وان) سے یا اگر آخر مین م یا اور بَنجن

ہو (मान مان) سے بدل کر لاتے ہین مثلاً دَھن سے دَھنوان بُدھِ

سے بُدھِمان آیُش ٹ سے آیُشمان - ۱۳ - کبھی (उरच اُرَچ) کو

(र ر) سے بدل کر لاتے ہین مثلاً مُدھہ سے مدھُر - ۱۴ - کبھی

(इनि اِنِ) کو (ई ای) سے بدلکر مثلاً ہَست سے ہَستی اور پُران سے

(ठक् ٹھک لاکر اوسے (इक् اِک) سے بدلکر ابتدا مین بر دھ کر دیتے
ہین مثلاً بید سے بَیدِک شبد سے شابدِک اور لوک سے لَوکِک ۔۳۔ کبھی
(ढक् ڈھکب) لاکر اوسے (एय اِے یَ) سے بدل دیتے ہین مثلاً
بَھگنی سے بھاگنیہ اور بِنتا سے بَینتیہ ۔۴۔ کبھی (यत् یَت) لاکے اور
اوسکا (त ت) گرا کے آخر کے سُور کو اوسکے آگے والے بُنجن سمیت گرا
دیتے ہین اور کبھی کچھ اور بھی تبدل تغیر کر دیتے ہین مثلاً راجن سے راجیہ
وائی سے وایویہ ۔۵۔ کبھی (ख کھ) لاکر اوسے (اِینَ) بنا دیتے ہین
مثلاً کُل سے کُلین اور مَل سے مَلین ۔۶۔ کبھی (छ چھہ) لاکر اور اوسے
(ईय اِی یَ) سے بدلکر کچھ اور بھی تغیر تبدل کر دیتے ہین مثلاً دیش سے
دیشیہ اور بھارت ورش سے بھارت ورشیہ ۔۷۔ کبھی (तीय تیہ)
جیسے دُو سے دُوتیہ ۔۸۔ کبھی (डट् ڈٹ) لاکر اوسے (म مَ) سے

یا سور آنے سے وہ (ऋ ر) ہوجاتا ہی مثلاً نہ + گُن = نرگُن نہ + جَن = نرجَن نہ + مَل = نرمَل نہ + ارتھک = نرَرتھک لیکن (ऋ ر) آنے سے حذف ہوکر اگر سُوَر ہرسو ہوگا دِیرگھہ ہوجاتا ہی مثلاً نہ + رَس = نیرس

(تدہِت یعنی اسم سے اسم کا بنانا)

اسم مین حروف ملا کر معنی بدلتے ہین اوسیکو سنسکرت مین تدہِت کہتے ہین دیکھو۔ ۱۔ نسبت کے معنی مین اسم کے آگے (आ आ اَڻ) لاکر اور اوسکا (आ ڻ) گرا کر ابتدا مین بُرِدھ اور آخر مین گُن اور کبھی کسی حرف کو حذف کردیتے ہین اور بدل بھی دیتے ہین مثلاً شِو سے شَیو اسمین (इ اِ) کی بُرِدھ (ऐ اَی) ہوئی بِشنُ سے بَیشنُو اسمین (इ اِ) کی بَرِدھ (ऐ اَی) ہوئی اور (उ اُ) کا گُن (औ اَوْ) ہو (आव آو) سے بدل گیا اسیطرح مَنُ سے مانو بھرت سے بھارت پُرش سے پَورُس اور پتر سے پَوتر جانو۔ ۲۔ کبھی

ساکن ماقبل (इ اِ) (उ اُ) کے آگے (क ک) (ख کھ) (प پ)

(फ پھ) آنے سے وہ اکثر (ष شٌ) ہو جاتا ہی جیسے نِہ+گپٹ=

نِشٌ کپٹ نِہ+پھل=نِشٌ پھل - ۱۴- ہای ساکن کے آگے (च چ)

(छ چھ) آنے سے وہ (श ش) اور (ट ٹ) (ठ ٹھ) آنے سے

(ष شٌ) اور (त ت) (थ تھ) آنے سے (स س) ہو جاتا ہی

مثلاً نِہ+چل=نِش چل دھنُہ+ٹنکار=دھنُشٌ ٹنکار نِہ+تار=نِس تار

- ۱۵- ہای ساکن کے آگے (ग گ) (घ گھ) (ङ نِ) (ज ج) (झ جھ)

(ञ نِ) (ड ڈ) (ढ ڈھ) (ण نٌ) (द د) (ध دھ) (न ن) (ब ب)

(भ بھ) (म م) (य ی) (र ر) (ल ل) (व و) (ह ہ) آنے سے

وہ (او) ہو جاتا ہے مثلاً مَنہ+رَتھ=مَنُورَتھ+مَنہ+ہَر=مَنُوہَر

-۱۶- ہای ساکن ماقبل (अ اَ) (आ آ) چھوڑ کر سُور کے آگے حروف مذکورہ بالا

اور (ल ل) آنے سے (लृ ل) ہوجاتے ہین لیکن (श ش) آنے سے

ملکر (छ چھ) اور (ह ہ) آنے سے ملکر (ढ ڈھ) بنجاتے ہین مثلاً ست +

چت = سچّت اُت + چھن = اُچّھن تت + ٹیکا = تٹّیکا ست + جن = سجّن

اُد + لنگھن = اُلّنگھن اُت + شمشت = اچّھشٹ اُت + ہار = اُدّھار

۱۰- (त ت) کے آگے (ग گ) (घ گھ) (द د) (ध دھ)

(ब ب) (भ بھ) (य ی) (र ر) (व و) اور سور آنے سے وہ

(द د) ہوجاتا ہی مثلاً ست + وچن = سدوچن ست + آچار = سداچار جگت +

ایش = جگدیش - ۱۱- نون ساکن کے آگے کسی برگ کا کوئی حرف

آنے سے وہ اوسی برگ کے آخر کا سانناسِک ہوجاتا ہی مثلاً اہن +

کار = اہنکار سن + بندھ = سمبندھ - ۱۲- نون ساکن کے آگے سور

آنے سے وہ (म م) ہوجاتا ہی جیسے سن + آچار = سماچار - ۱۳- ہا ی

نون بنجاتا ہی (प پ) کے ساتھ کا نون میم ہی مثلاً جگت + ناتھ = جگنّاتھ

اُتْ + مَتّ = اُنمَتّ ۔ ۷ ۔ (च چ) (ट ٹ) (प پ) کے آگے

(ग گ) (घ گھ) (ज ج) (झ جھ) (ड ڈ) (ढ ڈھ) (द د)

(ध دھ) (ब ب) (भ بھ) (य ی) (र ر) (ल ل)

(व و) (ह ہ) اور سُور آنے سے اکثر (च چ) کا (ज ج) اور

(ट ٹ) کا (ड ڈ) اور (प پ) کا (ब ب) ہوجاتا ہی مثلاً شَٹْ +

دَرْشَن = شَڈْدَرْشَن اَبْ + جہ = ابجہ ۔ ۸ ۔ ہر سو سُور کے آگے (छ چھ)

آنے سے بیچ مین (च چ) بڑھجاتا ہی مثلاً پَرِ + چھید = پَرِچّھید ۔ ۹ ۔

(त ت) اور (द د) کے آگے (च چ) (छ چھ) آنے سے وہ دونوں

(च چ) اور (ट ٹ) (ठ ٹھ) آنے سے (ट ٹ) اور (ज ج)

(झ جھ) آنے سے (ज ج) اور (ड ڈ) (ढ ڈھ) آنے سے (ड ڈ)

| پچھلا سُور | अ اَ | आ آ | इ اِ | ई اِی | उ اُ | ऊ اُو | ऋ رِ | ए اِے | ऐ اَی | ओ اُو | औ اَو |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| اگلا سُور | | | | | | | | | | | |
| अ اَ | आ آ | आ آ | ए اِے | ए اِے | ओ اُو | ओ اُو | अर् اَر | ऐ اَی | ऐ اَی | औ اَو | औ اَو |
| आ آ | आ آ | आ آ | ए اِے | ए اِے | ओ اُو | ओ اُو | अर् آر | ऐ اَی | ऐ اَی | औ اَو | औ اَو |
| इ اِ | य یَ | या یا | ई اِی | ई اِی | यु یُ | यू یُو | य اِر | ये یے | यै یَی | यो یُو | यौ یَو |
| ई اِی | य یَ | या یا | ई اِی | ई اِی | यु یُ | यू یُو | य یِر | ये یے | यै یَی | यो یُو | यौ یَو |
| उ اُ | व وَ | वा وا | वि وِ | वी وِی | वु وُ | वू وُو | वृ وُر | वे وِے | वै وَی | वो وُو | वौ وَو |
| ऊ اُو | व وَ | वा وا | वि وِ | वी وِی | वु وُ | वू وُو | वृ وُر | वे وِے | वै وَی | वो وُو | वौ وَو |
| ऋ رِ | र رَ | रा را | रि رِ | री رِی | रु رُ | रू رُو | ॠ رِر | रे رِے | रै رَی | रो رُو | रौ رَو |
| ए اِے | अय اَیَ | अया اَیا | अयि اَیِ | अयी اَیی | अयु اَیُ | अयू اَیُو | अयृ اَیِر | अये اَیے | अयै اَیَی | अयो اَیُو | अयौ اَیَو |
| ऐ اَی | आय آیَ | आया آیا | आयि آیِ | आयी آیی | आयु آیُ | आयू آیُو | आयृ آیِر | आये آیے | आयै آیَی | आयो آیُو | आयौ آیَو |
| ओ اُو | अव اَوَ | अवा اَوا | अवि اَوِ | अवी اَوِی | अवु اَوُ | अवू اَوُو | अवृ اَوِر | अवे اَوِے | अवै اَوَی | अवो اَوُو | अवौ اَوَو |
| औ اَو | आव آوَ | आवा آوا | आवि آوِ | आवी آوِی | आवु آوُ | आवू آوُو | आवृ آوِر | आवे آوِے | आवै آوَی | आवो آوُو | आवौ آوَو |

(क ک) کے آگے (ग گ) (घ گھ) (ज ج) (झ جھ) (ड ڈ) (ढ ڈھ) (द د) (ध دھ)

(ब ب) (भ بھ) (य ی) (र ر) (ल ل) (व و) (ह ہ) اور سُور آنے سے

وہ (ग گ) ہو جاتا ہے مثلاً دِک + گج = دِگّج دِک + اَمبر = دِگمبر ۔ (क ک) (च چ)

(ट ٹ) (त ت) (प پ) کے آگے کسی قسم کا نون یا میم آنے سے وہ اپنا ساتھ کا

(औ اَو) کے آگے کوئی سُوَر آنے سے اَیا دِ ہوتا ہی یعنی (ए اے) اوسکے ساتھہ ملکر (अय اَی) اور (ऐ اَی) اوسکے ساتھہ ملکر (आय آی) اور (ओ اُوْ) اوسکے ساتھہ ملکر (अव اَو) اور (औ اَو) اوسکے ساتھہ ملکر (आव آو) ہوجاتا ہی مثلاً نے + اَن = نَیَن نَے + اَک = نایَک پَوْ + اَن = پَوَن پُوْ + اِتر = پَوِتر گَوْ + اِیش = گَوِیش پَو + اَک = پاوَک بَھو + اِنی = بھاوِنی بَھو + اُک = بھاوُک۔ نیچے لکھے ہوئے نقشے سے ان تمام سُوَرون کی تعلیلون کا حال بخوبی معلوم ہوجائیگا پچھلے سُوَر کو اوپر کی سطر مین اور پہلے سُوَر کو بائین ہاتھہ کی سطر مین دیکھنے سے جہان دونون سطر ملی ہین اون دونون سُوَرون کی تعلیل کا نتیجہ مل جائیگا

ساتھ ملکر (औ او) اور (अ ا) (ऋ رِ) ملکر (आर آر) ہوجاتا ہی مثلاً ایک +

ایک = ایکیک پرم + ایشوریہ = پرمیشوریہ تتھا + ایو = تتھیو مہا + ایشوریہ =

مہیشوریہ سندر + اودن = سندرودن مہا + اوشدھ = مہوشدھ پرم +

اوشدھ = پرموشدھ مہا + اوداریہ = مہوداریہ دش + رن = دشارن -۴-

ہرسو یا دیرگھہ (इ اِ) (उ اُ) کے آگے دوسرے قسم کے سور آنے سے ین ہوتا ہی یعنی (इ اِ)

اوسکے ساتھ ملکر (य ی) او (उ اُ) اوسکے ساتھ ملکر (व و) اور (ऋ رِ) اوسکے ساتھ

ملکر (र ر) ہوجاتا ہی مثلاً یدِ + اپ = یدیپارِ + آدِ = اتیادِ پرتِ + اُپکار =

پرتیپکارن + اون = نیون پرتِ + ایک = پرتیک اتِ + ایشوریہ = اتیشوریہ

گوپی + ارتھہ = گوپیرتھہ دیوی + آگم = دیویاگم سکھی + اُکت = سکھیکت انُ +

ای = انوی س + آگت = سواگت ان + اتِ = انوتِ + بھرترِ = انش = بھراترنس انُ +

ایشن = انویشن وہ + ایشوریہ = وہوشوریہ سرو + اب = سروب -۵-

وِدْیا+اَرتھی=وِدْیارتھی وِدْیا+آئی=وِدْیائی پُرَتِ+اِتِ=پُرَتِیتِ

اَدِھ+اِیشْوَر=اَدِھیشْوَر مَہی+اِنْدر=مَہیندر نَدِی+اِیش=نَدِیشِ وِدْھُ

اُدَی=وِدھُودَی لَگھُ+اُورمِ=لَگھُورمِ سْوَیَمبھو+اُدَی=سْوَیَمبھُودَی

سْوَیَمبھُو+اُورمِ=سْوَیَمبھُورمِ - ۲ - ہَرسْوَیادِیرگھ (अ اَ) کے آگے ہرسْوَ

یادِیرگھ (इ اِ) (उ اُ) آنے سے گُن ہوتا ہی یعنی (अ اَ) (इ اِ) ملکر

(ए اِے) اور (अ اَ) (उ اُ) ملکر (ओ اُو) اور (अ اَ) (ऋ رِ) ملکر (अर اَر) ہو جاتا ہی مثلاً دیو+اِنْدر

=دِیویندر پَرَم+اِیشْوَر=پَرَمیشْوَر مَہا+اِنْدَر=مَہیندر مَہا+اِیش=

مَہیش ہِت+اُپدیش=ہِتوپدیش جَل+اُورمِ=جَلورمِ مَہا+اُتْسَو=

مَہوتْسَو گَنگا+اُورمِ=گَنگورمِ دیو+رِدھ=دیوَرِدھ - ۳ - ہَرسْوَیادِیرگھ (अ اَ) کے

آگے (ए اِے) (ऐ اَے) (ओ اُو) (औ اَو) آنے سے بِرِدھ ہوتی ہی یعنی

وہ (ए اِے) یا (ऐ اَے) کے ساتھ ملکر (ऐ اَے) اور (ओ اُو) یا (औ اَو)

| حرف | بآواز تلفظ | مثال | | الحاق: نشان | الحاق: مثال | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ड़ | ڑ | उड़ | اُڑ | | | |
| ढ | ڈھ | ढल | ڈھل | ढ् | ढ्य | ڈھیَہ |
| ढ़ | ڑھ | बढ़ | بڑھ | | | |
| ण | ڑن | ण | ڑن | ण् | ण्य | ڑنیَہ |
| त | تَ | तब | تَب | त् | त्य त्र | تیَہ |
| थ | تھ | थक | تھک | थ् | थ्य | تھیَہ |
| द | دَ | दम | دَم | द | द्य | دیَہ |
| ध | دھ | धस | دھس | ध् | ध्य | دھیَہ |
| न | نَ | नल | نَل | न् | न्य | نیَہ |
| प | پَ | पग | پَگ | प् | प्य | پیَہ |
| फ | پھ | फल | پھل | फ् | फ्य | پھیَہ |

| حرف | بآواز تلفظ | مثال | | الحاق: نشان | الحاق: مثال | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ब | بَ | बच | بَچ | ब् | ब्य | بیَہ |
| भ | بھ | भय | بھی | भ् | भ्य | بھیَہ |
| म | مَ | मठ | مٹھ | म् | म्य | میَہ |
| य | یَ | यश | یَش | य् | य्य | ییَہ |
| र | رَ | रस | رَس | र् ् | र्य य्र | رْیَہ رِیَہ |
| ल | لَ | लब | لَب | ल् | ल्य | لیَہ |
| व | وَ | वह | وَہ | व् | व्य | ویَہ |
| स | سَ | सज | سَج | स् | स्य | سیَہ |
| श | شَ | शक | شَک | श् | श्य | شیَہ |
| ष | شَ | षट | شَٹ | ष् | ष्य | شیَہ |
| ह | ہَ | हम | ہَم | ह | ह्य | ہیَہ |

## (تعلیل)

جس طرح عربی مین تعلیل ہوتی ہی اوسی طرح سنسکرت مین سندھی ہوا کرتی ہی دیکھو جب -۱- ایک قسم کے سُوَر ہرسو یا دیرگھ اکٹھا ہوتے ہین دونون ملکر ایک دیرگھ سُوَر ہو جاتے ہین مثلاً پَرَم + اَرتھ = پَرَمارتھ شِو + آئی = شِوائی

یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ نقشے مین (ک) سے لیکر (م) تک پچیسون حرف پانچ پانچ کے ایک ایک برگ کہلاتے ہین اور ہر برگ کے آخر کے حرف جو ایک قسم کے نون میم ہین سانُناسِک کہیجاتے ہین

| حرف | تلفظ اردو | مثال | | الحاق نشان | الحاق مثال | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| अ | اَ | अब | اَب | T / | व | بَ |
| आ | آ | आब | آب | ा ا | वा | با |
| इ | اِ | इस | اِس | ि ِ | बि | بِ |
| ई | اِی | ईश | اِیش | ी ِی | बी | بِی |
| उ | اُ | उस | اُس | ु ُ | बु | بُ |
| ऊ | اُو | ऊख | اُوکھ | ू ُو | बू | بُو |
| ऋ | رِ | ऋद्धि | رِدّھ | ृ رِ | बृ | بِر |
| ए | اِے | एक | اِیک | े ے | बे | بے |
| ऐ | اَی | ऐसा | اَیسا | ै َی | बै | بَی |
| ओ | اُو | ओस | اُوس | ो و | बो | بو |
| औ | اَو | और | اَور | ौ َو | बौ | بَو |
| क | کَ | कब | کَب | क | क्य | کیہ |

| حرف | تلفظ اردو | مثال | | الحاق نشان | الحاق مثال | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ख | کھ | खग | کھگ | ख | ख्य | کھیہ |
| ग | گ | गज | گج | ग | ग्य | گیہ |
| घ | گھ | घट | گھٹ | घ | घ्य | گھیہ |
| ङ | نؑ | ङ | نؑ | ङ | ङ्य | نیہ |
| च | چ | चक | چک | च | च्य | چیہ |
| छ | چھ | छक | چھک | छ | छ्य | چھیہ |
| ज | ج | जब | جب | ज | ज्य ज्ञ | جیہ |
| झ | جھ | झट | جھٹ | झ | झ्य | جھیہ |
| ञ | نؑ | ञ | نؑ | ञ | ञ्य | نیہ |
| ट | ٹ | टल | ٹل | ट | ट्य | ٹیہ |
| ठ | ٹھ | ठग | ٹھگ | ठ | ठ्य | ٹھیہ |
| ड | ڈ | डर | ڈر | ड | ड्य | ڈیہ |

لیکن صرف آخر مین ملنے سے ماترا کہلاتے ہین اور نشان کے طور پر لکھے جاتے ہین
بنجن مین عمودی خط یعنی سب سے پچھلا حصہ زبر کا نشان ہی دیوناگری
حروف تہجی کا پڑھنا گویا زبر کی تختی کا پڑھنا ہی جب ساکن کرنا منظور ہوتا ہی
زبر کا نشان بشرام مثلاً (ب ब اور بْ ब्) لگا کر کاٹ دیتے ہین لیکن بلا
ضرورت خاص تحریر مین ہر وقت اسکا امتیاز نہین رکھتے ہین جس وقت ایک
بیجن کسی دوسرے بنجن سے ملتا ہی وہ زبر کا نشان بالکل دور ہو جاتا ہی
سور کتابت مین کبھی کسی کے ساتھہ نہین ملتا ہی (अ इ उ) جلد بولے
جانے کے باعث ہرسو کہلاتے ہین اور باقی سور دیرگھہ کہے جاتے ہین دیو
ناگری مین بڑی خوبی ہی کہ گو لکھنے مین ذرہ دیر لگتی ہی ہر ایک حرف جُدا جُدا
بائین سے دہنے کو لکھا جاتا ہی اور جسکا نام ہی وہی اوسکا تلفظ بھی ہوتا ہی
نقشہ ذیل سے بالکل حال منکشف ہو جائیگا اور مطلق شک باقی نرہیگا

بڑا یا مین (ر) کو (ی) سے بدلکر اُسکے زیر کو زبر کر دیا وصف سے صفت مین (و) کو گراکر (ت) بڑھا دیا لیکن ایسے الفاظ اردو مین بہت کم آتے ہین اسی لیے طوالت کے خوف سے زیادہ نہین لکھا

# باب دوم

## سنسکرت

دیوناگری مین حروف تہجی جنکا یہان مذکور ہی چوالیس ہین اونمین پہلے گیارہ سُوَر اور پچھلے تنتیس ۳۳ بینجن کہلاتے ہین سُوَر وے جو بلا مدد غیرے خود بولے جا سکین اور بینجن وے جو بلا مدد سُوَر ہرگز نہ بولے جا سکین سُوَر بالکل کام حرکات یعنی زیر زبر پیش اور حروف علت ساکن یعنی الف واو یے کا دیتے ہین اور بینجن کے ساتھ

ل (ॡ ऌ ऋ) ان تین سُوَرون کا شاذ و نادر اردو مین کام پڑتا ہی اور اَنُسوار (ं) اور بسرگ (ः) کا بالکل کام نون ساکن اور ہاے ساکن سے نکل جاتا ہی اسی باعث ان پانچون کو یہان شمار سے خارج رکھا ورنہ حروف تہجی اصل مین اُنچاس ہین

اور اِستِعانت اور اِفنَاد اور اِستفناد سے اِفادت اور اِستِفادت - ۱۴ عربی مین

الف لام کے بعد جب (ت) (ث) (د) (ذ) (ر) (ز) (س) (ش) (ص) (ض)

(ط) (ظ) (ل) (ن) آتے ہین الف لام کا لام لکھنے مین باقی رہتا ہی لیکن

پڑھنے مین پڑھا وہی جاتا ہی جو اوسکے بعد آتا ہی اور دوسرے الفاظ کے ساتھہ

ملنے سے اوسکا الف بالکل تلفظ مین نہین آتا ہی مثلاً اَلتقدِیر اور بِالتقدِیر سے

اَلتَّقدِیر اور بِالتَّقدِیر - ۱۵- دو چار تعلیلین اور بھی (و) (ی) (ا) کی کہین کہین

ہو جاتی ہین مثلاً اَسامِو سے اَسامِی مین (و) کے پہلے زیر تھا (ی) سے بدل

گیا قِوام اور رِواض سے قِیام اور رِیاض ہین اور دُنوا سے دُنیا مین بھی (و)

(ی) سے بدل گیا اور مَرضُوو اور مَرمُوی سے مَرضِیّ (جو مرضی بولا جاتا ہی)

اور مَرمِیّ مین (و) اور (ی) اکٹھے آئے پہلا ساکن تھا ضمہ کو کسرہ سے بدل کر

(و) کو (ی) بنا دیا اَیوام سے اَیَّام مین بھی (و) کو (ی) بنا دیا اور بَرَاءِ سے

اِدّعا اور اِزدیاد سے اِزدیاد اور اگر (ط ظ ذ) آوینگے علی الترتیب (ط ظ ذ)

بنادیوینگے جیسے اِطتراد اِظتلام اور اذتکار سے اِطّراد اِظّلام اور اِدّکار ۔۱۱

عربی مین دو ساکن جمع نہین ہوتے ہین اسی باعث جب کسیکی کوئی حرکت دور کرنے سے

دو ساکن جمع ہوجاوین تو ایک کو گرادیتے ہین مثلاً مقوول سے مقول ۔۱۲

عربی مین جب ایک لفظ کے درمیان ایک ہی حرف متحرک مکرر آتا ہے پہلا ساکن

ہوجاتا ہی مثلاً عَدَدَ مَدَدَ سے عَدَّ مَدَّ اور اگر اون دونوںکے ماقبل کوئی ساکن بسکون غیر

لازم ہوتا ہی تو متحرک اول کی حرکت کا اوسپر انتقال ہوجاتا ہی مثلاً مفرر سے مَفَرّ خاصص

مین (ص) کا زبر (ا) پر نہین منتقل ہوسکتا اسی لیئے حذف ہوکر خاصّ ہوگیا

جواب خاص بولاجاتا ہی ۔۱۳ (و) اور (ی) (ع) کی جگہہ جب اِفعال اور

اِستِفعال کے وزن پر آکر دو ساکن جمع ہونے کے باعث گرجاتے ہین

آخر مین (ت) بڑھا دیتے ہین مثلاً اِعوان اور اِستِعوان سے اِعانت

مثلاً مُختَیِر اور مُختَیَر سے مُختار۔ ۷۔ (و) ساکن ماقبل مکسور (ی) ہو جاتا ہے
مثلاً اِوفا سے اِیفا۔ ۸۔ (و) اور (ی) جب بجاے (ل) تفعل اور
تفاعل کے وزن پر آوینگے ماقبل مکسور ہو کر (ی) ہو جاوینگے مثلاً تَمَنُّو
وتَقاضُو وتَبَرُّو وتَمالُو سے تَمَنّی وتَقاضِی وتَبَرِّی وتَمالِی لیکن فارسی والے
بعض مواقع مین مکسور کو مفتوح کر کے (ی) کو الف بنا لیتے ہین مثلاً تَمَنّا
وتَقاضا وتَبَرّا۔ ۹۔ (و) اور (ی) متحرک ماقبل ساکن کی حرکت اونکے ماقبل
پر منتقل کر دیتے ہین اور اگر کسرہ ہو (و) کو (ی) اور اگر ضمہ ہو (ی) کو (و)
بنا دیتے ہین مثلاً مُقوِم سے مُقیم اور مُیقِن سے مُوقِن۔ ۱۰۔ (و) جب بجاے
(ف) افتعال کے وزن پر آتا ہے (ت) ہو جاتا ہے مثلاً اِوتِحاد سے اِتّحاد
اور اگر (ص) اور (ض) آویگا (ت) کو (ط) بنا دیگا مثلاً اِصتِبار اور اِضتِرار
سے اِصطِبار اور اِضطِرار لیکن اگر (د) یا (ز) آویگا (د) بنا دیگا مثلاً اِدتعا سے

غیر مناسب حرکت کے پہلے پیچھے آنے سے بدل جاتے ہین اور کبھی گر بھی جاتے ہین

اسی طرح اور بھی بعض حرف بعض حرفون کے بعد آنے سے بدل جاتے ہین

اور کچھہ کے کچھہ ہو جاتے ہین دیکھو ۱-(و) اور (ی) جب الف کے بعد آوینگے

ہمزہ ہو جاینگے مثلاً قاوِل اور فایِض سے قائِل اور فائِض ۲- فارسی مین

آخر کے ہمزہ کو گرا دیتے ہین صرف بوقت اضافت باقی رکھتے ہین سو بھی کتابت

مین (ی) کے ساتھہ لکھتے ہین اور تلفظ مین ہمزہ کے ساتھہ پڑھتے ہین مثلاً

بقاء سے بقا اور بقای نام ۳- (و) اور (ی) جب بجای (ل) ماقبل مکسور آوین

(ی) ہو جاوین مثلاً خالِو اور قارِء سے خالِی اور قارِی ۴- (ی) جب بجای

(ع) مفعول کے وزن پر آویگی (و) گر کر (ی) ماقبل مکسور ہو جائیگی مثلاً مریُو

سے مَرِید ۵- (و) جب بجای (ل) مفعول کے وزن پر آویگا حذف ہو جائیگا

مثلاً مَدعُوو سے مَدعُو ۶- (و) اور (ی) متحرک ماقبل مفتوح ہمیشہ الف ہو جاتے ہین

(ی) زائد نہین کرتے مگر لام کے بعد ہائے مختفی زیادہ کرتے ہین جیسے اوستاد سے

اَساتذِہ اور تلمیذ سے تلامذہ تیسرے یہ کہ واحد کا دوسرا حرف اگر الف یا (ی) ہو

تو وہ جمع مین واو ہو جاویگا جیسے طالب سے طوالب اور میزان سے موازین اور

دیوان سے دواوین اور خاص سے خواص غرضکہ اس قاعدہ جمع سے ہر طرح

کے اسم کی جمع بن سکتی ہی خواہ اسم فاعل ہو یا اسم مفعول یا آلہ یا ظرف یا اسم

تفضیل یا جامد یا مصدر مگر صفت مشبہہ مین وزن فعیل کی جمع اس وزن پر

نہین آتی اسمین مذکر و مونث و واحد و جمع یکسان ہین بلکہ فعیلہ کی جمع اس

قاعدہ سے بنتی ہی خواہ اسکی (ہ) مختفی ہو یا (ت) پڑھی جاتی ہو جیسے دقیقہ کی دقائق

اور جسیمہ کی جرائم اور حقیقت کی حقائق اور فضیلت کی فضائل

(تعلیل)

عربی مین (ا) (و) (ی) جنکو حرف علت کہتے ہین صیغہ بنانے کیوقت وزن مین

جس اسم چار حرفی کی جمع چہاہو اوسکے اول کے دو حرفونکو فتحہ دو اور اونکے
بعد ایک الف زیادہ کرو اور تیسرے حرف کو یعنی الف کے مابعد کو کسرہ دیکر آخر
حرف مین ملاؤ جمع کا صیغہ ہو جاویگا جیسے مکتب سے اگر جمع بنادین تو ہیم
اور کاف کو فتحہ دیکر الف بڑھایا اور (ت) اور (ب) کو کسرہ سے ملایا مکاتب ہوا
اسی طرح مصدر سے مصادر اور اکبر سے اکابر اور اگر اسم مذکور پانچ حروف کا ہوگا
تب بھی جمع اسی طرح بنیگی اور پانچوان حرف گر جاویگا جیسے مدرسہ سے مدارس
اور مکرمت سے مکارم اور اس قاعدہ مین تین باتون کو یاد رکھنا چاہیے اول آنکہ
کہ چوتھا حرف اسم چار حرفی کا اگر الف ہوگا تو وہ جمع مین (ی) ہو جاویگا
جیسے اعلی سے اعالی اور ادنی سے ادانی دوسرے یہ کہ چوتھا حرف اسم پانچ حرفی
کا اگر حرف علت ہوگا تو جمع کے صیغہ مین ماقبل آخر ایک (ی) زیادہ ہوگی
جیسے مصباح سے مصابیح اور مکتوب سے مکاتیب اور تقریر سے تقاریر اور کبھی

ہی پھر مُفاعَلت و تَفَعُّل کبھی فِعال
جیسے مُصاحبت و تَقَبُّل کبھی قِتال

تَفاعُل اور اِستفعال کو جان
تَعارُف اور اِستعمال پہچان

رکھو یاد ایک اور بھی فَعلَلتہ
مثال اوسکی ہی تَرجَمۃ شَعبَدۃ

جو پوچھو تو باقی کہون مین تَفَعلُل
مثال اوسکی کہتا ہون تمسے تَزَلزُل

(اوزان جمع)

حُمر و سُفُن فِرَق فُرَص و اَصدِقا جِبال
طُلّاب طَلَب و طَلَبَۃ ہے بُغاۃ مال

نِسوان اودھر اہالی شُعرا کبھی نَصارٰی
خُلّان فُلُوس اکابر مَرضٰی کبھی سُکارٰی

قِرَدَت کبھی اَناسی تمسے کہین رَسائل
ضَربیٰ کو اِہالہ رہی ویسا ہی ایک اَوائل

اَقالِیم او تَجارِب ہی تَماثِیل
قَراطِیس او مَساجِد ہی مَکائِل

مَلائِک ہی اَساتِذہ ہی فَلافِل
بَلاغِرَض جمع کے اوزان حاصل

جمع قلت کی سنو چار ابنیۃ
اَفعُل او اَفعال فِعلَۃ اَفعِلَۃ

انھین وزنون کو ہم باسانی یاد رہنے کے لیے نظم مین لکھدیتے ہین

(اوزان مصادر)

فَعل و فِعل و فُعل فَعلَت فِعلت فُعلَت فُعول
قَتل و فِسق و شُغل و رحمت نشد حِجر قُدرت دُخول

فَعلَت فِعالت فِعل فِعلا فُعَل فِعلی فَعول
غَلبت و سِرقہ صِغر بُشری ہُدی ذکری قَبول

ہی فَعالہ ہی فِعال اور ہی فُعال ای حسن خصال
ہی فَراغ اور ہی حِساب اور ہی سُوال ای باکمال

ہی فَعالت ہی فِعالت ہی فُعالت ای عزیز
ہی قَناعت ہی عِبادت ہی عُراقت کر تمیز

ہی فَعیلت ہی فُعولت ہی فَعیل اور مَفعلَت
ہی نفقہ ہی صُعوبت ہی بَریق اور مَشغلَت

مَفعَل و فُعلان و فَعلی مَفعِل اور ہی مَفعلت
مَدخل و غُفران و دَعوی مَرجِع اور ہی محمدت

اور فَعلان اور فِعلان اور فَعَلان اور فَعَل
جیسے لَیّان جیسے حِرمان جیسے حَیوان و عَمَل

اور فُعولت فَعالیت فَعِل اے باادب
جیسے قَبولت کراہیت کَذِب اے مہذب

اِفعال و اِفتعال و تَفعیل اِنفعال
اِکرام و اِجتناب و تَصریف اِندمال

| وزن | | مثال | |
|---|---|---|---|
| واحد | جمع | واحد | جمع |
| فَعُل | | رَجُل | رِجال |
| فَاعِل | فُعّال | طَالِب | طُلّاب |
| | فُعَّل | | طُلَّب |
| | فَعَلَة | | طَلَبَة |
| | فُعَلَة | باغی | بُغَاة |
| | فُعَلاء | شاعِر | شُعَراء |
| | فَوَاعِل | کاہِل | کَوَاہِل |
| | فُعُول | شاہِد | شُہُود |
| فَعْلانِی | فَعَالیٰ | نَصرانی | نَصَاریٰ |
| فَعْل | فُعُول | فَلس | فُلُوس |
| فِعْل | | عِلم | عُلُوم |
| فُعْل | | بُرج | بُرُوج |
| فَعِل | | مَلِک | مُلُوک |
| أَفْعَل | أَفَاعِل | أَکبَر | أَکَابِر |
| فَعلان | فَعَالیٰ | سَکران | سَکَاریٰ |
| فِعلة | فِعَلَة | قِردة | قِرَدَة |
| فِعَالَت | فَعَائِل | رِسالت | رَسائِل |

| وزن | | مثال | |
|---|---|---|---|
| واحد | جمع | واحد | جمع |
| فِعلان | فِعلیٰ | ضِربان | ضِربیٰ |
| أَفعَل | فَعَائِل | أَوّل | أَوائِل |
| اِفعِیل | أَفاعِیل | اِقلیم | أَقالِیم |
| اِفعال | | اِنسان | أَناسِیّ |
| فَعلِلَت | فَعَالِل | تَجرِبَة | تَجارِب |
| تِفعَل | تَفَاعِیل | تِمثَال | تَماثِیل |
| تَفعِیل | | تارِیخ | تَوارِیخ |
| فِعلال | فَعَالِیل | قِرطاس | قَراطِیس |
| فُعلان | | سُلطان | سَلاطِین |
| فَعلان | | شَیطان | شَیاطِین |
| فُعلُول | | صُندُوق | صَنادِیق |
| مَفعِل | مَفاعِل | مَسجِد | مَساجِد |
| مِفعال | مَفاعِیل | مِکیال | مَکایِیل |
| أُفعال | أَفاعِلة | أُستاذ | أَساتِذہ |
| فِعلِل | فَعالِل | فِلفِل | فَلافِل |
| فِعلَل | فَعالِل | بِلغَن | بَلاغِن |
| فَعلَل | | جَوہَر | جَواہِر |

| مصدر کا وزن | مثال | اسم فاعل کا وزن | مصدر کا وزن | مثال | اسم فاعل کا وزن | مصدر کا وزن | مثال | اسم فاعل کا وزن |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| فعالِیَة | قَیلُولَة | | تَفعِیل | تَعرِیف | مُفَعِّل | اِستِفعال | اِستِعمال | مُستَفعِل |
| فَعالِیَة | کَرَاہِیَة | | اِنفِعال | اِنزال | مُنفَعِل | تَفاعُل | تَعارُف | مُتَفاعِل |
| فَعِل | کَذِب | | مُفاعَلَة | مُصاحَبَة | مُفاعِل | فَعلَلَة | تَرجمَة | مُفَعلِل |
| اِفعال | اِکرام | مُفعِل | فِعال | قِتال | | | | |
| اِفتِعال | اِجتِناب | مُفتَعِل | تَفَعُّل | تَقَبُّل | مُتَفَعِّل | | | |

(عربی جمع کے وزن اور مثال)

| وزن | | مثال | | وزن | | مثال | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| واحد | جمع | واحد | جمع | واحد | جمع | واحد | جمع |
| فِعال | فُعُل | حِمار | حُمُر | | فُعلان | خَلیل | خُلّان |
| | فِعلان | نساء | نِسوان | | فَعلیٰ | مَریض | مَرضیٰ |
| فَعیلہ | فُعُل | سَفینہ | سُفُن | | فُعَلا | اَمیر | اُمَرا |
| فِعلَة | فِعَل | فِرقَة | فِرَق | فَعَل | فَعالی | اَہل | اَہالی |
| فُعلَة | فُعَل | فُرصت | فُرَص | | فِعال | جَبَل | جِبال |
| فَعِیل | اَفعِلا | صَدیق | اَصدِقا | | فَعائِل | مَلَک | مَلائِک |

کچھ ہر قسم کے مصادر اور کچھ اسمائے جمع کے وزن جو اکثر اردو مین مستعمل ہین مع مثال نیچے نقشہ مین لکھے جاتے ہین (عربی مصدرون کے وزن اور مثال)

| مصدر کا وزن | مثال | اسم فاعل کا وزن | مصدر کا وزن | مثال | اسم فاعل کا وزن | مصدر کا وزن | مثال | اسم فاعل کا وزن |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| فَعل | قَتل | فاعل | فُعَل | ہُدیٰ | فاعل | فَعِیل | بَرِیق | فاعل |
| فِعل | فِسق | | فِعلیٰ | ذِکریٰ | | مَفعَلَة | مَشغَلَة | |
| فُعل | شُغل | | فَعُول | قَبُول | | مَفعَل | مَدخَل | |
| فَعلَة | رَحمَة | | فَعال | فَراغ | | فُعلان | غُفران | |
| فِعلَة | حِرفَة | | فِعال | صِراف | | فَعلیٰ | دَعویٰ | |
| فُعلَة | قُدرَة | | فُعال | سُوال | | مَفعِل | مَرجِع | |
| فُعُول | دُخُول | | فَعالَت | قَناعَت | | مَفعِلَة | مَحمِدَة | |
| فَعَلَة | غَلَبَة | | فِعالَت | عِبادَت | | فَعلان | لَیّان | |
| فَعِلَة | سَرِقَة | | فُعالَت | حُراقَت | | فِعلان | حِرمان | |
| فِعَل | صِغَر | | فَعِیلَة | فَرِیضَة | | فَعَلان | حَیَوان | |
| فُعلیٰ | بُشریٰ | | فَعُولَة | صُہُوبَة | | فَعَل | عَمَل | |

ملاتے ہین اونکو زائد کہتے ہین عربی مین تمام صیغے وزنون پر کہ مثل نمونہ مقرر ہین بنتے ہین (ف) (ع) (ل) کو اصلی مان کر تمام وزن اونھین سے بنا لیتے ہین اگر کبھی شاذ و نادر چار خواہ پانچ اصلی حرفونکا کام پڑجاتا ہی تو اونھین سے (ل) کو دو یا تین بار کام مین لاتے ہین زائد حرف اکثر سات ہی رہتے ہین اور وہ (ا) (ت) (س) (م) (ن) (و) (ی) ہین مثلاً کتابت لکھنے کے معنی مین فعالت کے وزن پر مصدر ہی اوسمین (ک) (ت) (ب) اصلی ہین اور (ا) (ت) زائد اگر فاعل کے وزن پر اوسکا اسم فاعل کاتب بناوین صرف الف زیادہ کر دینا پڑیگا اور مفعول کے وزن پر اسم مفعول یعنی مکتوب ہین (م) اور (و) اگر کوئی پوچھے کہ قاتل اور مقتول مین کون کون سے حرف اصلی ہین اور کون کون سے زائد فاعل اور مفعول کے وزن پر تول کر فوراً بتلا دو کہ قاتل مین قتل یعنی (ق) (ت) (ل) اصلی ہین اور (ا) زائد اور مقتول مین اصلی وہی اور (م) اور (و) زائد ہین

پھوڑا پھٹکری سب کا ایک ہی مصدر سنسکرت مین سپھٹ ہی اور فارسی لفظ دختر جسکی انگریزی داتر (Daughter) ہے دُہِتری کی جو دوہنے کے معنی مین سنسکرت مصدر دُوہ سے نکلا ہی خرابی ہی اِسطرح کے پنڈت اور مولوی اوسی قسم کے آدمیون مین گنے جائینگے جو ہر طرح کی مٹھائی اور کھانے کھاتے چلے جاوین اور ذرہ بھی نہ سوچین کہ وہ کن چیزونسے کس طرح پر بنے ہین اور انسانکی صحت اور تندرستی پر بُرا بھلا کیسا اثر کرتے ہین

# باب اول

## عربی

عربی مصدرونکے حروف جو اپنے وزن کے (ف) (ع) (ل) کے مقابل ہوتے ہین اصلی اور مادہ کہلاتے ہین تین سے کم نہین ہوتے اور اُرکے دو استعمال مین اکثر چار سے زیادہ بھی نہین آتے ہین جدا جدا صیغونکے بنانے کے لئے جو حروف او نمین

توجو کچھ تھوڑا سا سنسکرت اور عربی کا جو فارسی ترکی انگریزی وغیرہ کے مقابلے
مین نہایت قدیم اصلی اور خالص زبان گنی جاتی ہین لفظونکی ترکیب کا قاعدہ
جہانتک ہمکو اوسکا اپنی بول چال مین کام پڑتا ہی لکھنا ضرور ہوا زیادہ اون
دونون زبانون کی صرف و نحو پڑھنے سے معلوم ہوسکیگا کون ایسے پنڈت ہین
کہ عربی لفظونکی جو رات دن زبان پر رہتے ہین اور جنکو بغیر بولے کبھی نہین رہ سکتے
حقیقت اور ماہیت جاننے کی خواہش نکرین انتقال کا مادہ نقل نہ جانکر اوسے
آنت کال کا معرب اور مخدوم کو خدمت کا مفعول نہ سمجھکر اوسے نکھہ دُم کا مرکب
بتلاوین اور ایک پنجابی برہمن دیوتا کی طرح جو مطلب کو متبل تلفظ کرتا تھا
اور اوسکے معنی مَت بَل یعنی عقل کا زور بتلاتا تھا ہنسے جاوین یا کون ایسے
مولوی ہین جو دعوی ہمہ دانی کا رکھین اور نہ جاننا چاہین کہ پھوٹنا پھوڑنا
پھاڑنا پھٹنا پھٹکنا پھڑکنا پھڑپھڑانا پھاٹ پھاڑ پھُٹ پھُٹکر پھاٹک پھٹکی

خالی کرنا چاہے یا فارس مین جیسی زبان کیخسرو اور کسریٰ کے عہد مین
بولی جاتی تھی اوسکے بولے جانے کی سعی کرے پس جب یہ بات پختہ ہو چکی
کہ ہماری زبان مین سنسکرت اور عربی فارسی کے چاہے صحیح چاہے غلط بہت
سے لفظ ملے ہین اور اب اونسے چھٹکارا ابھی ممکن نہین ہی بلکہ وہ ہماری
زبان کے ایک جزو اعظم بنگئے ہین جیسا کہ اگلے شاعر لوگ برابر کہتے چلے آئے ہین
(شلوک سنسکرت) سَنسکرِتَن پرَاکرِتَن چیوَ سَورَسینَن چَ ماگدھم پارَسیکَ
مَپبھرَنشَن بھاشا یالکشٹانِ شٹ (دَوہا بھاکھا) اَنتربیدی ناگرِی
گوڑِی پارَس دِیس * اَرُعَرَبی جا مَی مِلَی مِشرِت بھاکھا بیس * برِج بھاکھا
بھاکھا رُچِر کَہَی سُمَتِ سَب کوُی * مِلَی سَنسکرِت پارَسیَو اَتِ سی سُگم جُو ہوُی *

---

سلہ (کیخسرو کی فارسی) اَدَم دارَیوُش گُشاتیَتھِیَہ وَزرَک گُشاتیَتھِیَہ گُشاتیَتھِیانام گُشاتیَتھِیَہ دَہیوام
وِسپزنانام گُشاتیَتھِیَہ اَہیایاہِمیاوَزَرکایادُرَآپِیَ (حال کی فارسی) من دارا بادشاہ بزرگ
بادشاہ شاہنشاہ بادشاہ تمام ممالک آبادان پشت پناہ این بزرگ مرز بوم

انگریزی[لہ] کے برابر کسی دوسری زبان مین پردیسی لفظ نہین ہین لیکن وہانکے
علما فضلا خوب جانتے ہین کہ زبان کسی کے بنانے سے ہرگز نہین بن سکتی
ہی طبیعی اور لابدی قانون اور قاعدے کے مطابق ہاٹ بازار اور سرکار دربار
مین جو بولی جاتی ہی وہی ماننی پڑتی ہی فارسی بولی کا بھی حال انگریزی کا
سا ہی مگر ایسی عجیب عقل والا کوئی نہین جو اوسکو عربی اور ترکی لفظون سے

لہ نمونہ کے لیئے انگلستان کے بڑے بادشاہ الفرڈ کی انگریزی اب حال کی انگریزی کے
ساتھہ دو سطر لکھدیتے ہین (King Alfred's English)

"he sceal he noht unalyfedes don, ac that thatte othre menn unalyfe=
=des doth he sceal wepan swa swa his agne scylde". (Modern English) Nor shall he nought unallowed (unlawful) do, and that that (that which) other men unallowed do. he shall weep so so (as) his own guilt. —

پنڈت جی پھر اونھین ویسے ہی کھُر دُرے سنگھاڑے کیطرح نکیلے پتھر بنانا
چاہتے ہین جیسے وے ندی مین پڑنے سے پہلے پہاڑ سے ٹوٹتے وقت ہوتے ہین
اور مولوی صاحب اتنے عین قاف کام مین لانا چاہتے ہین کہ بیچارے کرڑکے
بلبلاتے بلبلاتے اونٹ ہی بن جاتے ہین لیکن تماشا یہ ہی کہ ادھر تو مولوی صاحب
یا پنڈت جی ایک لفظ صحیح کرتے ہین یا پردیسی ہونے کے قصور مین اوسے
کالے پانی جانیکا حکم دیتے ہین اور اودھر تب تک لوگ سو لفظون کو بدلکر
کچھہ کا کچھہ بنا ڈالتے ہین یا پردیسیون کو گھر مین گھُسا کر اپنا متبنا لڑکا
بنا لیتے ہین ہندی زبان کا فارسی عربی ترکی اور انگریزی لفظون
سے خالی کرنیکی کوشش ویسی ہی ہی جیسے کوئی انگریزی کو یونانی
رومی الیمانی وغیرہ پردیسی لفظون سے خالی کرنا چاہے یا جسطرح
وہ ہزار برس پہلے بولی جاتی تھی اوس کے اب بولے جانے کی تدبیر کرے

پس اُردو یعنی حال کی ہندی یا ہندوستانی کی جڑ ہم ہی لوگ ہین اگر بدیسی
پردیسی ہمارے اِس زمانے کی بولی کی جڑ ہوتے تو اوسمین ہمکو فارسی عربی
انگریزی کے غلط لفظونکے بدل اپنے دیسی الفاظ غلط اور کھچہ کے کھچہ جیسا اونھین
وے پردیسی تلفظ کرتے ہین ملتے غرض مولوی اور پنڈت دونون کی یہ بڑی
بھول ہے کہ ایک تو سوائے فعل اور حرفونکے باقی سب الفاظ صحیح فارسی
عربی کے کام مین لانا چاہتے ہین اور دوسرے صحیح پاٹن کی ٹکسال کے
گھڑے گھڑے سنسکرت گویا یہ جو ہزارون برس سے ہم ہی لوگ ہزارون جاتون
کے باعث ہزارون تبدل و تغیر اپنی زبان مین کرتے چلے آئے ہین وہ اونکے
رتی بھر بھی لحاظ کے لائق نہین بلکہ اِس طبیعی اور لابدی قانون اور قاعدے
کی اونکے آگے کچھ گنتی ہی نہین سخت مشکل سنسکرت لفظ جو ہزارون برس
دانت ہونٹھ جیبھ سے ٹکراتے ٹکراتے گول مٹول پہاڑی ندی کی بٹیا بنگئے ہین

| انگریزی | پراکرت ہندی | انگریزی | پراکرت ہندی | انگریزی | پراکرت ہندی |
|---|---|---|---|---|---|
| Point | پینٹ | Tandem | ٹم ٹم | Button | بوتام |
| Special | اسپیشل | Engine | انجن | Bottle | بوتل |
| Stamp | اسٹام | Box | بکس | Bag | بیگ |
| Lamp | لمپ | Gene-ral | جرنیل | | |
| Pencil | پنسل | Lord | لاٹ | | |

اسمین شک نہین کہ افغانی ایرانی تورانی مسلمان بھی جب ہندی بولنا چاہتے تھے ناچار بہت سے فارسی عربی الفاظ اوسمین بولا کرتے تھے فرق اتنا البتہ تھا کہ یے اونکا تلفظ جیسا اب بھی ظاہر دکھلائی دیتا ہی صحیح کرتے تھے اور یہان والے غلط اور کچھہ کا کچھہ بنا کر اسی طرح انگریز لوگ انگریزی الفاظ کا تلفظ ہمیشہ صحیح ہی کرتے ہین مگر یہان والے غلط تلفظ کرکے اونھین کچھہ کا کچھہ بنا لیتے ہین

جب انگریز بہادر آئے اور ہندو مسلمان اونکے تابع ہوئے سب لوگ اُنھین کے
انگریزی الفاظ جہانتک جیسے معلوم ہین اور بنے بولنے مین کام لانے لگے ہم دیکھتے ہین
جوہری انگریزونکے سامنے اپنے جواہرونکو انگریزی نامونسے پکارتے ہین سُنار
سونے چاندی کا فرق انگریزی نامونسے بتلاتے ہین بزاز کپڑے انگریزی نامونسے دکھلاتے ہین
خانساماں خدمتگار چپراسی کیا شاگرد پیشے والے اور کیا بازاری دوکاندار اور معاملے
مقدمے والے سیکڑون انگریزی الفاظ اپنی بولی مین ملاتے جاتے ہین بلکہ اسمین
اپنی نہایت بزرگی سمجھتے ہین اس قسم کے کئی ایک انگریزی لفظ بھی نیچے لکھدئے جاتے ہین

| انگریزی | پراکرت ہندی | انگریزی | پراکرت ہندی | انگریزی | پراکرت ہندی |
|---|---|---|---|---|---|
| Number | نمبر | Decree | ڈگری | Long=cloth | نین کلاٹ |
| Almira | الماری | Note | نوٹ | Break=van | برکھیجان |
| Lantern | لالٹین | Tax / Ticket | ٹکٹس | Signal | سکندر |

ملانے لگے گویا اردو کی جڑ جمانے لگے وہ بھی کئی ایک نیچے لکھے جاتے ہین

| فارسی عربی یا ترکی | پراکرت ہندی | فارسی عربی یا ترکی | پراکرت ہندی | فارسی عربی یا ترکی | پراکرت ہندی |
|---|---|---|---|---|---|
| اُذبک | اجبک | منبع | بمبا | ضعف | جابھہ |
| کاہل | کھلانا | دف | ڈبھہ | قفلی | کلپھی |
| باغچہ | بگیچہ | جہیز | دہیج | متصدی | مسدی |
| سلفچی | چلمچی | تاب | تاو | مدد | مدت |
| روش | روس | صحیح | سہی | دیوار | دوال |
| منیب | منیم | گلابہ | گلاوہ | پاسنگ | پسنگا |
| دستخط | دسکت | وداع | بدا | بیعانہ | بیانہ |
| فارغخطی | پھارکھتی | وہم | بہم | دایہ | دائی |
| فیون | اپھیم | خرج | کھرچ | خریطہ | کھلیتہ |

| سنسکرت | پراکرت ہندی | سنسکرت | پراکرت ہندی | سنسکرت | پراکرت ہندی |
|---|---|---|---|---|---|
| کَتھَنَن | کہنا | اَشٹ | اٹھہ | پادادُون | پون |
| وِگھٹَنَن | بگڑنا | تُرُیودش | تیرہ | اردھہ | آدھا |
| اُتھانَن | اُٹھنا | چَتُرُدشی | چودس | سَپاد | سوا |
| پُراپنَن | پانا | پَنچاشَت | پچاس | ساردھ | ساڑھے |
| پالنَن | پالنا | شَشت | سو | دُوگُن | دُونا |
| شَشٹ | چھہ | پاد | پاؤ | | |
| سَپت | سات | تِرِتی یانش | تہای | | |

جب افغانی اور ایرانی تورانی مسلمانون نے فتح پاکر ہندوستانمین عمل دخل کیا تو اوسی قانون اور قاعدہ طبیعی اور لابدی کے بموجب یہان والے آریہ اور اَن آریہ اونکے فارسی عربی ترکی الفاظ اپنی پراکرت ہندی مین

| سنسکرت | پُراکرت ہندی | سنسکرت | پراکرت ہندی | سنسکرت | پراکرت ہندی |
|---|---|---|---|---|---|
| اگنِ | آگ | بَندھیَا | بانجھہ | شال مَلِی | سیمل |
| پَرگنٹ | پرگنہ | وَرتِک | بہیڑ | اُشْمَ | اُمس |
| پُرنّالی | پنالہ | وَرتِکا | بتی | اَشرُ | آنسو |
| پُرتِ باسی | پڑوسی | وَردِھ | بڑھئی | اِیدرِش | ایسا |
| یُوگیہ | جوگ | آمر | آنب (آم) | کِیدرِش | کیسا |
| سَتیہ | سچ | تامر | تانبا (تامام) | نِشکرشَن | نکلنا |
| نرِتیہ | ناچ | چُورنَ | چورا | یُدھ | جوجھنا |
| اَدیہ | آج | پُورنَ | پورا | بُدھ | بوجھنا |
| وِدیت | بجلی | پَراگھُورنَ | پاہُنا | گھُورن | گھومنا |
| مَدھیم | مجھلا | سُورن | سونا | مَرن | مرنا |

| سنسکرت | پراکرت ہندی | سنسکرت | پراکرت ہندی | سنسکرت | پراکرت ہندی |
|---|---|---|---|---|---|
| گُروُشش | کوس | بُھنڈ | ہنڈی | سکندھہ دُھا | کہار |
| کُشار | کھار | رَنڈا | رانڈ | پرُستر | پتھر |
| مَکشِکا | مکھی | شَنڈ | سانڈ | سُتَن | تھن |
| اُدوُوڑھا | دُلھا | گھُنٹِک | گوئنٹھہ | ہَرِدرا | ہلدی |
| شیائی دُوڑھا | ساڑھو | کُٹھار | کہاڑی (کلھاڑی) | مُشٹِ | متھی |
| نَکُل | نیولا | سَوبھاگیہ | سُہاگ | گاشٹ | کاٹھہ |
| دَدِھہ | دہی | بَھگنِی | بہن | رُشٹ | روٹھا |
| بَدھِر | بہرا | کَپِتھہ | کیت | گُوشٹ | کوٹھا |
| گُودھوم | گہوہوں (گیہوں) | کُبج | کبڑا | مارگ | مانگ |
| بَھانڈ | ہانڈی | اُدگار | اگال | ارِچ | آنچ |

| سنسکرت | پراکرت ہندی | سنسکرت | پراکرت ہندی | سنسکرت | پراکرت ہندی |
|---|---|---|---|---|---|
| لَوَن | نون | سُپھاٹِک | پھٹکری | نارکیل | ناریل |
| بارِد | بادل | شَکَٹ | چھکڑا | سُوچِی | سوئی |
| گَرِبھنی | گابھن | پَرِینک | پلنگ | بام | بایان |
| ابھینتر | بھیتر | کُنجِک | کنجی | دُھوم | دھواں |
| شوسُرالی | سسرال | گرَبَٹ | کپڑا | کُوپ | کوآ |
| آشرَی | اسرا | پَھاٹَک | بھاڑا | دِیپ | دیا |
| بَدھُو | بہو | گھوٹک | گھوڑا | آمَلک | آنولہ |
| پارشوَ | پاس | کَپاٹ | کواڑ | شیامَل | سانولہ |
| مَہِش | بھینس | گھات | گھاو | سوامِن | سائین |
| دُوربا | دوب | سَپتنِی | سوتن (سوتا) | شُشک | سوکھا |

پراکرت ہندی بن گئے ہین نیچے لکھدیتے ہین لیکن یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ
یکبارگی ایک شکل سے دوسری شکل کے بن گئے بلکہ اسیواسطے ہمنے لکھدیا ہے
کہ بنتے بنتے بن گئے دیکھو پراکرت صرف ونحو وغیرہ پرانی پوتھیون سے ظاہر
کہ شِشتھِل سے سڈِھل ہوا اور تب اوسی سے ڈِھلّ اور ڈھیلا بنگیا اَستِھ سے اَٹّھ
مَستک سے مَتَّھو اور دُگدھ سے دُدّھ ہوا اور پھر زمانہ پاکر اوسی سے ہڈی
ماتھا اور دودھ بن گیا

| سنسکرت | پراکرت ہندی | سنسکرت | پراکرت ہندی | سنسکرت | پراکرت ہندی |
|---|---|---|---|---|---|
| شِشتھِل | ڈھیلا | اَن آریہ | اناڑی | اَنہر | ایڑی |
| اَستِھ | ہڈی | گُورکل | کوئل | اِکشُ | ایکھ |
| مَستک | ماتھا | گردبھ | گدہا | شَیّا | سیج |
| دُگدھ | دودھ | چَنچ | چونچ | کَدَلی | کیلا |

# تتمہ

ہزارون برس کا زمانہ گذرا آریہ لوگ جب شمال و مغرب سے ہندوستان مین آئے اور یہانکی اُن آریہ دیسی قومونکو فتح کیا دیوبانی یعنی وید کی زبان یعنی سنسکرت بولتے تھے دستور ہے کہ مفتوح اور مغلوب دیسی قومین ہمیشہ اپنے غالب اور فتحیاب پردیسی حاکمونکی زبان کے الفاظ چاہے ضرور تاً چاہے خوش آمد سے جہانتک بن پڑتا ہے بولنے کی کوشش کرتے ہین ملک کی آب و ہوا یا طبیعت کی تاثیر سے تلفظ مین کچھ فرق رہنے کے باعث چاہے جیسے وہ الفاظ غلط کیون نہو جائین اور چاہے جہانتک وہ بدل کیون نجائین غرض اسی قانون و قاعدۂ طبیعی و لابدی کے مطابق ہندوستان مین جُدا جُدا صوبون کے درمیان جُدا جُدا اپرا کرت زبان یعنی بنگالی مرہٹھی گجراتی ماگدھی پنجابی برج بھاکھا وغیرہ بن گئین مثال کے لیئے چند سنسکرت الفاظ جو اس طور پر بنتے بنتے

مضاف الیہ ÷ کے علامت اضافت ÷ ساتھہ مضاف الیہ ÷ مضاف مضاف الیہ ملکر حال ÷

ایک عدد ÷ اچھے صفت ÷ جہاز موصوف ÷ صفت مع موصوف ملکر حالت ظرفیت مین ÷ پر علامت

ظرفیت ÷ سوار ہوا فعل مرکب لازم واحد متکلم ماضی مطلق مثبت معروف ÷ ضمیر واحد متکلم مقدر

فاعل ذوالحال ÷ فعل فاعل اور متعلقات ملکر جملہ ہوا ÷ اور حرف عطف ÷ ہم ضمیر جمع متکلم

فاعل ÷ سب تاکید ÷ نے علامت فاعلیت ÷ اپنے تئین ضمیر جمع متکلم مفعول ÷ خدا مضاف

الیہ ÷ کے علامت اضافت ÷ حفظ معطوف علیہ ÷ و حرف عطف ÷ امان معطوف ÷

معطوف معطوف علیہ ملکر مضاف ÷ مضاف مضاف الیہ ملکر حالت ظرفیت مین ÷ مین علامت

ظرفیت ÷ سونپکر فعل معطوف علیہ ÷ فعل فاعل مفعول او ظرف ملکر جملہ ہوا ÷ جہاز مضاف الیہ ÷

کا علامت اضافت ÷ لنگر مضاف ÷ مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول ÷ اوٹھایا

فعل متعدی جمع متکلم مذکر ماضی مطلق مثبت معروف ÷ فعل فاعل مفعول ملکر جملہ ہوا ÷

کی حرف اضافت * اجناس مضاف * مضاف مضاف الیہ ملکر مضاف الیہ *

مین بمعنی درمیان مضاف * مضاف مضاف الیہ ملکر حالت مجاورت مین * سے

علامت مجاورت * جو جو خبرین موصول * دوسرا جو تاکید * مناسب و فائدہ مند

سمجھین صلہ موصول صلہ ملکر مفعول * خریدین فعل متعدی جمع مونث باعتبار

مفعول ماضی مطلق مثبت معروف * ضمیر واحد متکلم مقدر فاعل * فعل فاعل

مفعول اور متعلقات ملکر جملہ ہوا * اور حرف عطف * جن اسم موصول تاجرون *

مضاف الیہ * کی علامت اضافت * دیانت معطوف علیہ * اور حرف عطف

امانت معطوف * معطوف معطوف علیہ ملکر مضاف * مضاف مضاف الیہ ملکر

حالت ظرفیت مین * پر علامت ظرفیت * اعتماد فاعل * تھا فعل لازم واحد غائب

مذکر ماضی مطلق مثبت معروف صلہ * فعل فاعل اور متعلقات ملکر جملہ ہوا * اون

مضاف مضاف الیہ ملکر حالت ظرفیت مین* مین علامت ظرفیت

زمانہ مضاف الیہ* کے علامت اضافت* عجائب معطوف علیہ* و

حرف عطف* غرائب معطوف* معطوف معطوف علیہ ملکر مضاف

مضاف مضاف الیہ ملکر حالت استعانت مین* سے علامت استعانت

خبردار ہون فعل مرکب لازم واحد متکلم مذکر مضارع مثبت معروف*

ضمیر واحد متکلم مذکر مقدر فاعل* فعل فاعل اور متعلقات ملکر جملہ ہوا* غرض

فاعل* یہ ہی فعل مقدر* فعل فاعل ملکر جملہ ہوا* سفر مضاف الیہ*

کا علامت اضافت* ارادہ مضاف* مضاف مضاف الیہ مل کر

مفعول* پکا مفعول دویم* کرکے فعل معطوف علیہ* ضمیر واحد متکلم

مذکر مقدر فاعل* فعل فاعل مفعول ملکر جملہ ہوا* تجارت مضاف الیہ*

اور ظرف ملکر جملہ ہوا* طبیعت فاعل* گھبراتی تھی فعل لازم واحد غائب
مونث ماضی استمراری مثبت معروف* دل حالت ظرفیت مین* مین
علامت ظرفیت* آیا فعل لازم واحد غائب مذکر ماضی مطلق مثبت معروف*
ضمیر واحد غائب مذکر مقدر فاعل* فعل فاعل اور ظرف ملکر جملہ ہوا* کہ حرف
بیانیہ* پھر حالت ظرفیت مین* سفر مفعول* کرون فعل متعدی واحد
متکلم مذکر مضارع مثبت معروف* ضمیر واحد متکلم مذکر مقدر فاعل* فعل
فاعل مفعول ملکر جملہ ہوا* نئے صفت* دوسرا نئے تاکید* شہر موصوف*
صفت موصوف ملکر مفعول* دیکھون فعل متعدی واحد متکلم مذکر مضارع
مثبت معروف* ضمیر واحد متکلم مذکر مقدر فاعل* فعل فاعل مفعول
ملکر جملہ ہوا* دریا مضاف الیہ* کے علامت اضافت* سفر مضاف*

مفعول اور ظرف ملکر جملہ ہوا+ اور حرف عطف+ آرام معطوف علیہ+ و
حرف عطف+ آسائش معطوف+ معطوف معطوف علیہ ملکر مضاف الیہ+
سے بمعنی ساتھہ مضاف+ مضاف مضاف الیہ ملکر حال+ بغداد اسم معرفہ
حالت ظرفیت مین+ مین علامت ظرفیت+ رہونگا فعل لازم واحد متکلم
مذکر مستقبل مثبت معروف+ ضمیر واحد متکلم مذکر مقدر فاعل ذوالحال+ فعل
فاعل اور متعلقات ملکر جملہ ہوا+ لیکن حرف استدراک+ بیکار حال اول+
بیٹھے حال دوم+ دوسرا بیٹھے تاکید+ اُکتا گیا فعل مرکب لازم واحد متکلم مذکر
ماضی مطلق مثبت معروف+ ضمیر واحد متکلم مذکر مقدر فاعل ذوالحال
فعل فاعل اور متعلقات ملکر جملہ ہوا+ کہین حالت ظرفیت مین+ جی فاعل+
نہ لگتا تھا فعل لازم واحد غائب مذکر ماضی استمراری منفی معروف+ فعل فاعل

نے علامت فاعل * پہلے صفت * سفر موصوف * صفت موصوف

ملکر مضاف الیہ * کی علامت اضافت * مصیبتین مضاف * مضاف مضاف الیہ

ملکر مفعول * دیکھکر فعل معطوف الیہ * فعل فاعل مفعول ملکر جملہ ہوا * اپنے

مضاف الیہ * دل مضاف * مضاف مضاف الیہ ملکر حالت ظرفیت مین *

مین علامت ظرفیت * عہد مفعول * کیا تھا فعل متعدی واحد متکلم مذکر

ماضی بعید مثبت معروف معطوف بجانب دیکھکر * فعل فاعل مفعول

اور ظرف ملکر جملہ ہوا * کہ حرف بیانیہ * پھر حالت ظرفیت مین * کبھی

حرف تاکید نفی * سفر مضاف الیہ * کا علامت اضافت * نام مضاف

مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول * نہ لونگا فعل متعدی واحد متکلم مذکر

مستقبل منفی معروف * ضمیر واحد متکلم مذکر مقدر فاعل * فعل فاعل

خبردار ہوں غرض سفر کا ارادہ پکا کر کے تجارت کی اجناس میں سے جو جو
چیزیں مناسب اور فائدہ مند سمجھیں خریدیں اور جن تاجروں کی دیانت
اور امانت پر اعتماد تھا اونکے ساتھ ایک اچھے جہاز پر سوار ہوا اور ہم نے
اپنے تئیں خدا کے حفظ و امان میں سونپکر جہاز کا لنگر اُٹھایا

# ترکیب

سند باد موصوف + جہازی صفت + صفت موصوف ملکر مضاف الیہ
کی علامت اضافت + دوسرے صفت + سفر موصوف + صفت موصوف
ملکر مضاف + مضاف مضاف الیہ ملکر مضاف الیہ + کا علامت اضافت
بیان مضاف + مضاف مضاف الیہ ملکر فاعل + ہوتا ہی فعل مقدر +
فعل فاعل ملکر جملہ ہوا + صاحبو منادی + میں ضمیر واحد متکلم مذکر فاعل +

(۱۴۹) فعل مجہول کا فاعل معلوم نہین ہوتا ہی اسواسطے اوسکے مفعول کو قائم مقام فاعل کہتے ہین اور فاعل اگر ہو بھی حالت استعانت مین لاتے ہین

(۱۵۰) جو کچھہ نیچے لکھا جاتا ہی اوسکی ترکیب لگانے سے اوپر کا لکھا ہوا اچھی طرح سمجھہ مین آجائیگا

## سندباد جہازی کے دوسرے سفر کا بیان

صاحبو مین نے پہلے سفر کی مصیبتین دیکھکر اپنے دلمین عہد کیا تھا کہ پھر کبھی سفر کا نام نہ لونگا اور آرام و آسایش سے بغداد مین رہونگا لیکن بیکار بیٹھے بیٹھے اکتا گیا کہین جی نہ لگتا تھا طبیعت گھبراتی تھی دلمین آیا کہ پھر سفر کرون نئے نئے شہر دیکھون دریا کے سفر مین زمانہ کے عجائب وغرائب سے

(۱۴۹) مثلاً کتاب لکھی گئی لکھی گئی فعل اور کتاب مفعول قائم مقام فاعل دونون ملکر جملہ ہوا

(۱۴۵) جملہ مین پہلے فاعل اوسکے بعد مفعول اور اسکے آخر مین فعل بولنا فصیح ہی مگر ضرورت شعر کے لئے اسکے برعکس بھی جائز ہی

(۱۴۶) جب فاعل اور مفعول کی علامتین مقدر ہوتی ہین تو اونکی شناخت مشکل سے ہوتی ہی لیکن جو کون یا کسنے کے جواب مین بولا جائیگا وہ ہمیشہ فاعل ہوگا اور کیا یا کسکو کے جواب مین بولا جائیگا وہ مفعول

(۱۴۷) بذریعہ حرف عطف ایک فعل کے کئی فاعل اور ایک فاعل کے کئی فعل ہوسکتے ہین

(۱۴۸) مرکب غیر مفید مثل مفرد فاعل و مفعول ہوسکتا ہی

(۱۴۶) مثلاً بلی چوہا کھاتی ہی اس جملہ مین اگر پوچھو گے کون کھاتی ہی جواب ملیگا بلی اور پوچھو گے کیا کھاتی ہی جواب ملیگا چوہا پس بلی فاعل ٹھہری اور چوہا مفعول

انگریزی (اِز) اور سنسکرت (اَستِ) کے معنی دیتا ہی اور انگریزی مین (اِز) اور سنسکرت مین (اَستِ) کو فعل ہی مانا ہی بلکہ یہ بات قریب القیاس ہی کہ فارسی کا (است) اور (ہست) اسی سنسکرت (اَستِ) سے نکلا ہی اور شاید اسی مغائرت اور غیر جنسیت کے باعث (است) کو حرفونکی ذیل مین ڈال دیا معلوم کس لئے (است) کو (ہست) کا مخفف اور (ہست) کو ہستن مصدر کا مشتق نمانا

---

والے افعال ناقص اور حروف ربط بتلاتے ہین یعنی ہونا بننا ٹھہرنا نکلنا رہنا وغیرہ یعنی وہ افعال لازم جو فاعل کے سوا کچھہ اور بھی چاہتے ہین یعنی فاعل پر تمام نہوین کچھہ اور کے محتاج ہین خبر ہی کہتے ہین جیسے زید عالم ہی زید مبتدا عالم ہی خبر یا زید عالم ہوگا زید مبتدا عالم ہوگا خبر یا زید بادشاہ بنتا ہی زید مبتدا بادشاہ بنتا ہی خبر غرض بات وہی ہی کہ جہان اسکو فعل مرکب کہو اور زید کو فاعل کہو وہان خبر اور زید کو مبتدا اور جہان فعل ناقص اور خبر اور زید کو مبتدا

(۳۴۳) فارسی مین (ہی) کے معنی مین (است) کو حرف گنا ہی اور اوسکا نام حرف ربط رکھا ہی اسلیئے فارسی مین بھی عربی کیطرح دو اسمون کا جملہ بن سکتا ہی

(۳۴۴) اکثر لوگ فارسی والون کی دیکھا دیکھی (ہی) کو اردو مین بھی حرف مان کر جملونکی تقسیم عربی فارسی ہی کے طور پر کرتے ہین لیکن ہمارے نزدیک (ہی) فعل ہی کیونکہ

---

(۳۴۳) لفظ صحیح فارسی مین صرف (ست) ہی (ا) وقایہ حسب ضرورت آتا ہی سب جگہہ لانا جائز نہین

(۳۴۴) اگر پوچھو کہ عربی اور فارسی والونکی طرح جملونکی تقسیم اسمیہ و فعلیہ نکرین تو زید عالم ہی اسکی ترکیب کیونکر لگاوین اور عالم کو کیا تبلاوین تو ہم یہ مشکل عالم ہی کو مصدر مرکب تبلاکر حل کر دینگے اور کہدینگے عالم ہی فعل اور زید فاعل دونون ملکر جملہ ہوا ور زید عالم ہوگا اسکی ترکیب کیونکر لگاوگے کیا (ہوگا) کو بھی حرف ربط کہوگے سنسکرت والے ایسے مقامون پر اس ترکیبی فعل کو یعنی خبر کو مع فعل جنکو عربی فارسی

(۳۴۳) مثلاً زید عالم ست (صحیح عالم است) اسمین زید مبتدا عالم خبر اور ست کو فارسی والے حرف ربط بتلاتے ہین

(۱۴۱ ۱/۴) یہ ممکن ہی کہ ایک اون دو مین مقدر ہو

(۱۴۱ ۱/۲) دو کے سوائے جو کچھہ جملہ مین ہوگا اگر فعل متعدّی ہی

ایک دو یا تین جیسا متعدّی ہی مفعول ہونگے او باقی سب اوسکے متعلق

(۱۴۲) عربی مین صرف دو اسمون کا بھی جملہ بنجاتا ہی

(ہی) مقدر رہتا ہی اور اسی لیئے اوسمین جملون کی تقسیم

اوسی طور پر کی ہی یعنی اسمیہ اور فعلیہ

(۱۴۲ ۱/۴) اسمیہ جسمین مبتدا اور خبر

(۱۴۲ ۱/۲) فعلیہ جسمین فعل اور فاعل

---

(۱۴۲ ۱/۴) مبتدا یعنی مسند الیہ یعنی محکوم الیہ وہ جو کون کے جواب مین آوے اور خبر یعنی مسند یعنی محکوم وہ جو کیا کے جواب مین آوے جیسے زید عالم پس اگر پوچھین کون جواب ملیگا زید اگر پوچھین کیا جواب ملیگا عالم اسی لیئے زید مبتدا اور عالم اوسکی خبر

ناتمام نہونے پاویگا عربی فارسی مین اس قسم کے متعلقات پانچ قرار دیے گئے ہین
کہ جو کسی کلمہ کے بعد جسکو متبوع کہینگے مذکور ہون اور جملہ حالات و کوائف مین اونکے
تابع رہین اول تاکید تکرار لفظ یا کسی تاکیدی لفظ کے ذریعہ سے جیسے ہان ہان
زید کو مارا یہان ایک ہان جہت تاکید ہی ضمیر کے ساتھ جہت تاکید آپ اور
خود وغیرہ آتا ہی جیسے مین آپ گیا تو خود چلا جا دوم صفت جیسے اچھا لڑکا
اور اچھے لڑکے نے سوم بدل بدل وہ ہی کہ جو ایک امر اوسکے متبوع کی نسبت
منسوب ہو اوس نسبت مین وہ خود مقصود بالذات ہو جیسے تیرے بھائی
زید کو دیکھا چہارم عطف بیان جسے عرف بھی کہتے ہین جیسے للو ملن یہ بچکا بڑا بیٹا
عرف یعنی عطف بیان ہی پنجم عطف بحرف جیسے زید و عمرو گئے لیکن بعض توابع
مہمل ہوتے ہین صرف زینت کلام کے لیے آتے ہین جیسے روٹی ووٹی اور پانی وانی وغیرہ

(۱۳۱) جملہ دو کلمون سے کم کبھی نہو گا اور اون دو مین ایک فعل اور دوسرا اوسکا فاعل ہونا بھی ضرور ہو گا اسمین حرفون کی گنتی نہین ہی

(۱۳۱) یہ بھی جان رکھنا کچھ بے فائدہ نہو گا کہ عربی فارسی والے جملہ کی دو قسم مانتے ہین خبریہ اور انشائیہ اور پھر خبریہ کی بھی دو قسم مانتے ہین اسمیہ اور فعلیہ خبریہ جو خبر دے جیسے زید عالم لیکن یہ اسمیہ ہی کیونکہ زید جسکو عربی فارسی والے مبتدا یعنی مُسند کہینگے اور عالم جسکو خبر یعنی مُسند الیہ دونون اسم ہین اور اگر کہین زید مر گیا فعل فاعل ملکر فعلیہ ہو جائیگا انشائیہ جو خواہش ظاہر کرے اور انشائیہ کی آٹھ قسم ہین اور پھر باعتبار معنی بھی جملہ کی آٹھ ہی قسم ٹھہرائی ہین جیسے ایک معترضہ جو کسی جملہ کے درمیان مین آوے اور اگر نکلجاوے وہ جملہ ناتمام نہونے پاوے جیسے زید کیا خوش اخلاق تھا الہ آباد چلا گیا کیا خوش اخلاق تھا جملہ معترضہ ہی اگر نکلجاوے زید الہ آباد چلا گیا یہ جملہ

اور بجاے (کا) مضاف کے آخر مین کسرہ رہتا ہی جیسے پناہِ جہان کثرتِ استعمال سے جب مضاف الیہ پہلے آتا ہی
کسرہ باقی نہین رہتا جیسے جہان پناہ کبھی بغیر انقلاب بھی کسرہ باقی نہین رہتا جیسے شاہجہان اکثر اسماے
ذیل بھی جب مضاف ہوتے ہین کسرہ نہین آتا یعنی صبا جیسے صبا جب بدل شہر جیسے شہر ناب دفتر جیسے نائب دار وغیرہ
گُن جیسے گلنار اور بن جیسے احمد بن محمود فارسی مین موصوف بھی اردو کے خلاف صفت سے پہلے آتا ہی اور اسکے
آخر مین ہمیشہ کسرہ رہتا ہی جیسے مردِ نیک لیکن کثرتِ استعمال سے جب موصوف صفت کے پیچھے آتا ہی کسرہ گر جاتا ہی
جیسے نیکمرد اردو مین کوئی علامت موصوف کے لئے نہین ہی معنی سے پہچانا جاتا ہی (کیسا) (کیسی) (کیسے) کے جواب
مین جو اسم بولا جاے وہ صفت ہی اور جس اسم کے لئے وہ سوال کیا جاے وہی اسکا موصوف ہی جیسے سوال کہ گو کیسا
مرد اور کوئی جواب دے نیک تو نیک صفت اور مرد موصوف ہی کبھی بہت صفتون کا ایک موصوف ہوتا ہی جیسے
دوسرا کاٹنے والا اندہا ہوا پاگل کُتا اور کبھی بہت موصوفون کی ایک صفت ہوتی ہی جیسے نیکمرد
عورت اور لڑکے صفت مین مدح و ذم دونون شامل ہین جیسے اچھا لڑکا اور خراب لڑکا

(۱۴۰) مرکب غیر مفید کی قسمین عربی اور سنسکرت والون نے جُدا جُدا طور پر قرار دی ہین ہم یہان عربی اور سنسکرت والون کے معنی اور قیود چھوڑ کر امتزاجی اوسکو ٹھہراتے ہین کہ جو دو یا زیادہ لفظ ملکر اور اونکی علامت یا حرف عطف وغیرہ حذف ہو کر مثل مفرد معلوم ہووے اور غیر امتزاجی اوسکے برخلاف یعنی جسمین لفظونکی علیحدگی اپنی ترکیبون کے ساتھہ بنی ہی رہے امتزاجی اور غیر امتزاجی مرکب یا تو مضاف اور مضاف الیہ ملکر اضافی کہلاویگا یا صفت اور موصوف ملکر توصیفی یا معطوف اور معطوف الیہ ملکر عطفی کہ وہی اگر عدد دو سے ملکر بنا ہوگا عددی کہا جائیگا یا حرف و اسم ملکر حرفی اور یا مشبہ اور مشبہ بہ ملکر تشبیہی

(۱۴۰) فارسی مین برخلاف اردو کے پہلے مضاف اور پیچھے مضاف الیہ آتا ہے

# نحو

(۱۴۰) مرکب چاہیے دو کلمون سے بنا ہو چاہے زیادہ سے مفید ہوگا یا غیر مفید

(الف ۱۴۰) مرکب مفید وہ ہے کہ جسکے سننے سے سامع کو پورا فائدہ حاصل ہووے اور اور کچھ سننے کا انتظار نرہے اسیکو جملہ اور کلام اور مرکب تام کہتے ہین

(ب ۱۴۰) مرکب غیر مفید وہ ہی جس سے پورا فائدہ حاصل نہووے اور سننے کا انتظار رہے مرکب غیر مفید جملہ نہین ہوسکتا مثل مفرد ہمیشہ جزو جملہ متصور ہوتا ہی

(الف ۱۴۰) مثلاً زید کا باپ عنقریب مر گیا پس زید کا باپ عنقریب یہانتک سننے سے سامع کو پورا فائدہ حاصل نہوا تھا اس بات کے جاننے کا منتظر تھا کہ کیا ہوا جب سنا کہ مر گیا انتظار باقی نرہا

(ب ۱۴۰) مثلاً زید کا باپ ... فائدہ پورا حاصل ...

(۱۳۶) (سُ) اچھے کے لیئے اور (کُ) اور (دُ) برے کے لیئے آتا ہی

(۱۳۷) حروف اصوات جنسے جانورونکو بلاوین یا کسی کی آواز نقل کرین

(۱۳۸) تاریخ نکالنے کے لیئے فارسی حروف تہجی سے بحساب ابجد حسب ذیل عدد نکلتے ہین

ابجد ہوز حطی کلمن سعفص قرشت ثخذ ضظغ

| ا | ب | ج | د | ہ | و | ز | ح | ط | ی | ک | ل | م | ن | س | ع |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۵ | ۶ | ۷ | ۸ | ۹ | ۱۰ | ۲۰ | ۳۰ | ۴۰ | ۵۰ | ۶۰ | ۷۰ |

| ف | ص | ق | ر | ش | ت | ث | خ | ذ | ض | ظ | غ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۸۰ | ۹۰ | ۱۰۰ | ۲۰۰ | ۳۰۰ | ۴۰۰ | ۵۰۰ | ۶۰۰ | ۷۰۰ | ۸۰۰ | ۹۰۰ | ۱۰۰۰ |

(۱۳۹) اکثر فارسی اور عربی کے حروف بھی کام مین آتے ہین لیکن فارسی کے فارسی لفظون کے ساتھ اور عربی کے عربی کے ساتھ

(۱۳۵) (ک) ذی روح کے لیئے اور (چہ) غیر ذی روح کے لیئے فارسی مین اور (ک) دونون کے لیئے سنسکرت مین اور (ا) (وا) (ری) ہندی مین بغرض اظہار محبت یا حقارت جہت تصغیر لاتے ہین اور کبھی اسی غرض سے جہان (ا) یا (ہ) آخر مین ہوتی ہی مذکر کا مونث بنا لیتے ہین

(۱۳۵ الہ) (ایک) تنکیر کے لیئے آتا ہی کوئی کے معنی دیتا ہی

(۱۳۵ لا) (آد) مخفف آدھہ کا ہی ایک کی تنکیر کے لیئے آتا ہی

(۱۳۶) (پس) فارسی مین (اَت اِیوِ) سنسکرت مین نتیجے کو دکھلاتا ہی اور (آغاز) فارسی مین (اَتھہ) سنسکرت مین شروع کے معنی دیتا ہی

---

(۱۳۵) عربی مین فُعَیل خواہ فُعَیلَہ کے وزن پر ڈھال کر بنا لیتے ہین جیسے عبد سے عُبَید اور حجر سے حُجَیرہ

کے آخر مین اگر (ا) یا (ہ) ہو وے (والا) کے آنے پر یاے مجہول
سے بدل دیتے ہین اور (سا) کے معنی کبھی تشبیہ کے بھی لیتے ہین

(۳۳۱) (وان) اسماء عددی کے آخر مین آنے سے معنی
صفت پیدا کرتا ہی لیکن پہلا دوسرا تیسرا چوتھا چھٹا
اِس قاعدہ سے مستثنیٰ ہی

(۳۳۲) (خانہ) (دان) (گاہ) (ستان) (زار) (سار)
(شن) (لاخ) فارسی مین اور (ستھان) (شالا)
(سال) (الی) (آل) (واری) (واڑی) ہندی مین
اسم کے آخر مین معنی ظرف پیدا کرتے ہین یعنی اسم
ظرف بنا دیتے ہین

(۱۳۰) (ین) (ینہ) (ہ) (انہ) فارسی مین معنی نسبت کے
لیئے لاتے ہین

(۱۳۱) (یاے مشدد او ت) (ن) (س) (ت) (پا) (پن)
(ہٹ) اور سنسکرت مین (تا) (تو) علامت حاصل مصدر ہین

(۱۳۲) (والا) (ی) (یا) (یت) (یل) (یلا) (ییلا) (چی) (آر) (یرا)
او فارسی مین (گر) (گار) (کار) (مند) (منده) (ور) (وار) (یار)
(ناک) (گین) (بان) (سار) اور سنسکرت مین (کار) (کر)
(ونت) (مان) (وان) (وی) (لُ) اسم کے آخر مین اسم کو
اسم فاعل بنا دیتے ہین کبھی تخفیفاً بعض حروف مثل حرف
اول کے بعد الف وغیرہ گر بھی جاتے ہین لیکن اسم غیر سالم

(لہ ۱۲۸) (ا) فارسی مین بعض وقت (سے) اور (تک)
کے معنی دیتا ہی اور ہندی مین بعض وقت آپس کے

(۱۲۹) (یاے معروف) مصدر کے آخر مین معنی
لیاقت کے دیتی ہی

(لہ ۱۲۹) اور اسم کے آخر مین معنی نسبت پیدا کرتی ہی
(لہ ۱۲۹) خواہ اوسے اگر اسم صفت ہے حاصل مصدر بنا لیتی ہی

---

(لہ ۱۲۹) اگر آخر مین (ی) خواہ (ہ) خواہ (ا) ہو (و) سے بدل جائیگا لیکن
(ہ) کبھی حذف بھی ہو جاتی ہی اور الف کے بعد ہمزہ وقایہ آجاتی ہی جیسے دہلوی
میمنوی اور عیسوی یا بنگالی اور مصطفائی لیکن خانگی مین (ہ) (گ) سے بدل گئی

(لہ ۱۲۹) اگر عربی کی (ت) (ہ) ہوئی ہو (ت) ہو جائیگی جیسے زیادتی اور
اگر فارسی کی (ہ) ہو (گ) بن جائیگی جیسے تازگی

(۱۲۵) (ہای) (ہای رے) (آہ) (اُہ) (وای) (واہ)
(واہ رے) حروف ندبہ ہین مقام حسرت وافسوس
مین بولے جاتے ہین

(۱۲۶) (اہا) (اوہو) (واہ وا) حروف تعجب ہین

(۱۲۷) (نا) (بے) (غیر) (لا) (نِ) (اَ) (اَن) (نِر) (بن) (بِنا)
یہ حروف اسمون کی نفی کے لیئے آتے ہین لیکن پہلے چار ہین
تین فارسی اور ایک عربی اور پچھلے چھہ ہندی

(۱۲۸) (اب) (ا) (ون) (نہ) مکرر لفظون کے درمیان آنے سے
کثرت اور عطف کا فائدہ دیتے ہین اور اکثر زائد بھی
سمجھے جاتے ہین

(۱۲۷) (نا) اکثر اسم صفت پر اور (بے) اسم غیر صفت پر آتا ہی جیسے ناواقف اور بےہوش

(۱۲۱) (ہرگز) (کبھی) تاکید نفی کے لیئے آتا ہی

(۱۲۲) (ہی) حصر اور خصوصیت کے معنی دیتا ہی

(۱۲۳) (ہاین) جھڑکنے کے لیئے

(۱۲۳الف) (چھی) اظہار نفرت وحقارت کے لیئے

(۱۲۴) (اے) (اَی) (او) (یا) (اجی) (ارے) (اوے) (ابے) (رے) (ہو) (ہوت) (ا) (ہے) حروف ندا ہین پکارنے کے لیئے آتے ہین

---

(۱۲۴) پہلے پانچ زیادہ مستعمل ہین باقی فصیح نہین ہین انمین (اے) اور (ی) قریب کے لیئے ہین اور (او) بعید کے لیئے (یا) اکثر خدا ہی کے نام کے ساتھ آتا ہی اور (اجی) متوجہ کرنے کے لیئے (ارے) (اوے) اور (بے) اظہار حقارت کے لیئے اور (رے) (ہو) او (ہوت) آخر مین نہایت بعید کے لیئے (ا) صرف فارسی اور عربی لفظون کے آخر مین آتا ہی اور (ہے) سنسکرت ہی

(۱۱۷) (آیا) فارسی مین سوال کے وقت بجاے کیا مستعمل ہوتا ہی

(این) بھی سوال کے لیئے آتا ہی

(لہ ۱۱۷) (کاش) فارسی مین اظہار تمنا کے لیئے

(۱۱۸) (ساتھہ) اتفاق اور ہمرہی کے معنی دیتا ہی

(سمیت) بھی اسی معنی مین آتا ہی (ہم) فارسی عربی اور (سم)

سنسکرت لفظون کے ساتھہ ترکیب پاتا ہی

(۱۱۹) (ہان) (جی) (اچھا) (ہون) حرف ایجاب و اقرار ہین

لیکن ہون حقارت کے ساتھہ بولا جاتا ہی

(۱۲۰) (البتہ) تاکید اثبات کے لیئے آتا ہی گو کبھی نفی کے

لیئے بھی استعمال کرلیا جاتا ہی

(۱۱۱) (اگر) حرف شرط ہی سنسکرت مین اسکی جگہہ (یَد) بولا جاتا ہی

(۱۱۲) (اگرچہ) باوجود کے معنی مین آتا ہی سنسکرت مین (یَدیپ) یہی معنی دیتا ہی

(۱۱۳) (کہ) بیان ماقبل کے لیئے آتا ہی

(۱۱۴) (یعنی) اور (اعنی) تفسیر کے لیئے آتے ہین سنسکرت مین (ارتھات) لاتے ہین

(۱۱۵) (گویا) (سا) (سی) (سے) اور فارسی (انہ) حرف تشبیہ ہین

(۱۱۶) (اچانک) (یکایک) (ناگاہ) حروف مفاجات ہین سنسکرت مین (دَیوات) اور (اکسمات) کہتے ہین

---

(۱۱۵) جس چیز کے ساتھہ تشبیہ دیجاتی ہی وہ مشبہ بہ اور جسکو مشابہ کرتے ہین اوسکو مشبہ کہتے ہین

جن دو کلموں کے درمیان آتے ہین اونمین سے ایک مراد ہوتا ہی دونون مراد نہین

(ف ۱۰۹) سنسکرت مین بجاے (یا) (وا) بولتے ہین

(۱۱۰) (الا) (مگر) (سوا) (بجز) (بغیر) اور سنسکرت مین (کِنتُ) اور (پَرنتُ) حروف استثنیٰ ہین

(ف ۱۱۰) (لیکن) زیادہ تر حرف استدراک کہلاتا ہی کلام سابق کے شک اور توہم کو دور کرتا ہی اور دو مختلف جملون مین آتا ہی

(۱۱۰) مثلاً سب آئے الا موہن لال یا مگر موہن لال یا سوا موہن لال یا سب آئے یا سب آئے بجز موہن لال یا موہن لال بغیر سب آئے یا سب آئے کنت موہن لال یا پرنت موہن لال

(ف ۱۱۰) مثلاً وہ گھر گیا ہی لیکن شام تک آجائیگا

---

(۱۱۰) استثنیٰ کے معنی نکالنے کے ہین جسمین سے کسی اسم کو نکالین وہ مستثنیٰ منہ اور جس اسم کو نکالین وہ مستثنیٰ کہلاتا ہی مستثنیٰ متصل وہ ہی جسمین دونوں ایک جنس کے ہون جیسے برادری کے سب آدمی آئے الا موہن لال اور مستثنیٰ منقطع وہ ہی جسمین دونون ایک جنس کے نہو وین جیسے گھوڑے آئے مگر موہن لال

(۱۰۴ ب) اور کبھی لفظ (مگر) کا فائدہ بھی حاصل ہوتا ہی

(۱۰۵) (تک) انتہا کے معنی دیتا ہی انتہائیت کی علامت ہی

(۱۰۶) (و) (اور) حروف عطف ہین جن دو کلمون کے درمیان آتے ہین اونکو ایک حکم و حالت مین کر دیتے ہین

(۱۰۶ الف) (ساتھہ) کے معنی بھی دیتے ہین

(۱۰۷) (بھی) یہ بھی حرف عطف ہی

(۱۰۸) (بلکہ) اور ہندی مین (بَرَک) اور (بَرَن) وہان بولتے ہین جہان معطوف علیہ کی نسبت معطوف مین کچھہ ترقی یا تنزل معلوم ہو

(۱۰۹) (یا) (نہین تو) (ورنہ) (والّا) (خواہ) (چاہی) حرف تردید ہین

(۱۰۶) پہلے کلمہ کو معطوف علیہ اور پچھلے کو معطوف کہتے ہین

استقبال کے معنی کے ساتھہ (ہرگز) کے معنی دیتے ہیں

(۱۰۲ ۳/۳) (کے) کبھی (کو) یعنی علامت مفعول کی جگہہ بھی آتا ہی

(۱۰۳) (مین) ظرفیت کی علامت ہی مقدر بھی رہتا ہی

(۱۰۳ ۱/۳) کبھی بیان ماقبل کے لیئے آتا ہی

(۱۰۳ ۲/۳) کبھی (ساتھہ) (پر) (سے) اور (عوض) کے معنی دیتا ہی

(۱۰۳ ۳/۳) ایک ہی جملہ مین مکرر آنے سے فائدہ ابتدا اور انتہا کا نکلتا ہی

(۱۰۴) (پر) بھی ظرفیت کی علامت ہی اور کبھی مفعول کی بھی ہوتی ہی

(۱۰۴ ۱/۳) اکثر اوپر کے معنی دیتا ہی

(۱۰۴ ۲/۳) اور کبھی عوض کے بھی

(۱۰۴) حروف کے آگے حرف آنے سے پہلا اسم کے معنی دیتا ہی جیسے آمین یعنی ہمیشہ سے ادھر ن مین اوپر سے یعنی آگے اور

(۹۹ ۱/۴) کبھی علامت مفعول کی جگہہ آتا ہی

(۹۹ ۱/۲) کبھی ساتھہ کے معنی دیتا ہی

(۹۹ ۳/۴) کبھی بیان ماقبل کے لیئے آتا ہی اور کبھی بعض کا فائدہ حاصل ہوتا ہی

(۱۰۰) (مارے) اکثر بجاے (سے) آتا ہی خصوصاً جب مراد کثرت ہو

(۱۰۱) (لیئے) اور (واسطے) انتفاعیت کی علامت ہین

(۱۰۲) (کا) (کی) (کے) بلحاظ تذکیر و تانیث و واحد جمع مضاف اضافت کی علامت ہین

(۱۰۲ ۱/۴) مکرر لفظونکے بیچ مین کل و کثرت کا فائدہ دیتے ہین

(۱۰۲ ۱/۲) مصدر نفی کے آخر مین بشرطیکہ علامت اضافت نہو

(۹۸) (کو) (کے تئین) اور (یاے مجہول) مفعول کی علامتین ہین لیکن اول کی دو ہر اسم کے ساتھہ آسکتی ہین اور یاے مجہول صرف ضمائر اور اسم اشارہ اور اسم موصول اور استفہام کے ساتھہ آتی ہی اور کبھی یہ علامتین مقدر بھی رہتی ہین

(الف ۹۸) (کو) کبھی سببیت کے معنی دیتا ہی

(ب ۹۸) کبھی ظرفیت کے

(ج ۹۸) اور کبھی عوض کے

(۹۹) (سے) استعانت یا سببیت و محاوزت یا ابتدائیت کی علامت ہی

---

(۹۸) اس خنزیر کو کھانا خوب نہین اسمین خنزیر کو بشکل مفعول بلکہ بجاے مفعول ہی لیکن کھانا مصدر یعنی اسم ہونے کے باعث (کو) کو بجاے (کا) یعنی معنی (کا) سمجھنا بہتر ہی

# حروف

(٩٥) حروف دو قسم کے حروف تہجی اور حروف معنوی

(١/٩٥) حروف تہجی وہ جنسے لفظ بنین

(٢/٩٥) حروف معنوی وہ جنسے لفظون کا ربط ہو لیکن اونکے معنی مستقل نہون اور نہ اونمین کوئی زمانہ پایا جاے یعنی اسم یا فعل کی مدد بغیر معنی نہ بتلا سکین

(٩٦) چند حرفونکے معنی اور اونکے محاورے و استعمال نیچے لکھے جاتے ہین اسمین شک نہین کہ کوئی کوئی اسم بھی اونمین آگئے ہین

(٩٧) (نے) فاعل کی علامت ہی ماضی مطلق ماضی قریب ماضی بعید و ماضی مشکوک متعدّی معروف کے

(۹۰) فعل بے اختیاری وہ ہے جسمین مجبور ہونے کے معنی نکلین

(حاشیہ ۹۰) مصدر کے آخر مین پڑنا کے صیغے زیادہ کرنے اور ماضی شرطی واحد غائب کے آخر مین الف کو یاے مجہول سے بدلکر بنا کے صیغے زیادہ کرنے سے بنتا ہے

(۹۱) فعل مجازی وہ ہے جسمین حصول اجازت کے معنی نکلین

(حاشیہ ۹۱) مصدر کے آخر مین دینا یا پانا کے صیغے زیادہ کرنے سے بنتا ہی مصدر کے آخر کا الف یاے مجہول سے بدل جاتا ہی

(۹۲) کبھی فعل کو مکرر لانے سے فائدہ کثرت کا ہوتا ہی

(۹۳) اور کبھی قلت کا

(۹۴) کبھی توضیح کے لیئے ایک ہی معنی مین دو فعل لاتے ہین

(حاشیہ ۹۰) پڑنا کے صیغے واحد حاضر امر کے آخر مین بھی آتے ہین جیسے جا پڑا اور گر پڑا

(۸۸) فعل مستقبل قریب الوقوع وہ ہے جسکا ہونا زمانۂ حال کے قریب سمجھا جاوے

(لہ ۸۸) مصدر یا ماضی مطلق واحد غائب کے آخر مین چاہنا کے صیغے یا مصدر کے آخر مین الف کو یاے مجہول سے بدل کر (پر) زیادہ کرنے سے نبتا ہے اور اسم فاعل بھی اسکے معنی دیتا ہے

(۸۹) فعل ابتدائی وہ ہے جسمین شروع ہونے کے معنی نکلین

(لہ ۸۹) مصدر کے آخر مین الف کو یاے مجہول سے بدل کر لگنا کے صیغے ملانے سے نبتا ہے

---

(لہ ۸۸) چاہنے کے بعض صیغے اکثر ضرور اور مناسب کے معنی بھی دیتے ہین جیسے تمکو وہان جانا چاہئیے یعنی وہان جانا ضرور اور مناسب ہی

(لہ ۸۸) مثلاً جایا چاہتا ہی یا جانا چاہتا ہی یا جایا چاہتے ہیں یا جانے والا ہی

(لہ ۸۹) مثلاً برسنے لگا یعنی برسنا شروع ہوا

(ﷺ ۸۵) امر مذکور کے آخر مین مصدر سکنا کے صیغے بڑہانے سے بنتا ہے

(۸۶) فعل اختتامی وہ ہی جس سے فعل کا ختم اور تمام ہو جانا پایا جاے

(ﷺ ۸۶) امر مذکور کے آخر مین مصدر چکنا کے صیغے بڑہانے سے بنتا ہی

(۸۷) فعل استمراری وہ ہی جسمین استمرار اور کثرت کے معنی پائے جائین

(ﷺ ۸۷) ماضی مطلق کے آخر مین مصدر کرنا اور ماضی شرطی کے آخر مین جانا اور رہنا کے صیغے حسب موقع بڑھانے سے بنتا ہی

---

(ﷺ ۸۵) مصدر سکنا اکیلا کبھی استعمال مین نہین آتا

(ﷺ ۸۷) جانا کے صیغے ماضی مطلق وغیرہ کے آخر مین بھی اکثر آیا کرتے ہین جیسے چلا جا اور چلے جائیو وغیرہ

(۸۲½) اور فعل مرکب وہ ہی جو مصدر یا کسی فعل کے آخر مین
دوسرا لفظ ملا کر بناوین۔

(۸۳) مرکب کی آٹھ قسمین ہین تاکیدی اختیاری استمراری
اختتامی مستقبل قریب الوقوع ابتدائی بے اختیاری مجازی

(۸۴) فعل تاکیدی وہ ہے جسمین بہ نسبت فعل مفرد کے
کچھہ تشدد اور تاکید پائی جاے

(۸۴½) واحد حاضر امر کے آخر مین مصدر ڈالنا دینا جانا وغیرہ
کے صیغے بڑھانے سے بنتا ہی

(۸۵) فعل اختیاری وہ ہے جسکا کرنا فاعل کے
اختیار مین ہو

(۸۱) بعض وقت حقیقی یعنی اصلی اور لفظی معنی چھوڑ کر مجازاً فعل کے دوسرے معنی لیتے ہین

(۸۲) فعل بھی باعتبار ترکیب ذات مفرد اور مرکب ہوتا ہی

(الف ۸۲) فعل مفرد وہ ہے جو مصدر وضعی سے گردان بالا کے موافق مشتق ہو

---

کل کے معنی مین آجاے فعل جمع مذکر ہوگا جیسے مرد عورت لڑکے لڑکیان سب باہر گئے لیکن بعض وقت جب ایسا لفظ آجاتا ہی کہ جس سے سب مثل واحد متصور ہون فعل واحد مذکر ہوگا جیسے روپیہ پیسا زیور برتن اوسکا سب چوری ہوگیا یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ جب غائب حاضر متکلم تینون ساتھ آوین فعل متکلم کے تابع رہیگا جیسے وُہ تو اور مین پڑھونگا اور اگر صرف غائب اور حاضر آوین حاضر کے تابع رہیگا جیسے وہ اور تم چلو

(۷۹) جن فعلون کے ساتھہ فاعل کی علامت ہو تو ہو مگر مفعول کی علامت یعنی (کو) نہو وے مفعول کے تابع ہوتے ہین

(لہ ۷۹) لیکن جب مفعول کی علامت مذکور ہوتی ہے فعل ہر حالت مین مذکر واحد رہتا ہے

(۸۰) جن فعلون کے ساتھہ فاعل اور مفعول دونونکی علامت مذکر ہووین ہر حالت مین واحد مذکر بولے جاتے ہین

(لہ ۸۰) جب فاعل خواہ مفعول جسکا فعل تابع ہو متعدد اور مذکر و مونث دونون ہون فعل جمع اور تذکیر و تانیث مین مثل آخر ہو گا

(۸۰) مثلاً مونہون نے پانچون کتاب کو پڑھا لڑکون نے یا لڑکیون نے اپنی کتابونکو یاد کر لیا

(لہ ۸۰) مثلاً زمین چاند اور ستارے گھومتے ہین اور گھوڑے بیل بکریان چرتی ہین

(لہ ۸۰) اگر متفرق قسم کے متعدد فاعل یا مفعولون کے آگے کوئی لفظ مثل سب وغیرہ

(۷۵) فعل کی اور بھی دو قسمین ٹھہرائی ہین

(۷۶) اول صحیح کہ جسکے مادہ یعنی اصلی حرفون مین یعنی جو علامت مصدر دور کرنے پر صیغۂ واحد حاضر امر مین رہ جاتے ہین گردان کے وقت کچھہ تبدیل یا حذف یا زیادتی نہو وے

(۷۷) دوم غیر صحیح کہ جسکے اصلی حرفون مین گردان کے وقت کچھہ تبدیل یا حذف یا زیادتی ہو وے

(۷۸) جن فعلون کے ساتھہ فاعل کی علامت یعنی (نے) نہین ہوتی وے تذکیر و تانیث و وحدت و جمعیت مین فاعل خواہ مفعول قائم مقام فاعل کے تابع رہتے ہین

| مضارع | مستقبل | امر | نہی |
| --- | --- | --- | --- |
| مین سمجھون (علامت ون) | مین سمجھونگا (علامت ونگا) | مین سمجھون (علامت ون) | مین نسمجھون (علامت نہ ون) |
| ہم سمجھین (علامت ین) | ہم سمجھینگے (علامت ینگے) | ہم سمجھین (علامت ین) | ہم نہ سمجھین (علامت نہ ین) |
| تو سمجھے (علامت ے) | تو سمجھیگا (علامت یگا) | تو سمجھ (علامت ٠) | تو مت سمجھ (علامت مت) |
| تم سمجھو (علامت و) | تم سمجھوگے (علامت وگے) | تم سمجھو (علامت و) | تم مت سمجھو (علامت مت و) |
| وہ سمجھے (علامت ے) | وہ سمجھیگا (علامت یگا) | وہ سمجھے (علامت ے) | وہ نہ سمجھے (علامت نہ ے) |
| وے سمجھین (علامت ین) | وے سمجھینگے (علامت ینگے) | وے سمجھین (علامت ین) | وے نہ سمجھین (علامت نہ ین) |

چھہ مین سے اول ایک ایک صیغہ مجہول کا بھی یہان بطور نمونہ لکھدیتے ہین

| | | | |
| --- | --- | --- | --- |
| ماضی قریب | مین سمجھا گیا ہون (علامت اگیا ہون) | حال | مین سمجھا جاتا ہون (علامت اجاتا ہون) |
| ماضی بعید | مین سمجھا گیا تھا (علامت اگیا تھا) | مستقبل | مین سمجھا جاونگا (علامت اجاونگا) |
| ماضی مشکوک | مین سمجھا گیا ہونگا (علامت اگیا ہونگا) | مضارع | مین سمجھا جاؤن (علامت اجاؤن) |
| ماضی شرطی یا تمنائی | مین سمجھا جاتا (علامت اجاتا) | امر | مین سمجھا جاؤن (علامت اجاؤن) |
| ماضی استمراری | مین سمجھا جاتا تھا (علامت اجاتا تھا) | نہی | مین نہ سمجھا جاؤن (علامت نہ اجاؤن) |
| ماضی ناقص دوسرے فعل یعنی ماضی مطلق کے ساتھ | مین سمجھا جاکر یا جاکے بولا (علامت اجاکر یاجاکے) | حال مشکوک جو شمار سے باہر ہے | مین سمجھا جاتا ہونگا (علامت اجاتا ہونگا) |

اول چھہ صیغے باقی چھہ قسم کے ماضی اور اور بھی پانچون فعلون کے نیچے لکھے جاتے ہین انکے مونث ماضی مطلق کے طور پر بنا لینے چاہئین

| ماضی قریب | ماضی بعید | ماضی مشکوک | ماضی شرطی یا تمنائی |
|---|---|---|---|
| مین سمجھا ہون (علامت ا ہون) | مین سمجھا تھا (علامت ا تھا) | مین سمجھا ہونگا (علامت ا ہونگا) | مین سمجھتا (علامت تا) |
| ہم سمجھے ہین (علامت ے ہین) | ہم سمجھے تھے (علامت ے تھے) | ہم سمجھے ہونگے یا ہووینگے (علامت ے ہونگے یا ہووینگے) | ہم سمجھتے (علامت تے) |
| تو سمجھا ہی (علامت ا ہی) | تو سمجھا تھا (علامت ا تھا) | تو سمجھا ہوگا (علامت ا ہوگا) | تو سمجھتا (علامت تا) |
| تم سمجھے ہو (علامت ے ہو) | تم سمجھے تھے (علامت ے تھے) | تم سمجھے ہوگے (علامت ے ہوگے) | تم سمجھتے (علامت تے) |
| وہ سمجھا ہی (علامت ا ہی) | وہ سمجھا تھا (علامت ا تھا) | وہ سمجھا ہوگا (علامت ا ہوگا) | وہ سمجھتا (علامت تا) |
| وے سمجھے ہین (علامت ے ہین) | وے سمجھے تھے (علامت ے تھے) | وے سمجھے ہونگے یا ہووینگے (علامت ے ہونگے یا ہووینگے) | وے سمجھتے (علامت تے) |

| ماضی استمراری | ماضی ناقص یعنی فعل معطوف علیہ دوسرے فعل معطوف یعنی ماضی مطلق کے ساتھ | حال | حال مشکوک گو شمار سے باہر ہی |
|---|---|---|---|
| مین سمجھتا تھا (علامت تا تھا) | مین سمجھکر یا سمجھکے بولا (علامت کر یا کے) | مین سمجھتا ہون (علامت تا ہون) | مین سمجھتا ہونگا (علامت تا ہونگا) |
| ہم سمجھتے تھے (علامت تے تھے) | ہم سمجھکر یا سمجھکے بولے (علامت کر یا کے) | ہم سمجھتے ہین (علامت تے ہین) | ہم سمجھتے ہونگے (علامت تے ہونگے) |
| تو سمجھتا تھا (علامت تا تھا) | تو سمجھکر یا سمجھکے بولا (علامت کر یا کے) | تو سمجھتا ہی (علامت تا ہے) | تو سمجھتا ہوگا (علامت تا ہوگا) |
| تم سمجھتے تھے (علامت تے تھے) | تم سمجھکر یا سمجھکے بولے (علامت کر یا کے) | تم سمجھتے ہو (علامت تے ہو) | تم سمجھتے ہوگے (علامت تے ہوگے) |
| وہ سمجھتا تھا (علامت تا تھا) | وہ سمجھکر یا سمجھکے بولا (علامت کر یا کے) | وہ سمجھتا ہی (علامت تا ہے) | وہ سمجھتا ہوگا (علامت تا ہوگا) |
| وے سمجھتے تھے (علامت تے تھے) | وے سمجھکر یا سمجھکے بولے (علامت کر یا کے) | وے سمجھتے ہین (علامت تے ہین) | وے سمجھتے ہونگے (علامت تے ہونگے) |

| | |
|---|---|
| ۳۶ | صیغۂ غائب جمع مونث ماضی مطلق مثبت مجہول وے سمجھی گئین |
| ۳۷ | صیغۂ متکلم واحد مذکر ماضی مطلق منفی مجہول مین نہین سمجھا گیا |
| ۳۸ | صیغۂ متکلم جمع مذکر ماضی مطلق منفی مجہول ہم نہین سمجھے گئے |
| ۳۹ | صیغۂ حاضر واحد مذکر ماضی مطلق منفی مجہول تو نہین سمجھا گیا |
| ۴۰ | صیغۂ حاضر جمع مذکر ماضی مطلق منفی مجہول تم نہین سمجھے گئے |
| ۴۱ | صیغۂ غائب واحد مذکر ماضی مطلق منفی مجہول وہ نہین سمجھا گیا |
| ۴۲ | صیغۂ غائب جمع مذکر ماضی مطلق منفی مجہول وے نہین سمجھے گئے |
| ۴۳ | صیغۂ متکلم واحد مونث ماضی مطلق منفی مجہول مین نہین سمجھی گئی |
| ۴۴ | صیغۂ متکلم جمع مونث ماضی مطلق منفی مجہول ہم نہین سمجھی گئین (ہم نہین سمجھے گئے فصیح ہی) |
| ۴۵ | صیغۂ حاضر واحد مونث ماضی مطلق منفی مجہول تو نہین سمجھی گئی |
| ۴۶ | صیغۂ حاضر جمع مونث ماضی مطلق منفی مجہول تم نہین سمجھی گئین |
| ۴۷ | صیغۂ غائب واحد مونث ماضی مطلق منفی مجہول وہ نہین سمجھی گئی |
| ۴۸ | صیغۂ غائب جمع مونث ماضی مطلق منفی مجہول وے نہین سمجھی گئین |

| ٢٣ | صیغۂ غائب واحد مونث ماضی مطلق منفی معروف وہ نہین سمجھی |
|---|---|
| ٢٤ | صیغۂ غائب جمع مونث ماضی مطلق منفی معروف وے نہین سمجھین |
| ٢٥ | صیغۂ متکلم واحد مذکر ماضی مطلق مثبت مجہول مین سمجھا گیا |
| ٢٦ | صیغۂ متکلم جمع مذکر ماضی مطلق مثبت مجہول ہم سمجھے گئے |
| ٢٧ | صیغۂ حاضر واحد مذکر ماضی مطلق مثبت مجہول تو سمجھا گیا |
| ٢٨ | صیغۂ حاضر جمع مذکر ماضی مطلق مثبت مجہول تم سمجھے گئے |
| ٢٩ | صیغۂ غائب واحد مذکر ماضی مطلق مثبت مجہول وہ سمجھا گیا |
| ٣٠ | صیغۂ غائب جمع مذکر ماضی مطلق مثبت مجہول وے سمجھے گئے |
| ٣١ | صیغۂ متکلم واحد مونث ماضی مطلق مثبت مجہول مین سمجھی گئی |
| ٣٢ | صیغۂ متکلم جمع مونث ماضی مطلق مثبت مجہول ہم سمجھی گئین (ہم سمجھے گئے فصیح ہی) |
| ٣٣ | صیغۂ حاضر واحد مونث ماضی مطلق مثبت مجہول تو سمجھی گئی |
| ٣٤ | صیغۂ حاضر جمع مونث ماضی مطلق مثبت مجہول تم سمجھی گئین |
| ٣٥ | صیغۂ غائب واحد مونث ماضی مطلق مثبت مجہول وہ سمجھی گئی |
| | |
| | |

| | |
|---|---|
| ١٠ | صیغۂ حاضر جمع مونث ماضی مطلق مثبت معروف تم سمجھین (علامت ین) |
| ١١ | صیغۂ غائب واحد مونث ماضی مطلق مثبت معروف وہ سمجھی (علامت ی) |
| ١٢ | صیغۂ غائب جمع مونث ماضی مطلق مثبت معروف وے سمجھین (علامت ین) |
| ١٣ | صیغۂ متکلم واحد مذکر ماضی مطلق منفی معروف مین نہین سمجھا |
| ١٤ | صیغۂ متکلم جمع مذکر ماضی مطلق منفی معروف ہم نہین سمجھے |
| ١٥ | صیغۂ حاضر واحد مذکر ماضی مطلق منفی معروف تو نہین سمجھا |
| ١٦ | صیغۂ حاضر جمع مذکر ماضی مطلق منفی معروف تم نہین سمجھے |
| ١٧ | صیغۂ غائب واحد مذکر ماضی مطلق منفی معروف وہ نہین سمجھا |
| ١٨ | صیغۂ غائب جمع مذکر ماضی مطلق منفی معروف وے نہین سمجھے |
| ١٩ | صیغۂ متکلم واحد مونث ماضی مطلق منفی معروف مین نہین سمجھی |
| ٢٠ | صیغۂ متکلم جمع مونث ماضی مطلق منفی معروف ہم نہین سمجھین (ہم نہین سمجھے فصیح ہے) |
| ٢١ | صیغۂ حاضر واحد مونث ماضی مطلق منفی معروف تو نہین سمجھی |
| ٢٢ | صیغۂ حاضر جمع مونث ماضی مطلق منفی معروف تم نہین سمجھین |

(۴۷) نقشہ ذیل کے دیکھنے سے ایک ماضی مطلق کے اڑتالیس صیغون کا فرق معلوم ہوجائیگا یہ مصدر متعدی سمجھنا کی گردان ہی اسیطرح باقی سب فعلون کے اگر لازم ہون چوبیس اور متعدی ہون اڑتالیس صیغے گردان لینے چاہئین

| | |
|---|---|
| ۱ | صیغہ متکلم واحد مذکر ماضی مطلق مثبت معروف مین سمجھا (علامت ا) |
| ۲ | صیغہ متکلم جمع مذکر ماضی مطلق مثبت معروف ہم نے سمجھے (علامت ے) |
| ۳ | صیغہ حاضر واحد مذکر ماضی مطلق مثبت معروف تو سمجھا (علامت ا) |
| ۴ | صیغہ حاضر جمع مذکر ماضی مطلق مثبت معروف تم نے سمجھے (علامت ے) |
| ۵ | صیغہ غائب واحد مذکر ماضی مطلق مثبت معروف وہ سمجھا (علامت ا) |
| ٦ | صیغہ غائب جمع مذکر ماضی مطلق مثبت معروف وے سمجھے (علامت ے) |
| ۷ | صیغہ متکلم واحد مونث ماضی مطلق مثبت معروف مین سمجھی (علامت ی) |
| ۸ | صیغہ متکلم جمع مونث ماضی مطلق مثبت معروف ہم سمجھین (ہم سمجھے فصیح ہی) (علامت ین) |
| ۹ | صیغہ حاضر واحد مونث ماضی مطلق مثبت معروف تو سمجھی (علامت ی) |

بجاے ہونگے (ہوگے) بولا جائیگا جیسے سمجھا ہونگا اور سمجھے ہوگے ماضی تمنائی ضمیر و تانیث و
جمعیت مین ٹھیک مثل ماضی مطلق اور ماضی استمراری ضمیر و تانیث و جمعیت مین
ٹھیک مثل ماضی بعید ہوتا ہی حال کی ضمیر و تانیث اور جمع ٹھیک مثل ماضی قریب کے ہوتی ہی
مضارع اور امر کی ضمیر و تانیث و جمع یکسان ہی بجز اسکے کہ مضارع کے واحد حاضر کا صیغہ ٹھیک
مثل اوسکے واحد غائب کے ہوتا ہی بین دونون یعنی مضارع و امر کے درمیان واحد متکلم مین
بجاے یاے مجہول واو معروف مع نون غنہ ہوگا اور جمع حاضر مین صرف واو
مجہول جیسے سمجھون اور سمجھو اور باقی جمع یعنی غائب و متکلم کی صرف نون غنہ بڑھانے
سے بنجاتی ہین جیسے سمجھین مستقبل کا ہر ایک صیغہ مضارع کے ہر ایک صیغے سے بنتا ہی
جمع مذکر مین (گا) کا (گے) اور واحد و جمع مونث مین (گی) ہو جاویگا
جیسے سمجھینگے اور سمجھینگی

واحد متکلم مین (ہی) کا (ہون) اور جمع حاضر مین (ہی) کا (ہو) ہو جائیگا جیسے سمجھا ہون
اور سمجھے ہو صیغہ جمع مونث مین نون جمع ماقبل (ہین) تخفیفاً گر جاتا ہی جیسے سمجھی ہین بجاے
سمجھین ہین بولا جاتا ہی ماضی بعید کی تانیث اور جمع مثل ماضی مطلق ہوگی بجز اسکے کہ جو
حال وہمین اوسکے آخری الف کا ہوتا ہی وہی حال اسمین (تھا) کے الف کا بھی ہوگا
جیسے سمجھی تھی اور سمجھے تھے جمع مونث مین نون جمع ماضی مطلق مثل ماضی قریب گر جاتا ہے
جیسے سمجھی تھین ماضی مشکوک کی تانیث (ہوگا) کے الف کو اور نیز ماضی مطلق کے آخری
الف کو یاے معروف کے ساتھ بدلنے سے بنجائیگی جیسے سمجھی ہوگی اور گاف کے پہلے نون غنہ بڑھانے سے
جمع ہو جائیگی جیسے سمجھی ہونگی جمع مذکر کے لئیے ماضی مطلق کے آخری الف کو یاے مجہول سے
بدل کر اوسکے آگے بجاے (ہوگا) (ہونگے) لاوینگے جیسے سمجھے ہونگے لیکن جسکے فاعل کے بعد
(نے) علامت فاعل نہ آتی ہو واحد متکلم مین بجاے (ہوگا) (ہونگا) بواو معروف اور جمع حاضر مین

(۴۷) جسطرح ایک ایک صیغہ بنانے کی ترکیب بتلادی ہی اوسیطرح باقی بالکل صیغے بلحاظ فرق ضمیر و تذکیر و تانیث و وحدت و جمعیت بنا لینے چاہئین

---

(۴۷) ماضی مطلق کے آخر کا الف جمع مین یاے مجہول سے بدل جائیگا جیسے سمجھا کی جمع سمجھے لیکن اگر الف سے پہلے (ی) ہوگی ہمزہ سے بدل جائیگی جیسے گیا کی گئے آیا کی آئے دیا کی دئے چھویا کی چھوئے سے یا کی سے یے اور کھویا کی کھوئے اور مونث کیلئے واحد مین یاے معروف ہے اور جمع مین یاے معروف اور نون غُنہ سے جیسے سمجھی اور سمجھین اگر الف سے پہلے (ی) ماقبل واو یا الف یا فتحہ نہوگی مونث مین حذف ہوجائیگی جیسے دیا سے دی اور دین ورنہ ہمزہ سے بدل جائیگی جیسے کھویا سے کھوئی اور کھوئین آیا سے آئی اور آئین اور گیا سے گئی اور گئین ماضی قریب کے (ہی) کی جمع (ہین) جیسے دئے ہین لیکن جسکے فاعل کے بعد (نے) علامت فاعل نہ آئی ہو

(۶۹) حال مشکوک وہ ہے جسمین شک واقع ہو

(۷۰) مضارع وہ ہے جسکا ہونا یا کرنا حال و استقبال دونون کے درمیان محتمل ہو سکے

(۷۱) مستقبل وہ ہے جسکا ہونا یا کرنا زمانہ آیندہ مین پایا جاوے

(۷۲) امر حکم کو کہتے ہین

(۷۳) نہی کے معنی ہین منع کرنا سنسکرت والے اسکو امر کا منفی مانتے ہین جُدا انہین قرار دیتے

(۶۹) مثلاً آتا ہو یا آتا ہوگا

(۷۰) مثلاً آوے

(۷۱) مثلاً آویگا

(۷۲) مثلاً آ یا آئیو یا آیئے

(۷۳) مثلاً مت آ یا مت آئیو یا مت آیئے

(۷۰) بعضے کہتے ہین جسکے ہونے یا کرنے مین استقبال کے ساتھہ کچھہ خواہش پائی جاوے جیسے وہ آوے یعنی ابھی آیا تو نہین ہے مگر متکلم کو اوسکے آنے کی خواہش ہے

(۷۱) سنسکرت والے کہتے ہین جسمین فعل کی ابتدا اور انتہا دونون نہ ملے یعنے جسکا ہونا یا کرنا زمانہ آیندہ مین پایا جاے

(۶۸) ساتوان ماضی ناقص یا فعل معطوف علیہ جو ظاہر زمانہ خواہ فرق ضمیر و تذکیر و تانیث و وحدت و جمعیت کے لیئے محتاج دوسرے فعل معطوف کا ہو لیکن اکثر اسکو قسم ماضی بلکہ جدا صیغہ ہی نہین مانتے

(۶۹) حال وہ ہی جسکا ہونا یا کرنا زمانہ موجود مین پایا جاے

---

(۶۸) ہمارے نزدیک آکر بیٹھا یعنی معطوف علیہ اور معطوف کو ایک صیغہ مانکر صیغہ معطوف ماضی مطلق کہین کچھہ قباحت نہین معلوم ہوتی اور تب اسطرح آکر بیٹھیگا اسکو صیغہ معطوف مستقبل کہینگے

(۶۹) سنسکرت والے کہتے ہین جسمین فعل کی ابتدا ملے مگر انتہا نہ ملے یعنی جسکا ہونا یا کرنا زمانہ موجود مین پایا جاے

(۶۲) پہلا ماضی مطلق یعنی مطلق زمانہ گذشتہ بلا قید قریب یا بعید

(۶۳) دوسرا ماضی قریب یعنی زمانہ گذشتہ جو قریب ہو

(۶۴) تیسرا ماضی بعید یعنی زمانہ گذشتہ جو بعید ہو

(۶۵) چوتھا ماضی مشکوک جسمین شک واقع ہو

(۶۶) پانچوان ماضی شرطی یا تمنّائی حالت شرط وجزا مین شرطی کہا جاتا ہی اور حالت تمنّا یعنی آرزو مین تمنّائی

(۶۷) چھٹا ماضی استمراری یا ناتمام جسمین استمرار یعنی ہونا یا کرنا بتکرار بلا اختتام پایا جاے

(۶۲) مثلاً آیا

(۶۳) مثلاً آیا ہے

(۶۴) مثلاً آیا تھا

(۶۵) مثلاً آیا ہو یا آیا ہوگا

(۶۶) مثلاً اگر زید آتا تو مین اوٹھتا یا کاش زید آتا

(۶۷) مثلاً آتا تھا

---

(۶۵) اسکو احتمالی اور موہوم بھی کہتے ہین

(۶۶) تمنائی کو غیر واقع بھی کہتے ہین

یا منفی دو قسم کے ہونگے

(۵۸) مثبت وہ ہے جسمین حرف نفی نہ آوے اور منفی وہ ہے جسکے اول مین اور کبھی بضرورت آخر مین بھی حرف نفی (نہ) یا (نہین) آوے پس باعتبار مثبت و منفی کے وہی چوبیین پورے اڑتالیس صیغے ہوجائینگے

(۵۹) غرض اس حساب سے ہر فعل کے اڑتالیس تک صیغے ہوسکتے ہین

(۶۰) ماضی وہ ہے جسکا ہونا یا کرنا زمانہ گذشتہ مین پایا جاوے

(۶۱) سات قسم کا ہے

---

(۶۰) سنسکرت والے کہتے ہین جسمین فعل کی ابتدا اور انتہا دونون ملے یعنی جسکا ہونا یا کرنا زمانہ گذشتہ مین پایا جاوے

(۵۵) فعل کی تذکیر و تانیث اور وحدت و جمعیت فاعل یا مفعول کے لحاظ سے ہوتی ہی مگر مضارع و امر و نہی مین تذکیر و تانیث کے فرق کی ضرورت نہین پڑتی دونون حالت مین ایک ہی سا بولا جاتا ہے

(۵۶) فعل اگر متعدی ہوگا باعتبار معروف و مجہول کے پھر وہی بارہ چوبیس ہو جائینگے

(۵۷) مثل امر و نہی کے کہ نہی امر کا منفی ہی جملہ فعل مثبت

---

(و) اور (ی) کے بھی بولا جاتا ہی جیسے ہو بجاے ہووے مضارع کے آخر مین لفظ (گا) زیادہ کرنے سے مستقبل بنجاتا ہی جیسے سمجھیگا

(۵۵) متکلم و حاضر و غائب ہونا اور تذکیر و تانیث اور وحدت و جمعیت اسم کا خواص ہی فعل مین تبدیلی اسم کی لقب کے لئیے ہوتی ہی واقعی معنی مین کچھہ نہین ہوتی

لیکن جو اوسکو جُدا صیغہ اور ماضی نہین مانتے وہ (کر) یا (کے) کو حرف عطف

بمعنی اور بتلاتے ہین جیسے سمجھکر یا سمجھکے واحد حاضر امر کے آخر مین (تا) زیادہ کرنے سے

ماضی شرطی اور تمنائی بنتا ہی جیسے سمجھتا اور پھر ماضی شرطی و تمنائی کے آخر مین

(تھا) لانے سے وہ ماضی استمراری بنجاتا ہی جیسے سمجھتا تھا اگر (تھا) نہ لاکر (ہی)

لاوین حال ہو جائیگا جیسے سمجھتا ہی کبھی مضارع کے آگے (ہی) لاکر حال بنا لیتے ہین

جیسے سمجھے ہی مگر فصیح نہین ہی اور کبھی بغیر (ہی) کے بھی بولتے ہین لیکن اکثر حالت

نفی مین جیسے نہین سمجھتا صیغہ واحد حاضر امر کے آخر مین یاے مجہول بڑھانے سے صیغہ

واحد غائب مضارع بنتا ہی جیسے سمجھے لیکن آخر مین اگر حرف علت ہوتا ہی قبل

یاے مجہول کے کبھی واو اور کبھی ہمزہ کہ جواب بہ نسبت واو کے زیادہ فصیح متصور ہے

بڑھا دیتے ہین جیسے کھاوے اور ہووے یا کھائیے اور ہوئیے لیکن ہونا کا مضارع بغیر

اور کبھی یہی امر استقبال کے معنی دیتا ہی جیسے تو سوئے اور کھوئے اور کبھی بجائے
(ی) (و) لاتے ہین جیسے تو سوئیو اور کھوئیو اور کبھی یہ معنی دعا اور بد دعا کے دیتا ہی
جیسے جیتا رہیو اور جلد مر جائیو صیغۂ واحد حاضر کے آخر مین الف لانے سے اور اگر
ماقبل آخر متحرک ہو او سے ساکن کرنے سے وہ صیغۂ واحد غائب ماضی مطلق بنجاتا ہی
جیسے سمجھا مگر شرط یہ ہی کہ آخر مین او خواہ الف نہو ورنہ الف کے بدل (یا) لاوینگے
جیسے کھایا اور سویا ماضی مطلق کے آخر مین لفظ (ہی) زیادہ کرنے سے ماضی قریب
بنجاتا ہی جیسے سمجھا ہی اور (تھا) بڑھانے سے ماضی بعید جیسے سمجھا تھا اگر (ہوگا)
بڑھاوین ماضی شکوک بنجاویگا جیسے سمجھا ہوگا اور کبھی (گا) اور جمع مین (گے)
حذف کر کے صرف (ہو) اور (ہون) سے کام لیتے ہین جیسے سمجھا ہو اور سمجھے ہون
واحد حاضر امر کے آخر مین (کر) یا (کے) زیادہ کرنے سے ماضی ناقص بنتا ہی

صیغۂ واحد حاضر بنجاتا ہی کہ وہی گویا مصدر کا مادہ ہوتا ہی جیسے سمجھنا سے سمجھ اور سکے
اول مین خواہ آخر مین لفظ (مت) لانے سے وہ نہی ہوجاتا ہی جیسے مت سمجھ خواہ
سمجھ مت لیکن واضح رہی کہ صرف صیغۂ حاضر مین (مت) آتا ہی باقی متکلم و غائب مین
(نہ) آتا ہی اور جب (مت) آخر مین آوے مضارع بھی مستعمل ہوسکتا ہی جیسے سمجھے
مت اکثر واحد حاضر امر و نہی پر تعظیماً (یے) ماقبل مکسور بڑہا دیتے ہین لیکن خاص لفظ
آپکے ساتھہ جا ظاہر ہوجا مقید ہے جیسے آپ سمجھے خواہ سمجھیے لیکن اگر آخر مین الف ہو گا ہمزہ وقایہ
درمیان مین آویگی جیسے لائیے اور اگر (و) یا (ی) ہوگی بجاے ہمزہ (ج) آویگا اور وہ (و) اور (ی) معروف
بڑھی جاویگی جیسے ہو جیے اور پیجیے اور کبھی (و) مثل الف سمجھا جاتا ہی جیسے سوئیے اور
کھوئیے اور کبھی اس صیغہ پر (گا) بڑھا دیتے ہین جیسے سوئیگا اور کھوئیگا اور کبھی
امر مضارع کے معنی دیتا ہی جیسے جی چاہتا ہی خوب سوئیے اور خوب کھوئیے یعنی سوئین اور کھوئین

(۵۰) مضارع مین حال و مستقبل دونون پائے جاتے ہین
لیکن بعضے اوسکو ایک قسم کا مستقبل ہی مانتے ہین

(۵۱) امر و نہی بھی فعل ہین

(۵۲) یہ چھون قسم کے فعل مصدر سے نکلتے ہین

(۵۳) مصدر لازم سے فعل لازم مصدر متعدّی معروف
سے فعل متعدّی معروف اور مصدر متعدّی مجہول سے
فعل متعدّی مجہول نکلتے ہین

(۵۴) ہر فعل کے صیغے باعتبار متکلم و حاضر و غائب کے تین ہونگے اور پھر
باعتبار واحد و جمع کے وہی تینون چھہ ہو جائینگے اور پھر ماضی و حال و
مستقبل مین باعتبار تذکیر و تانیث کے وہی چھہ بارہ ہو جائینگے

(۵۴) انکے بنانے کی یہ ترکیب ہے کہ مصدر کی علامت (نا) دور کرنے سے امر کا

# فعل

**(۹۴) فعل وہ ہی جسمین ماضی حال مستقبل ان تین زمانون مین سے کوئی زمانہ پایا جاوے**

جو حروف معنوی آگے آنے سے مثل ضمیر بدل کر واحد کے لیئے جس اور جمع کے لیئے جن ہو جاتا ہی اور جِن نے کی جگہہ جنہون نے اور جسکو کی جگہہ جسے اور جنکو کی جگہہ جنھین بھی بولا جاتا ہی اسیطرح حروف معنوی کے آگے آنے سے کون اور کیا کا واحد کے لیئے کس اور جمع کے لیئے کِن ہو جائیگا اور کِن نے کی جگہہ کنہون نے اور کسکو کی جگہہ کسے اور کِن کو کی جگہہ کنھین بھی بولا جائیگا اور اسیطرح کوئی اور کچھہ کا واحد کے لیئے کسی اور کسو اور جمع کے لیئے کئی اور کنھین بنجائیگا لیکن کسو اب متروک ہی فصیح نہین سمجھا جاتا ہی اکثر مجھہ تجھہ تمھہ اونھہ انھہ جنھہ اور کنھہ سے (ہ) حذف ہو کر مج تج تم اون ان جن اور کن حروف معنوی کے ساتھہ بولا جاتا ہی لیکن یہ زیادہ تر مستورات کا محاورہ سمجھا جاتا ہی

اوسکی اور وسے کا اونکا اونکے اونکی اور یہ کا اِسکا اِسکے اِسکی اور یے کا اِنکا اِنکے

اِنکی باعتبار مضاف واحد جمع اور مونث ہونیکے بنجائیگا ضمیر غائب آہمین حالت

مفعولیت کی پہلی شکل کے مشابہ ہی متکلم و حاضر نے جدا شکلین پیدا کین

بہر کیف اگر ضمیر اور علامات اضافت مین کچھہ فاصلہ ہوگا جیسے مجھہ کم بخت

کی کتاب حالت اضافت مین بھی ضمیر کا تبدل تغیر مثل حالت مفعولیت ہوگا

ضمیر غائب اور اسم اشارہ مین حالت فاعلیت کی درمیان جب (نے) آگے آئے یہی

تغیر تبدل ہوجاتا ہی یعنی اوسنے اور اون نے خواہ اونھون نے اور اِسنے اور اِن نے

خواہ اِنھون نے بولا جاتا ہی حالت ظرفیت مین یعنی (مین) (پر) (پاس) وغیرہ

اور حالت استعانت و مجاورت مین (سے) آگے آنے سے مین کا مجھہ خواہ مجھ تو کا تجھہ

خواہ تجھ وہ کا اوس وسے کا اون یہ کا اِس اور یے کا اِن ہوجاتا ہی اسم موصول

ہم کا ہمکو خواہ ہمین تو کا تجکو خواہ تجھے تم کا تمکو خواہ تمھین (مجھکو تجھکو فصیح نہین ہی) وہ کا اوسکو خواہ اوسے اور وے کا اونکو خواہ اونھین اور یہ کا اِسکو خواہ اِسے اور یے کا اِنکو خواہ اِنھین بنجاتا ہی لیکن (ہیئن) کے آنے سے بہ سبب (کے) ماقبل رہنے کے مثل مضاف الیہ شکل پیدا کرتا ہی گو اب (ہیئن) کا بولنا متروک ہی صرف لفظ اپنے کے ساتھہ مستعمل ہوتا ہی حالت انتفاعیت مین بھی (لیئے) اور اوسکے مرادف الفاظ (واسطے) وغیرہ آگے آنے سے بہ سبب (کے) ماقبل رہنے کے ٹھیک حالت اضافت یعنی مضاف الیہ کی شکل بنی رہتی ہے جب مضاف الیہ ہو یعنی (کا) خواہ (کے) خواہ (کی) آگے آئے (کا کے کی) سمیت مین کا میرا میرے میری اور ہم کا ہمارا ہمارے ہماری اور تو کا تیرا تیرے تیری اور تم کا تمھارا تمھارے تمھاری خواہ تمارا تمارے تماری اور وہ کا اوسکا اوسکے

مین بھی اونکے مضاف الیہ مشبہہ اور موصوف حروف مغنوی کے آنے سے یعنی اونکا اثر ہونے سے مثل اسم غیر علم تغیر و تبدل ہو جاتا ہے

(۸سہم) ضمیرونمین اور مبہمات اور متعلقات مبہمات مین بھی اکثر تبدیلیان خلاف قیاس ہوتی ہین

(سہ۸سہم) نقشہ ذیل سے واضح ہوگا

| - | مین | ہم | تو | تم | وہ | وے | یہ | یے |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| حالت فاعلیت | مینے | ہمنے | تونے | تمنے | اوسنے | اونھون نے یا اون نے (متروک ہی) | اِسنے | اِنھون نے یا اِن نے (متروک ہی) |
| حالت مفعولیت | مجھکو یا مجکو یا مجھے | ہمکو یا ہمین | تجھکو یا تجکو یا تجھے | تمکو یا تمھین | اوسکو یا اوسے | اونکو یا اونھین | اِسکو یا اِسے | اِنکو یا اِنھین |
| حالت استعانت یا سببیت | مجھسے یا مجسے | ہمسے | تجھسے یا تجسے | تمسے | اوس سے | اونسے | اِس سے | اِنسے |
| حالت انتفاعیت | میرے لئے | ہمارے لیئے | تیرے لئے | تمھارے لیئے یا تمارے لیئے (غیر فصیح ہی) | اوسکے لئے | اونکے لئے | اِسکے لئے | اِنکے لیئے |
| حالت مجاوزت یا ابتدائیت | مثل استعانت | | | | | | | |
| حالت اضافت | میرا | ہمارا | تیرا | تمھارا یا تمارا | اوسکا | اونکا | اِسکا | اِنکا |
| حالت ظرفیت | مجھہ مین یا مج مین | ہم مین | تجھہ مین یا تج مین | تم مین | اوسمین | اونمین | اِسمین | اِنمین |
| حالت انتہائیت | مجھہ تک یا مج تک | ہم تک | تجھہ تک یا تج تک | تم تک | اوس تک | اون تک | اِس تک | اِن تک |

(سہ۸سہم) حالت مفعولیت مین جب (کو) آگے آئے (کو) سمیت مین کا مجکو خواہ مجھے

کا مرادف (کے واسطے) وغیرہ ہی علامت مجاورت

یا ابتدائیت مثل علامت استعانت (سے) ہی علامت

اضافت (کا کی کے) ہی علامت ظرفیت (مین) یا (پر)

وغیرہ ہی علامت انتہائیت (تک) ہی ماسوائے انکے

علامت ندا (اے) وغیرہ ہی

(۷۴) اسم غیر سالم کے آخر کا (ا) یا (ہ) حروف معنوی کے

آنے سے یعنی اونکا اثر ہونے سے چاہے وہ مذکور ہون

چاہے مقدر بدل کر یاے مجہول بنجاتا ہی

(لہ ۷۴) حروف اضافت و حروف تشبیہ اور صفات عددی

---

(لہ ۷۴) حرفونمین صرف حروف اضافت اور حروف تشبیہ ہین جنمین تذکیر و تانیث

اور وحدت و جمعیت اور حروف معنوی کے اثر سے تبدل ہوتا ہی

(کو) ہی مگر کہنا اور او سکے مرادف مصادر کے لیئے (سے)
اور رحم کرنا وغیرہ کے لیئے (پر) ہی بہر کیف جب کوئی چیز
مفعول ہو اکثر علامت مفعول مقدر رہتی ہی اور متعدی
بدو مفعول مین مفعول دوم کے لیئے بالکل نہین آتی
مفعول سوم کے لیئے (سے) آتا ہی لیکن سنسکرت والے
عربی فارسی والون کے مفعول دوم کو مفعول اول
کہتے ہین اور عربی فارسے والے سنسکرت والون کے
مفعول دوم مفعول اول ہمارے نزدیک ائمین سنسکرت
والون کی رائی لائق ترجیح ہی علامت استعانت یا سببیت
(سے) ہی علامت انتفاعیت (کے لیئے) یا (کے لیئے)

(۳۴۶) علامت فاعلیت (نے) ہی مگر صرف ماضی مطلق
قریب بعید اور مشکوک متعدی کے فاعل کی سوجھی بھولنا
وغیرہ چند مصادر مستثنے ہین اور لانا در اصل لے آنا من قبیل
اون مصادر مرکب کے ہی جنکے جزو دوم لازم ہین علامت مفعولیت

(۳۴۷) حالت فاعلیت مین وہ جس سے فعل صادر ہو حالت مفعولیت مین
وہ جسپر فعل صادر ہو حالت استعانت یا سببیت مین وہ جسکے وسیلہ سے یا جسکے باعث
فعل صادر ہو حالت انتفاعیت مین وہ جسکے واسطے فعل صادر ہو حالت مجاورت
یا ابتدائیت مین وہ جسکو چھوڑکر یعنی جس سے جدا ہوکر یا جس ابتدا سے فعل صادر
ہو حالت اضافت مین وہ جسکو دوسرے یعنی مضاف کے ساتھ کچھ نسبت یعنی علاقہ
ہو اور وہ مضاف الیہ کہلاتا ہی حالت ظرفیت مین وہ جسمین فعل واقع ہو اور
حالت انتہائیت مین وہ جو حد ورفعل کی انتہا دکھلاتا ہو

سبکو متعلقات و توابع کے نام سے خواہ انھین تین مین تقسیم در تقسیم کر کے داخل
کر دیا ہی جیسے ظرفیہ اور استفاعیت کو مفعولیت کی قسم یعنی مفعول فیہ اور مفعول لہ
ٹھہرایا ہی بلکہ دو نئی حالتین مانکر مفعول مع اور مفعول مطلق بنا لیا ہے جیسے
جاڑا اور دو شالہ یعنی دو شالے کے ساتھہ اسمین دو شالا مفعول مع ہی اور کھیل کھیلا
اسمین کھیل مفعول مطلق ہی حالانکہ یہ چارون افعال لازم کے ساتھہ بھی آیا کرتے ہین
(گو مفعول مع اردو والے کام مین نہین لاتے) اور فی الواقع متعلقات مین داخل
ہین سنسکرت مین سوائے مشرحۂ بالا آٹھہ حالتون کے صرف صفت کو تابع مانکر
بالکل کام نکالا ہی فارسی مین کسی قسم کا عمل نہونے کے باعث علامتون کو سوائے
کسرہ اضافی اور موصوفی کے حروف مانکر اونکا نام حروف معنوی رکھہ لیا ہی
اس کتاب مین حروف معنوی کے سوائے انھین مشرحۂ بالا آٹھہ حالتون کا عمل تصور کرنا چاہیے

اثر ہونے سے چاہیے وہ مذکور ہوں چاہیے مقدر بدلتا ہے یعنی ہیں

(۴۶ ۱/۲) حروف معنوی علامتی چاہیے مذکور ہوں چاہیے مقدر وہ حرف ہیں جو اسم کی حالتوں کو دکھلاتے ہیں اور اون حالتوں کی علامت کہلاتے ہیں

(۴۶ ۱/۴) سنسکرت والوں نے ندا کے سوا اسم کی سات حالتیں مانی ہیں یعنی حالت فاعلیت ۱ حالت مفعولیت ۲ حالت استعانت یا سببیت ۳ حالت انتفاعیت ۴ حالت مجاوزت یا ابتدائیت ۵ حالت اضافت ۶ حالت ظرفیت ۷ لیکن ہماری سمجھ میں آٹھویں حالت انتہائیت ۸ بھی ماننی چاہیے تھی

۴۶ ۱/۴ عربی میں یہ سبب تین ہی تبدیل یعنی عمل یعنی رفع ۱ نصب ۲ جر ۳ ہونے کے اصل میں تین ہی حالت مانی ہیں یعنی فاعلیت ۱ و مفعولیت ۲ و اضافت ۳ اور باقی

(۴۵) باعتبار تبدیل و عدم تبدیل اسم کی دو قسمین ہین سالم اور غیر سالم

(۴۶) سالم وہ ہی جسکے آخر مین (ا) یا (ہ) نہو وے اگر ہو تو وہ اسم معرفہ ہو وے یا سنسکرت کا یا فارسی کا یا عربی کا لفظ ہو وے اور سنسکرت فارسی اور عربی ہی کے طور پر استعمال مین آوے یعنی ہندی نہ بنجاوے یا ہندی ہی کا ہووے لیکن سنسکرت فارسی اور عربی کے طور پر استعمال مین آوے وہ حرف معنوی علامتی کے آنے سے یعنی وکا

(۴۶) مثلاً مرد عورت سے کہا کہ للو کو سمجھا دو خدا کیلئے ملکہ کا نام کوہ و صحرا مین بھی اگر جا وا لا ہو دعا کبیر زبان پہ نلائے اے مرزا دادا پاس جاؤ اور ہندا کو چھوڑ دو ایسے مین مرد عورت للو خدا ملکہ کوہ صحرا جا دعا ان سالم اسم ہین

مرزا دادا اور ہندا سب سالم ہین مرزا دادا ہندا اسم معرفہ ہین ہندا سنسکرت مونث ہے دادا ہندی کا ہے لیکن بجا اور ہین فارسی کا ہے مستعمل ہوا ہے مثل فارسی صحرا سنسکرت جا اور جا

یا فی خدا ملکہ صحرا جا و دعا عربی ہین اور مرزا فارسی یا عربی یا فارسی یا عربی ہی کے طور پر استعمال مین آیا ہے

زیادہ تر جو جسکے لئے وزن مقرر ہین اوسی وزن پر جمع بنا لیتے ہین اور اوسکو جمع تکسیر کہتے ہین جیسے فعیل کے وزن پہ وزیر کی جمع فُعَلا کے وزن پر وُزَرا جب عربی کی جمع کو پھر اردو کے قاعدہ سے جمع کرین تو اوسکو جمع الجمع کہتے ہین جیسے خواجات اور اولیاؤن کو

اور نون غنہ علامت جمع زیادہ کرنے سے فائدہ حصر یا کثرت کا ہوتا ہے جیسے
تینون بھائی آئے اور اپنے پچیسون روپئے لے گئے گھڑون پانی پڑا اور منون اٹھا لیگیا
برسون گذر گئے اور مدتون کی بات ہے فارسی مین ذی روح کی جمع (ان) سے
اور غیر ذی روح کی (ہا) سے کرتے ہین جیسے مردمان و اسپان یا بارہا و صدہا
عربی مین اکثر مذکر ذی عقل اسم فاعل کی جمع واو معروف اور نون یا یاے معروف
اور نون مونث اور نیز مذکر غیر حقیقی کی جمع (ات) زیادہ کر کے بنا لیتے ہین جیسے
ناظمون اور ناظرین یا مکانات لیکن جسکے آخر مین (ت) یا ہاے مختفی ہو گی
وہ (ات) کے آنے سے گر جائیگی جیسے سعادت و معاملہ سے سعادات اور معاملات
اکثر فارسی اسمون کی جمع بھی (ات) سے کر لیتے ہین لیکن آخر مین اگر ہاے مختفی
رہتی ہی اوسکو (ج) سے بدل دیتے ہین جیسے دیہات اور نامجات لیکن عربی مین

سر سوئن درست ہوتی لیکن غیر فصیح ہی ہین بجاے جمع واحد استعمال مین آتی
ہین جیسے بجاس سر سو مین ایک بھی سرخ نہین پانچوان قاعدہ حروف اضافت
و تشبیہ اور اون اسماے صفات کے جنکے آخر مین (ا) یا (ہ) ہووے اور حروف
معنوی کے آنے سے تبدیل بھی ہوتی ہووے وحدت و جمعیت مضاف مشبہ و
و موصوف کے موافق ہوگی جیسے زید کا گھوڑا اور زید کے گھوڑے یا انگریز سا
عاقل اور ہندوستانیون سے بیوقوف یا اچھا لڑکا اور اچھے لڑکے یا بیچارہ گھوڑا
اور بیچارے گھوڑے یا ہنستا ہوا خواہ ہنستا لڑکا اور ہنستے ہوئے خواہ ہنستے لڑکے لیکن
حالت تانیث مین کچھہ نہ بدلیگی جیسے زید کی گھوڑی اور زید کی گھوڑیان یا عورت سی
بیوقوف اور عورتون سی بیوقوف یا اچھی لڑکی اور اچھی لڑکیان اکثر اسماے مقدار
یا اسماے ظروف زمانہ کے آخر مین بغیر حروف معنوی بھی (ون) یعنی واو مجہول

اے مردو اے عورتو اور اے لڑکیو لیکن جس اسم کے آخر مین الف یا (ہ) ہوگی
وہ گر جائیگی جیسے اے لڑکو اور اے بندو چوتھا قاعدہ جب کوئی حروف معنوی
آوے چاہے اسم مذکر ہو چاہے مونث چاہے سالم ہو چاہے غیر سالم (ون) یعنی
واو مجہول اور نون غنہ سے جمع کی جاتی ہی اگر آخر مین الف یا (ہ) ہوگی وہ
گر جائیگی اور اگر ماقبل آخر کو حرکت ہوگی تو وہ دور ہو جائیگی جیسے مردون
نے لڑکیون کے لیئے لڑکون کو بندون مین خواہ نوکرون مین گنا لیکن عربی
فارسی سنسکرت کے اسمون کا الف نہ گرا کے خواہ اگر حرف آخر مضموم ہو اوسکا
ضمہ نہ دور کرے اوسکے بعد ہمزہ وقایہ لاتے ہین جیسے دعاؤن سے دلرباؤن کو
راجاؤن نے بندھوون مین ملا لیا اور اگر حرف آخر مکسور ہو بجاے ہمزہ یاے
وقایہ لاتے ہین جیسے کبیون کے لیئے اگرچہ اس قیاس پر سرسون کی جمع

یاے مجہول کے ساتھہ بدل دیتے ہین جیسے گھوڑے دوڑے اور لڑکے بیٹھے
یا پیالے پیئے اور نوالے کھائے دوسرا قاعدہ جن مونث اسمون کے آخر مین یاے
معروف نہووے اونکی جمع کے لیئے (ین) زیادہ کرتے ہین بشرطیکہ حروف
معنوی اونکے بعد نہ آوین جیسے عورتین آئین اور کتابین خریدین جن مونث
اسمون کے آخر مین یاے معروف ہووے اونکی جمع کے لیئے (ان) یعنی الف اور
نون غنہ بڑھاتے ہین بشرطیکہ حروف معنوی اونکے بعد نہ آوین جیسے لڑکیان
آئین اور بکریان خریدین اور بعضے انکی جمع بھی (ین) سے کرتے ہین مگر غیر فصیح
ہی جیسے لڑکئین آئین اور بکرئین خریدین مگر چڑیا کی جمع چڑیان کے لیئے یہ کہہ
سکتے ہین کہ چڑیا مین (ی) کے بعد الف پیشتر سے موجود پاکر صرف نون بڑھا دیا
تیسرا قاعدہ حالت ندا مین واو مجہول زیادہ کرنے سے جمع مفہوم ہوتی ہی جیسے

(۱۴۴) باعتبار وحدت و جمعیت کے اسم کی دو قسمین ہین واحد اور جمع

(۱۴۴) واحد ایک فرد کی ذات پر دلالت کرتا ہی اور جمع ایک سے زیادہ پر

(۱۴۴) علامت اوسکی پانچ ہین واؤ مجہول و واؤ مجہول با نون غُنہ یاے مجہول یاے مجہول با نون غُنہ و الف و نون غُنہ

(۱۴۴) پہلا قاعدہ جن مذکر اسمون کے آخر مین الف یا (ہ) نہووے اور جو ہووے بھی تو حروف معنوی کے آنے سے تبدیل نہوتی ہووے جب تک اونکے آخر مین حروف معنوی نہ آوین تب تک اونکی جمع لفظاً نہین کرتے اونکی جمعیت اونکے فعلون کی جمعیت سے معلوم ہو جاتی ہی جیسے مرد آئے برتن خریدے دریا بہے اور پُرکھا مر گئے مگر جن مذکر اسمون کے آخر مین الف یا (ہ) ہووے اور حروف معنوی کے آنے سے تبدیل ہوتی ہووے جمع مین اوس الف یا (ہ)

(۱۴۴) مثلاً گھوڑا اور گھوڑی واحد اور گھوڑے جمع ۱۲

(۱۴۴) مثلاً مرد عورتین ... اور لڑکیان ۱۲

(۴۱) بعض اسم مذکر و مونث دونون بولے جا سکتے ہین
مگر اونکو مونث بولنا فصیح ہی

(۴۲) جس اسم کی تذکیر و تانیث مین کچھ شک ہو اوسکو
مذکر بولنا بہتر ہی

(۴۳) بعض اسمون کی تانیث خلاف قیاس ہوتی ہی
بلکہ مذکر مونث کے جدا جدا لفظ بنے ہوتے ہین

(۴۱) مثلاً بلبل فکر اور جان ۱۲
(۴۳) مثلاً راجہ سے رانی ہاتھی سے ہتھنی ماموں سے ممانی (مامی غیر فصیح ہی) بھائی سے بھاوج (بھابی اور بھوجائی غیر فصیح ہی) خان سے خانم اور بیگ سے بیگم ۱۲

---

یا ہنستا ہوا خواہ ہنستا لڑکا اور ہنستی ہوئی خواہ ہنستی لڑکی نوان[۹] قاعدہ ہندی مین
سب مذکر ہین بجز ہر سہ و دیگر (ای) و (ری) و (ڑی) کے یعنی (इई ऋ ॠ ऌ)
اردو مین دو حرفی سب ابر سہ حرفی صرف تین یعنی کل انیس[۱۹] مونث ہین یعنی (ب پ
ت ٹ ش چ خ د ڈ ذ ر ڑ ز ژ ط ظ ف ہ ی) دسوان[۱۰] قاعدہ مصدر کو باعتبار مفعول کے
جو اوسکے فعل کا مونث کہنا درست ہی جیسے زید نے جو بات کہنی تھی کہی

اور چوبے سے چوبن وغیرہ اور بغیر (ا) اور (ی) کے بھی کہین (ن) آجاتا ہے جیسے لُہار سے لُہارن اور سُنار سے سُنارن وغیرہ اور بعض جا یاے معروف کے پیشتر (ان) بڑھا دیتے ہین خواہ یاے معروف نہو تو (ان) کے ساتھ یاے معروف لے آتے ہین جیسے کھتری سے کھترانی اور تواری سے توارانی یا مہتر سے مہترانی اور پنڈت سے پنڈتانی لیکن پانڈے سے پنڈیانی بنانے مین پانڈے کا الف مثل الف تواری کے جہت آسانی تلفظ گر گیا آٹھوان قاعدہ حروف اضافت و تشبیہ اور اون اسماے صفات کی جنکے آخر مین (ا) یا (ہ) ہووے اور حروف مغوی کے آنے سے تبدیل بھی ہوتی ہووے تذکیر و تانیث مضاف و مشبہہ و موصوف کے موافق ہوگی جیسے زید کا گھوڑا اور زید کی گھوڑی یا زید سا بیوقوف بیگم سی بیوقوف یا اچھا لڑکا اور اچھی لڑکی یا بیچارہ لڑکا اور بیچاری لڑکی

جیسے ہرن سے ہرنا اور مرغ سے مرغا وغیرہ اور جہان بڑھانیکا موقع نہین ہوتا
اول خواہ آخر مین مذکر کی تمیز کے لیئے لفظ نر اور مونث کی تمیز کے لیئے لفظ مادہ زیادہ
کر دیتے ہین جیسے نر ساہی اور مادہ ساہی یا گرگ نر اور گرگ مادہ وغیرہ لیکن
جو مشترک مذکر بولے جاتے ہین اونمین صرف لفظ مادہ اور جو مونث بولے جاتے ہین
اونمین صرف لفظ نر لانیکا کام پڑتا ہے جیسے مادہ کوا اور نر چیل وغیرہ سائے تین
قاعدہ جب اسم واحد مذکر حقیقی کے آخر مین (ا) ہو حالت تانیث مین اکثر یائے
معروف یا (یا) سے بدل جاتا ہی جیسے لڑکا سے لڑکی اور بیٹیا سے بٹیی یا بوڑھا
سے بوڑھیا اور چڑا سے چڑیا وغیرہ اور کبھی (ن) کے ساتھہ جیسے دُلھا سے
دُلھن اور اوجھا سے اوجھن وغیرہ اور جب مذکر حقیقی کے آخر مین یائے معروف
خواہ مجہول ہو اوسکی جگہہ بھی اکثر (ن) آجاتا ہی جیسے دھوبی سے دھوبن

اور جی مستثنے ہیں جیسے گھوڑی بھیڑی روٹی حویلی وغیرہ تیسرا قاعدہ عربی کا
مصدر تفعیل کے وزن پر مونث ہوگا بجز تعویذ کے جیسے تحریر تقریر وغیرہ
چوتھا قاعدہ جس اسم کے آخر مین مصدر عربی کی (ت) یا حاصل مصدر ہندی کی
(ٹ) ہو مونث ہوگا باستثناے شربت و حضرت جیسے موافقت مسرت یا سجاوٹ بناوٹ وغیرہ
پانچوان قاعدہ جس اسم کے آخر مین حاصل مصدر فارسی کا (ش) ہو مونث
ہوگا اور اسیطرح فارسی کے اور حاصل مصدر بھی اکثر مونث بولے جاتے ہین جیسے
بخشش کوشش نوشت خواند آمد و رفت گفتار افسردگی وغیرہ چھٹا قاعدہ جنس اسم
جاندار جو ظاہرا تذکیر و تانیث مین مشترک ہین اکثر اونکی تمیز کے لیئے یاے معروف
خواہ نون اور یاے معروف بڑھا کر مونث بولتے ہین جیسے ہرن سے ہرنی
مرغ سے مرغی یا مور سے مورنی سنگھہ سے سنگھنی وغیرہ کبھی مذکر مین الف بڑھا دیتے ہین

صرف اہل زبان کا تتبع کیا جاتا ہی یعنی جیسا معتبر آدمیون سے سنا گیا

(۴۰ ۲/۱) اور قیاسی وہ جسکے لیئے کوئی قاعدہ مقرر ہو

(۴۰ ۲/۱) پہلا قاعدہ جنکے آخر مین (ا) یا (ہ) ہو لیکن وہ (ا) عربی مصدر یا حاصل مصدر کا مثل دعا تمنا و فاجعا وغیرہ باستثنائے تماشا و تقاضا وغیرہ یا عربی اسم تفضیل مونث کا مثل دنیا و عقبیٰ وغیرہ یا علامت تانیث سنسکرت کا مثل بھاکھا و گنگا وغیرہ یا علامت تصغیر ہندی کا مثل کھٹیا وغیرہ اور وہ (ہ) علامت تانیث عربی کا مثل ملکہ وغیرہ نہو اکثر مذکر ہونگے جیسے دریا صحرا باجا راجا پردہ اور مباحثہ وغیرہ دوسرا قاعدہ سوائے اسم پیشہ والون کے اور نسبتی لفظون کے (جیسے تیلی اور تمبولی یا بنارسی اور ہندستانی) جن اسمون کے آخر مین یائے معروف ہو اکثر وے مونث ہوتے ہین مگر ہاتھی دہی پانی موتی گھی

(۳۸ ۳/۴) کسی کسی قدر خصوصیت ہر مضاف اور موصوف مین
آجاتی ہی لیکین وہ اوسکو معرفہ نہین بنا سکتی ہی

(۳۹) تذکیر وتانیث کے اعتبار سے اسم کی دو قسم ہین
یعنی اسم مذکر ہوگا یا مونث

(۳۹ ۱/۴) جاندار مذکر کو مذکر حقیقی اور جاندار مونث کو
مونث حقیقی کہتے ہین

(۳۹ ۱/۲) بے جان کو مذکر غیر حقیقی و مونث غیر حقیقی

(۴۰) مذکر اور مونث غیر حقیقی کی شناخت بہت
دشوار ہی وہ دو قسم کے ہوتے ہین سماعی اور قیاسی

(۴۰ ۱/۴) سماعی وہ ہی جس کے لئے کوئی قاعدہ نہین

(۳۷) پانچوان مضاف ان اوپر لکھے ہوئے چارون کی جانب یعنی چارون مین سے کوئی ایک مضاف الیہ ہو کیونکہ ایسے مضاف مین ایک طرح کا تعین اور خصوصیت پائی جاتی ہی

(۳۸) چھٹے منادی جب کسی اسم نکرہ کو کسی حرف ندا کے ساتھہ خواہ بغیر حرف پکارتے ہین تو اوسمین بھی ایک تعین اور خصوصیت آجاتی ہی

(۳۸ ¼) لیکن اندھون کی پکار مین یہ تعین نہین ہو سکتا

(۳۸ ½) سواے ان چھہ قسمونکے بعض صفتین ایسی ہین کہ وہ بھی ایک تعین پیدا کر کے اپنے موصوف کو معرفہ بنا دیتی ہے

یہ اور وہ سے یہان[له] اور وہان خواہ یہین اور وہین مکان کے لیئے

اِدھر اور اُدھر طرف کے لیئے یون اور وون طرح کے لیئے ایسا اور

ویسا تشبیہ کے لیئے اتنا اور اوتنا (اِتّا اُتّا متروک ہی فصیح نہین ہے)

مقدار کے لیئے اور اب وقت کے لیئے بنجاتا ہی اگر ان سب کے اول لفظون کا

اول حرف (ج) سے بدل دین اسم موصول ہوجائینگے جیسے جہان

جہین جدہر جون جیسا جتنا اور جب اور اگر (ت) سے بدل دین

گو غیر فصیح ہین جواب شرط بن جاوینگے جیسے تہان تہین تدہر تون

تیسا تتنا اور تب اور اگر (ک) سے بدل دین استفہامیہ کہلاوینگے

جیسے کہان کہین کدہر کیون (یہان ی باقی رہی) کیسا کتنا

(کبھی کتنا کی جگھہ کے بھی بولتے ہین) اور کب

له ہمارے نزدیک ایتھان سے یہان اور تہان سے وہان بنا ہے

(۳۶) کلمات استفہامیہ اور کلمات تنکیر متعلقات
مبہمات ہین اسلیئے اونکا اسی جگہہ لکھا جانا ہم مناسب
سمجھتے ہین استفہام یعنی سوال کرنیکے وقت ذی روح
یعنی جاندار کے لیئے کون اور غیر ذی روح یعنی بے جان
کے لیئے کیا اور تنکیر کے موقع پر یعنی جس سے کسی شے کا غیر معین
ہونا پایا جاے جاندار کے لیئے کوئی اور بے جان کے لیئے
کچھہ اور کبھی برعکس اسکے گو غیر فصیح ہی یا انکے مرادف
الفاظ لاتے ہین اور تقلیل کے موقع پر جاندار اور بے
جان دونون کے لیئے کچھہ بولتے ہین

(۳۶) اکثر حرف کے ساتھ اسما ملکر مثل مفردات اسطرح پر بنجاتے ہین
کہ اونمین ظاہرا کوئی بات مرکب کے شبہہ ہونے کی باقی نہین رہتی چنانچہ اسم اشارہ

(۳۴ ١/٢) جب آپ ضمیر کے ساتھ آویگا مثل خود تخصیص یا تاکید کا فائدہ دیگا کبھی آپ کی جگہہ خ بھی بولا جاتا ہے

(۳۵) چوتھے اسم موصول یعنی جو ہمیشہ اپنے صلہ کا محتاج رہتا ہے

(۳۵ ١/٤) جب اسم موصول مین شرط کے معنی پائے جاتے ہین اوسکی خبر مین (تو) لاتے ہین گو معنی بغیر (تو) کے بھی درست رہتے ہین

(۳۵ ١/٢) اسم اشارہ اور اسم موصول ان دو قسمون کو مبہمات کہتے ہین

---

لئیے بجاے ضمیر واحد حاضر و غائب جمع خواہ لفظ خداوند نعمت جناب جناب عالی عالیجاہ غریب پرور پیر و مرشد حضرت مخدوم قبلہ قبلہ حاجات قبلہ عالم مہربان صاحب آپ مہاراج وغیرہ حسب معمول استعمال مین لاتے ہین اسیطرح لحاظ اور شرم کے باعث بجاے میرے لڑکے کے بندہ زادہ اور بجاے میری بی بی کے گھر کے لوگ وغیرہ بولتے ہین

(۳۴۲¼) جسکی طرف اشارہ کیا جاے اوسکو مشارٌالیہ کہتے ہین

(۳۴۲½) اسم اشارہ دو ہین قریب یعنی نزدیک کے لیئے یہ اور بعید یعنی دور کے لیئے وہ اِن کی جمع یے اور وے ہین

(۳۴۳) جب ایک جملہ مین دو ضمیرین یا دو اسم اشارہ ایک مرجع یا مشارٌالیہ کے اِسطرح آئین کہ اول ضمیر یا اسم اشارہ فاعل ہو اور دوسری مضاف الیہ تب ضمیر یا اسم اشارہ مضاف الیہ کو لفظ اپنا اپنے اپنی سے بموجب مضاف کے واحد جمع اور مونث ہونے کے بدل دیتے ہین

(۳۴۴) مثلاً مینے اپنی کتاب پڑھی اگر کہین کہ مینے میری کتاب پڑھی غیر فصیح ہوگا ۱۲

(۳۴۵) بعض اوقات اظہار انکسار و فروتنی کے لیئے بجاے ضمیر متکلم لفظ فدوی کمترین غلام بندہ احقر خاکسار حقیر فقیر نیاز مند عاجز گنہگار عاصی اور سنسکرت مین داس اور سیوک وغیرہ استعمال کرتے ہین اور اسیطرح اظہار تعظیم و ادب کے

(۳۲) دوسرے ضمیر وہ ہی جو اسم کے بدل یعنی اسم کی جگہہ آوے اور اوس اسم کی قائم مقام سمجھی جاوے

(۳۲ الف) اوس اسم کو اوسکا مرجع کہینگے

(۳۲ ب) ضمیر چھہ یعنی دو واحد وجمع متکلم مین اور ہم دو واحد وجمع حاضر تو اور تم (تین بجاے تو اب متروک ہی) اور دو واحد وجمع غائب وہ خواہ وُہ اور وے خواہ وُو لیکن اب وے کی جگہہ وہ بولنا فصیح سمجھتے ہین

(۳۳) تیسرے اسم اشارہ وہ ہی کہ جس سے کسیکی طرف اشارہ کرین

---

(۳۲ ب) متکلم جو بات کرے یعنی کہنے والا حاضر یا مخاطب جس سے بات کرین یعنی جو موجود ہو اور سنے اور غائب وہ جسکی بات کیجاے یعنی جسکے بہ نسبت متکلم حاضر سے کہے واحد ایک کو کہتے ہین اور جمع جو ایک سے زیادہ ہو

تمام افراد پر بولا جائے کسی شخص معین اور خاص چیز کا
نام نہو اسی کو اسم جنس بھی کہتے ہین

(۲۹) معرفہ شخص معین اور خاص چیز کا نام ہی غیر معین کو
جو ایک جنس کی تمام افراد پر بولا جائے نہین کہتے

(۳۰) معرفہ کی چھہ قسمین ہین علم ضمیر اسم اشارہ
اسم موصول مضاف ان چارون مذکورہ بالا کی
طرف اور منادیٰ

(۳۱) پہلے علم وہ ہی کہ جو نام ہو کسی معین اور خاص
آدمی یا جانور یا چیز کا

(۱۳۱) کنیت جیسے ابو ظفر عرف جیسے بہادر شاہ خطاب جیسے غازی
اور تخلص جیسے ظفر یہ بھی داخل قسم معرفہ ہین

(۲۵ ¼) مَفعَل و مَفعَلہ یا مَفعِل و مَفعِلہ یا اوس صیغہ مفعول
کے وزن پر جو خود مفعول کے وزن پر نہو آتا ہی

(۲۵ ½) اردو مین کبھی مصدر ظرف کے معنی دیدیتا ہی
فارسی مین کبھی صیغۂ واحد حاضر امر اسم کے ساتھہ ترکیب پاکر

(۲۶) جامد وہ ہی کہ نام ہو کسی شخص یا چیز کا اور نہ خود کسی
دوسرے لفظ سے مشتق ہوا ہوا اور نہ اوس سے کوئی دوسرا
لفظ مشتق ہو سکے یعنی نہ کسی قاعدۂ معینہ کے ساتھہ
کسی مصدر سے نکلا ہوا اور نہ وہ خود مصدر ہو

(۲۷) جامد کی دو قسمین ہین نکرہ و معرفہ

(۲۸) نکرہ غیر معین کو کہتے ہین جو ایک جنس کی

(۲۵ ¼) مثلاً مکتب ۱۲
مدرسہ یا مجلس

(۲۵ ½) مثلاً مجبرا
اور ... ۱۲

(۲۸) مثلاً گھوڑا
کہ یہ گھوڑے کے جنس
کی تمام فردون میں سے ہر ایک پر
بولا جا سکتا ہی ۱۲

(تر) اور (تم) اور مبالغہ کے لیئے (مہا) (اَتِ) اور (آتیَنت) وغیرہ اور فارسی مین تفضیل کے لیئے (تر) اور (ترین) اور مبالغہ کے لیئے (بدرجۂ غایت) وغیرہ آتا ہی اور عربی مین تفضیل افعل کے وزن پر اور مبالغہ فعّال و فعّالہ وغیرہ کے وزن پر ہوتا ہی

(۲۵) عربی مین اسم ظرف کو بھی مکان یا زمان کے معنی مین مشتق کا ایک صیغہ مانا ہی

(۲۵) عربی مین اسم آلہ بھی ہتھیار کے معنی مین مشتق کا ایک صیغہ مانا ہی مِفعَل مِفعَلہ اور مِفعَال کے وزن پر آتا ہی جیسے مِشعَل مِصقَلہ اور مِقراض اردو اور فارسی مین اسم فاعل اسم آلہ کے معنی دیدیتا ہی کوئی جدا صیغہ نہین بنتا ہی جیسے کترنی بیلنی وغیرہ

(۲۴) اسم تفضیل وہ صفت ہی جسکے موصوف کو
کسی دوسرے پر خواہ تمام دوسرون پر فضیلت ہو
اور مبالغہ وہ جسمین آپ وہ اپنے وصف مین کامل ہو
تفضیل شروع مین (سے) اور (سب سے) اور مبالغہ
(بڑا) اور (بہت) اور (نہایت) وغیرہ الفاظ
لانے سے بنجاتا ہی سنسکرت مین تفضیل کے لیئے

---

(۲۴) (مین) بھی اپنے موقع پر یعنی صیغہ جمع کے بعد تفضیل کا فائدہ بخشتا ہی اور (کی
بہ نسبت) بھی کام مین آتا ہی جیسے مولویون مین زید ملنسار ہی یعنی سب مولویون سے زید
ملنسار ہی اور اوسکی بہ نسبت وہ ہونہار ہی یعنی اوس سے وہ ہونہار ہی (کچھہ) اور
(کسیقدر) اور سنسکرت مین کِنچت تقلیل کے معنی دیتا ہی جیسے کچھہ ملنسار کسیقدر
ملنسار یا کِنچت ملنسار ہی یعنی بہت ملنسار نہین ہی کم ملنسار ہی

حالت مین رہا کرتے ہین اسی باعث سنسکرت
مین زیادہ تقسیم وغیرہ کا بکھیڑا انہین ہے اسم فاعل
اور اسم مفعول کو بھی اوسی اسم صفت مین داخل کر دیا ہی
لیکن عربی مین اسم صفت کے سوا صفت مشبہہ یعنی
مانند صفت یعنی جسمین معنی وصفی یعنی فاعلیہ بطور
استحکام و استقلال ثابت و قائم ہون مشتق کی ایک
قسم مانکر اسم فاعل و اسم مفعول مذکورۂ بالا کے علاوہ
اور بھی دو قسم کے اسم فاعل یعنی اسم تفضیل اور اسم مبالغہ
کے جُدا جُدا صیغہ شمار کیئے ہین اور ہمارے نزدیک تو عربی
کے اسم آلہ بھی سب ایک قسم کے اسم فاعل ہین

(۲۴۳) سنسکرت مین سبھی اسم کسی نہ کسی مصدر سے نکلے ہین جنکا مصدر معلوم نہین ہوتا وہی شاذونادر جامد کہلاتے ہین اور ظاہر دو ہی قسم کے ہوتے ہین یعنی اسم صفت یعنی جو کسی ذات پر کسی وصف یعنی برائی خواہ بھلائی کے ساتھہ دلالت کرے اور اسم غیر صفت یعنی جو صرف کسی ذات پر دلالت کرے بغیر ظاہر کرنے کسی وصف کے اسم صفت ہمیشہ اپنے اسم غیر صفت یعنی موصوف کے تابع رہتے ہین یعنی دونون ایک ہی

(۲۴۴) عربی مین صفت مشبہہ کے بہت وزن ہین سوائے تفضیل اور مبالغہ کے جسمین معنی وصفی استحکام و استقلال کے ساتھہ پائے جائین سب صفت مشبہہ کے وزن ہین جیسے فَعَل صَعْب فَعُل حَسَن فَعِیل سَعِید فُعَال شُجَاع وغیرہ

## (۲۲) اردو زبان مین بہت سے اسم مفعول فارسی عربی اور سنسکرت کے بھی کام آتے ہین

(۲۲) فارسی اسم مفعول اکثر ماضی مطلق کے آخر مین (ہ) لاکر خواہ اسم کے آخر مین مثل اسم فاعل ترکیبی صیغۂ واحد حاضر امر لگا کر بناتے ہین جیسے کشتہ اور پیشکش بعض اوقات حاصل مصدر بھی فارسی اور اردو دونون مین اسم مفعول کا فائدہ دیدیتا ہی جیسے پوشش اور کھرچن عربی اسم مفعول مفعول کے وزن پر ہوگا یا اسم فاعل کے ماقبل آخر کا کسرہ فتحہ سے بدلکر بنجائیگا جیسے منظور مختصر مستعمل محمل مشخص متصور مخاطب متجاوز مترجم متسلسل وغیرہ سنسکرت مفعول کے آخر مین اکثر فتحہ ہی رہتا ہی اور وہ بھی اردو مین لکھا نہین جاتا ہی جیسے گت یعنی گیا ہوا

(۲۲) مثلاً مردہ فارسی معلوم عربی گت سنسکرت
(ہ) واضح ہو کہ یعنی ہا ظاہر مختفی ظاہر
علامت مفعول
حروف ...

(۲۰) فارسی مین فاعل ترکیبی اوسے کہتے ہین جو اسم کے آخر مین صیغۂ واحد حاضر امر لانے سے بنجائے

(۲۱) اسم مفعول اوس ذات کو بتلاتا ہی جسپر فعل واقع ہو

(۲۰) کبھی ہندی اسم کے آخر مین بھی فارسی صیغۂ امر لا کر بنا لیتے ہین جیسے سونٹے بردار اور کوڑے باز لیکن اس حالت مین اسم کے آخر کا الف یاے مجہول کے ساتھہ بدل جاتا ہی

(۲۱) اسم مفعول ماضی مطلق کے آخر مین (ہوا) یا (گیا) ملا دینے سے بنجاتا ہی جیسے مرا ہوا یا مارا گیا کبھی صرف ماضی مطلق ہی اسم مفعول کے معنی دیدیتا ہی جیسے کسکا بنا یا ہی یعنی بنایا ہوا ہے

(۱۹) اردو زبان مین بہت سے اسم فاعل فارسی عربی اور سنسکرت کے بھی کام آتے ہین

۱۹ مثلاً دانا فارسی داخل عربی اور داتا سنسکرت ۱۲

(۱۹) فارسی اسم فاعل اکثر واحد حاضر امر کا (ب) دور کر کے آخر مین (ندہ) یا (ا) (ان) بڑھا کے بناتے ہین جیسے خورندہ دانا اور خندان آخری حالیہ ہی خریدار مین (آر) واحد غائب ماضی مطلق کے آخر مین آیا ہی عربی اسم فاعل خواہ فعیل کے وزن پر ہوگا یا شروع مین میم مضموم اور اوسکا حرف آخر ماقبل مکسور ہوگا جیسے عالِم رحیم مُمتحِن مُستفسِر مُنفعِل مُنصِف مُصوِر مُتصرِف مُقابِل مُتواتِر مُترجِم مُتسلسِل وغیرہ سنسکرت مین اکثر (ا) (ک) (وان) وغیرہ آخر مین رہتے ہین جیسے داتا پالک اور بِدوان وغیرہ

(۲۹/۱۲)

(ویا) (کڑ) (وڑا) (اڑی) اور (یل) بڑھا دینے سے بنجاتا ہی لیکن حرف
اول کے بعد اگر حرف علت ہو حذف ہو جاتا ہی جیسے گویا جھبکر بھگوڑا کھلاڑی
اور بجھیل گو بجو یا مین الف ماقبل علامت مصدر محذوف ہوا ہی اور کبھی صیغہ ماضی
شرطی کو (ہوا) کے ساتھ اور کبھی بغیر (ہوا) بھی کام مین لاتے ہین جیسے ہنستا
یا ہنستا ہوا لیکن اس قسم کی صفت جب اپنے موصوف کے پہلے نہ آکر فعل کے
پیشتر آتی ہی یعنی حالت فعل کو دکھلاتی ہی اوسکو صفت نہ کہکر حال کہتے ہین اور اوسکے
موصوف کو ذوالحال جیسے ہنستا یا ہنستا ہوا لڑکا مر گیا اسطرح پر نہ کہکر
لڑکا ہنستا یا ہنستا ہوا مر گیا کہین تو ہنستا یا ہنستا ہوا انمین حال ہی
یعنی لڑکا جس حال مین مرا اوسکو بیان کرتا ہی اور لڑکا ذوالحال ہی یعنی
صاحب حال یعنی جسکا وہ حال ہی

(۱۸) اسم فاعل اوس ذات کو تبلاتا ہی جس سے فعل صادر ہوا ہو یا جسکے ساتھہ فعل قائم رہا ہو

۱۸ مثلاً کھلانے والا

۱۸ مصدر کے آخر مین الف کو یاے مجہول سے بدلکر (والا) یا (ہارا) خواہ حاصل مصدر کے آخر مین (ہار) یا (سار) برطھانے سے بنتا ہی لیکن (ہارا) کم استعمال مین آتا ہی فصیح نہین ہی جیسے مرنے والا مرنے ہارا ہونہار ملنسار بعض وقت خود مصدر اسم فاعل کے معنی دیتا ہی اور اوسے تصغیر کے لیئے مونث بنا کر اوسکے الف کو یاے معروف سے بدل دیتے ہین بلکہ اکثر الف اور (ی) دونون کو ما قبل مفتوح کرکے گرا دیتے ہین اور کبھی اوسکے (ن) کو جیسے بیلنا بیلنی بیلن اور ریتی وغیرہ کبھی واحد حاضر امر کے آخر مین (آ) برطھا دینے سے بن جاتا ہی جیسے پیرا اور کبھی (آ) کے ساتھہ (ک) جیسے پیراک اور کبھی (لو) جیسے جھگڑالو اور کبھی

(۱/۴ ۱۷) فارسی کا حاصل مصدر بھی بہت کام مین آتا ہی

(۱/۲ ۱۷) اور اکثر عربی کا بھی

(۳/۴ ۱۷) اور سنسکرت کا بھی

کبھی صیغۂ واحد حاضر امر کے اول حرف کے بعد الف زیادہ کرنے سے بنجاتا ہی جیسے چال ڈھال وغیرہ اور کبھی آخر مین (ت) (تی) (ہٹ) (وٹ) (ن) (س) (پ) خواہ ہمزہ کے ساتھ (ی) بڑھا دینے سے بھی بنجاتا ہی جیسے بچت بڑھتی آہٹ بناوٹ چلن پیاس (پیاس کا مخفف) ملاپ کھلائی وغیرہ

(۱/۲ ۱۷) عربی مین مصدر ہی حاصل مصدر کے معنی دیتا ہی اس لیئے حاصل مصدر مشتق نہین کہلاتا ہی

(۱/۴ ۱۷) مثلاً [illegible] فرمایش، پرورش، دانائی، رفتار، آسودگی، خواب [illegible]

(۱/۲ ۱۷) مثلاً مدد، اظہار

(۳/۴ ۱۷) مثلاً [illegible]

یعنی حروف مصدر علامت مصدر دور کرنے کے
بعد بجنسہ خواہ تبدیل ہوکر باقی رہین اور معنی بھی
بالکل نہ چلے جاوین

(۱۶) حاصل مصدر ۱ اسم فاعل ۲ اور اسم مفعول ۳
مشتق کی قسمین ہین

(۱۷) حاصل مصدر وہ ہی جو معنی مصدر کی کیفیت
تبلاوے یا کسی شے کی خاصیت دکھلاوے

(۱۷) مصدر کی علامت دور کرنے سے جو صیغہ واحد حاضر امر کا نبتا ہی
اکثر حاصل مصدر ہوتا ہی جیسے لوٹ مار وغیرہ اور ماضی مطلق بھی جیسے
گھیر اچھا پا وغیرہ کبھی صیغہ جمع حاضر امر کے اخر مین جہان ہمزہ اور واو ہی
ہمزہ کے دور کرنے سے حاصل مصدر بنجاتا ہی جیسے چڑھاو دباؤ وغیرہ

(۱۴ ۱/۲) مجہول وہ ہی جسکے فعل کا فاعل معلوم نہو
یعنی اپنی حالت فاعلیت مین موجود نہو اور اگر ہو
حالت استعانت مین ہو مفعول اوسکا قائم مقام
گنا جائیگا (۱/۲ ۴۶ اور اوسکی شرح دیکھو)

(۱۴ ۳/۴) بعض مصادر لازم بھی اسطرح پر بشکل مجہول
آتے ہین کہ اونکے فعل کے فاعل حالت استعانت
ہی مین رہتے ہین

(۱۵) اسم مشتق وہ ہی جو کسی قاعدۂ معین کے ساتھہ
مصدر سے نکلے اور فعل نہو اور اوسمین حروف مادہ

(۱۴ ۳/۴) مثلاً اوس سے اٹھا گیا مجھسے نہین اٹھا جاتا یا اوس سے چلا جاتا ہی مجھسے نہین چلا جاتا

(۱۴ ۱/۲) معروف کے صیغۂ واحد غائب ماضی مطلق کے آخر مین لفظ
جانا زیادہ کرنے سے وہ مجہول بنتا ہی جیسے کھایا جانا

(۱۲ ۱۲) اسیطرح بنفسہ متعدّی بیک مفعول سے بالواسطہ متعدّی بدو مفعول خواہ بالواسطہ متعدّی بیک مفعول اور بدو مفعول سے بالواسطہ بدو مفعول اور بسہ مفعول بنایا جاتا ہی

(۱۳ا) بعض مصدر لازم اور متعدّی دونون ہوتے ہین یعنی کبھی لازم کے معنی دیتے ہاین اور کبھی متعدّی کے

(۱۴ا) مصدر متعدّی دو قسم کے ہین معروف اور مجہول

(۱۴ا) معروف وہ ہی جسکے فعل کا فاعل معلوم ہو یعنی اپنی حالت فاعلیت مین موجود ہو

(۱۳) مثلاً کھجلانا یعنی بنو کی پیٹھ کھجلاتی ہی یہان بمعنی لازم اور بنو اپنی پیٹھ کھجلاتی ہو یہان بمعنی متعدی

(۱۴ا) مثلاً کھانا معروف کھایا جانا مجہول ۱۲

۱۴ا مثلاً زید کھاتا ہی ۱۲

موافق جو اوسکے حرف ماقبل کو ہی ایک حرف علت بڑھا کر متعدی

بالواسطہ بنا لیتے ہین لیکن (وا) کے لیئے اسکی ضرورت نہین ہی جیسے

دبنا سے دابنا یا دبوانا رکنا سے روکنا یا رکوانا اور پسنا سے پیسنا

یا پسوانا اور کبھی حرف علت بڑھا کر حرف صحیح ماقبل علامت مصدر کو

دوسرے حرف کے ساتھہ بدل دیتے ہین اور کبھی بغیر بڑھانے کے

تبدیل کر دیتے ہین جیسے بکنا سے بیچنا (بچوانا غلط ہی بکوانا صحیح)

پھٹنا سے پھاڑنا چھٹنا سے چھوڑنا اور ٹوٹنا سے توڑنا کسی کسی نے

آنا کا متعدی لانا اور جانا کا متعدی لے جانا لکھا ہی لیکن ہمارے نزدیک

لیکر آنا کا مخفف لانا اور لیکر جانا کا مخفف لیجانا ہے آنا اور جانا کا متعدی

مثل ہونا وغیرہ کے بالکل غیر مستعمل ہی

ماقبل مفتوح ہوجاتاہی اور (لا) یا (وا) کے آنے سے اوسکا ماقبل ساکن
رہتاہی جیسے بٹھینا سے بٹھانا (بٹھیلانا غیر فصیح ہی) اور بٹھیوانا اور مصدر پنج
حرفی بے حرف علت مین الف علامت متعدی بالواسطہ کے داخل ہونے سے
اوسکے شروع کا دوسرا حرف اگر متحرک ہو ساکن ہوجاتاہی جیسے برسنا سے
برسانا جسمین کوئی حرف علت یعنی (ا) (و) (ی) ہوتاہی علامت متعدی
بالواسطہ کے داخل ہونے سے گرجاتاہی جیسے گانا سے گوانا رونا سے رلانا
اور سیکھنا سے سکھانا لیکن کھانا سے کھلانا بنانے مین (لا) کے ماقبل خلاف
قیاس بجاے فتحہ کسرہ ہوگیا اور بھی قاعدون مین خلاف قیاس کا کچھ پہ
ٹھکانا نہین ہے سماعی محاورون کے بموجب بولا جاتاہی جسمین علامت
مصدر سے پہلے ساکن ہوتاہی اکثر اوس حرف ساکن کے قبل اوس حرکت کے

(۱۴ا) متعدی وہ ہی کہ جو مفعول کو بھی چاہے

(۱۴ب) اسکی بھی تین قسمین ہین متعدی بیک مفعول

متعدی بدو مفعول اور متعدی بسہ مفعول

(۱۴) جو بنفسہ متعدی نہین ہی اور بہ سبب حذف

یا زیادتی حروف یا تبدیل حروف یا حرکات لازم

سے متعدی بنایا جاتا ہی وہ بالواسطہ متعدی کہلاتا ہی

(۱۴) اوسکے بنانے کے قاعدے اکثر یہ ہین کہ لازم سے اور بنفسہ متعدی

بیک اور بدو مفعول سے بالواسطہ متعدی بیک اور بدو اور بسہ مفعول

بنانے کے لئیے قبل علامت مصدر (آ) یا (لا) اور بالواسطہ بیک اور بدو

مفعول سے بالواسطہ بدو اور بسہ مفعول بنانے کے لئیے (وا) زیادہ کرتے

ہین لیکن الف علامت متعدی بالواسطہ کے داخل ہونے سے اوسکا

(۱۴ا) مثلاً اوٹھانا متعدی بیک مفعول ہی یعنی اوٹھانا فعل اوٹھانے والا فاعل جس چیز کو اوٹھاوین وہ مفعول

(۱۴ب) مثلاً کھلانا متعدی بدو مفعول ہی یعنی کھلانا فعل کھلانے والا فاعل جس آدمی کو کھلاوین وہ مفعول اول اور جو چیز کھلاوین وہ مفعول دوم

اسیطرح کھلوانا متعدی بسہ مفعول ہی یعنی کھلوانا فعل کھلوانے والا فاعل جسکو کھلواوین وہ مفعول اول جو کھلواوین وہ مفعول دوم اور جسسے کھلواوین وہ مفعول سوم لیکن [illegible] والے مفعول اول کو دوم اور دوم کو اول مانتے ہین ۱۲

(۸ ½) بعضے اوسکو فعل کہتے ہین مگر لغوی یعنی

## فعل لغوی

(۹) مصدر وضعی وہ ہی جو اس ملک کی زبان مین موجود ہو

(۹ ½) غیر وضعی اوسے کہتے ہین جو کسی عربی فارسی وغیرہ لفظ کے آخر مین علامت (نا) بڑھا کر بنا لیا ہو

(۹ ½) اردو مین اکثر عربی مصدرون کا بھی استعمال ہوتا ہی مگر اون کی علامت (نا) نہین ہی

(۱۰) مصدر دو قسم کے ہوتے ہین لازم اور متعدی

(۱۱) لازم وہ ہی جو فاعل پر تمام ہو جاے اور مفعول کو نہ پہنچے

# اسم کا بیان

(۶) اسم نام کو کہتے ہین یعنی نام کسی چیز کا وہ بغیر دوسرے لفظ کی مدد کے اپنے معنی تبلا دیتا ہی اور کوئی زمانہ اوسمین نہین پایا جاتا بجز اسکے کہ وہ خود کسی زمانہ کا نام ہو

(۷) اسم کی تین قسمین ہین مصدر [۱] مشتق [۲] جامد [۳]

(۸) مصدر وہ ہی جس سے فعل اور اسم مشتق بنائے جائین

(۸ ½) اور اوسکے آخر مین (نا) اوسکی علامت رہتی ہی

---

(۸ ½) اوکھہ کے معنی مین گنّا مصدر نہین ہے کیونکہ اوس سے فعل اور مشتق نہین بنتے

(۴¼) مفرد وہ ہی جس سے ایک ہی معنی سمجھے جاوین اوسکے ٹکڑون سے اوسکے معنی کے ٹکڑے نہ سمجھے جاوین اور اوسکو کلمہ بھی کہتے ہین

(۴½) مرکب اوسکے برعکس ہی دو یا زیادہ لفظو ملکر بنتا ہی

(۴¾) اور اکثر کثرت استعمال سے مخفف ہوکر مثل مفرد کے معلوم ہوتا ہی

(۵) کلمہ تین قسم کا ہی اسم فعل حرف

(۲) جو لفظ انسان کے منہ سے نکلتا ہی معنی دار ہوتا ہی یا بیمعنی

(۲ ۱/۱) اگر معنی دار ہو موضوع کہلاویگا

(۲ ۱/۲) اگر بیمعنی ہو مہمل

(۳) اگر موضوع اوسی معنی مین بولا جاے جسکے لیئے واضع نے وضع کیا ہی حقیقی کہلاویگا

(۳ ۱/۱) ورنہ مجازی

(۳ ۱/۲) اسی کو اگر چند آدمیون نے کسی خاص معنی کے لیئے ٹھہرالیا ہو اصطلاحی کہلاویگا

(۴) موضوع مفرد ہوگا یا مرکب

جاتی ہین اور سرکاری دفترون مین ابتک بھی فارسی حرف جاری رہنے

کے سبب وہ اونھین فارسی پڑھے ہوؤن کے منہ سے اصلاح پاتی ہین

برج بھاکھا یعنی برج کی بولی نہایت شیرین اور دلپذیر ہے اس لیئے

ہندی کے شاعرون نے اپنے شعر اکثر اوسی مین بنائے باباتلسی داس

راجاپور کے رہنے والے تھے اسی وجہہ سے اونکی لاثانی راماین مین بوندیل کھنڈی

الفاظ بھی ہمائے ایک دن تھا کہ نواب سعادت علیخان کے منشی انشاءاللہ خان

نے کہانی بنائی ایک لفظ بھی اوسمین عربی فارسی کا آنے نہ دیا اب وہ

دن ہی کہ لکھنؤ والونکی تحریر سے اگرچہ فعل اور حروف ہندی کے نکال کر

فارسی کے لکھدو صفحے کے صفحے اردو سے فارسی بن جائین حقیقت مین کوئی زبان

کبھی ایک ڈھنگ پر نہین رہتی ہی ہمیشہ گرگٹ کیطرح رنگ بدلا کرتی ہے

فارسی ترکی کے الفاظ صحیح اور بکثرت اور سنسکرت انگریزی کے
غلط اور بہت کم لکھے جاتے ہین اور اسیطرح دیوناگری مین سنسکرت
کے صحیح اور بکثرت اور باقی غلط اور کم لکھے جاتے ہین مگر جو لوگ سنسکرت
فارسی اور انگریزی تینون جانتے ہین جہانتک بن پڑتا ہی سب صحیح
لکھتے پڑھتے ہین ہندوستان بہت بڑا ملک ہی سابق مین ریل اور
سڑکون کا ایسا بندوبست نہ تھا ایک ایک صوبہ بلکہ ضلع ایک ایک
ملک یعنی ولایت گنا جاتا تھا ایک کا رہنے والا بہت کم دوسرون کے
رہنے والونسے ملتا جلتا تھا لیکن دہلی بہت دن ہندوستان کی
دار السلطنت رہی اس باعث وہان کی درباری اور بازاری زبان
یعنی اردوی معلی کے آگے اور سب جگہہ کی ٹھینٹھہ بولیان دہقانی گنی

دہلی کے بادشاہون کے لشکر کا بازار اردوی معلی کہلاتا تھا اوسی سے
یہ زبان نکلی اِس باعث زبانِ اردوی معلی کہلائی اب کثرت استعمال سے
صرف لفظ اردو باقی رہگیا زبان اور معلی بالکل اُڑ گیا اسکی تصریف
یعنی فعل کے صیغون کی گردان اور اونکے بنانے کی ترکیب ہندی ہی
مگر اسمین اسم سنسکرت عربی فارسی ترکی اور انگریزی کثرت سے آملے ہین
کچھہ صحیح بولے جاتے ہین کچھہ متغیر ہوکر عموماً غلط کہنے مین آتے ہین
اور وہی غلط فصیح سمجھے جاتے ہین جب یہ زبان فارسی حرفون مین
لکھی جاتی ہی بالتخصیص اردو اور ہندوستانی کہلاتی ہی تاکہ ہندی خواہ
بھاکھا کہنے سے دیوناگری حرفون کا شبہہ نہو ہندی کا لفظ دیوناگری
ہی مین لکھی زبان سے مخصوص کیا گیا ہی اکثر فارسی حرفون مین عربی
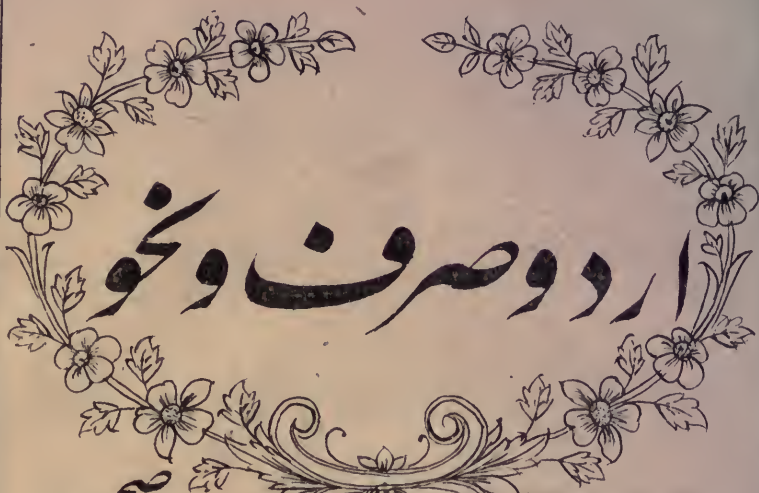
# اردو صرف ونحو

(۱) صرف ونحو وہ علم ہی جس سے زبان صحیح رہتی ہی غلط نہین ہونے پاتی

(۱ ½) صرف سے لفظون کا بنانا آتا ہی

(۱ ½) نحو سے لفظون کا جوڑنا

(۱) اردو سے مراد ہندی خواہ ہندوستانی یعنی اوس زبانِ ہند خواہ ہندوستان سے ہی جو اب یہان کے سرکار دربار اور ہاٹ بازار مین بولی جاتی ہی لشکر مین جو بازار رہتا ہی اوسکو ترکی مین اردو کہتے ہین

# التماس

منجانب مصنف

جو کوئی کام کی بات اسمین لکھنی رہگئی ہو یا غلط لکھہ گئی ہو یا جس طور پر لکھی گئی ہی

اوس سے بہتر طور پہ لکھی جا سکتی ہو اگر معلمین اور مدرسین کتاب کے حاشیہ پر

یا علحدہ کاغذ پر لکھکر ہمارے پاس بھیجدینگے ہم نہایت ممنون اور احسانمند ہونگے

اور دوسری مرتبہ چھپنے کے وقت اوسپر پورا غور اور لحاظ کرینگے

اِس کتاب مین اوپر متن اور نیچے شرح ہی حاشیہ مثالون کے لیے چھوڑا ہی چوتھی

اور تیسری صف کے لڑکے متن حفظ کرلین اور دوسری صف کے لڑکے شرح پڑھین پہلی

صف کے لڑکے جسکا جسقدر جی چاہے تتمہ مطالعہ مین لاوین اور متن اور شرح کو بخوبی

سمجھکر حتی الامکان اوسمین مزاولت حاصل کرین

# فہرست اردو صرف ونحو

(خطوط ہلالی کے درمیان سنسکرت اور ہندی کے نام لکھے ہین)

# PREFACE.

It is strange enough that our vernacular should be constantly expressed in two such diverse characters as the Persian and Nágarí, one written from right to left and the other from left to right; but it is quite unique in having two grammars. The absurdity began with Maulvís and Pandits of Dr. Gilchrist's time, who being commissioned to make a grammar of the common speech of Upper India made two grammars, the one exclusively Persian and Arabic, the other exclusively Sanskrit and Prákrit. The Maulvís knew nothing of Sanskrit and ignored the Áryan basis of the varnacular, the Pandits were equally intolerant in refusing to recognise the Semitic after-growth. Hence the Persian-Urdú of the public offices, which is unintelligible to the mass of the population, and the almost equally unintelligible pure Hindí of the *Prem Ságar*. The one is not national enough to be acceptable to all, and the other childishly ignores the circumstances under which Urdú became a language. The evil consequence is that instead of having a school grammar of the vernacular as such, or in other words one grammar capable of being conveyed indifferently in Persian and Nágarí characters, we have two diverse and discrepant class books, one for Muhammadan and Káyasth boys and the other for Bráhmans and Baniás. It would perhaps have been better to have adopted a Hindustání Grammar based on the English system, which at any rate has this merit that it preserves the Áryan element without discarding the Semitic adjuncts.

My experience in the management of vernacular schools in the N, W. Provinces has added force to the conviction that no useful purpose can be served by teaching two such grammars. Under the present system I often find boys in the same class of a school, living among the same surroundings and using the same speech in the affairs of life, yet learning two schemes of accidence, so entirely diverse in form as well as in character that it is impossible to put a question which all will understand. The boy who uses the Bháshá Bháskar knows absolutely nothing of what his class fellow learns in the Ḳavá'id-i-Urdú and *vice versá,* though they are supposed to be studying one and the same language. It is time that this anomaly was corrected or partially removed. The treatment of vernacular grammar which I now venture to introduce is a contribution towards the solution of the difficulty. We have hitherto attempted to make usage follow grammar. In one form of the vernacular the accidence has been forced into accord with the grammar of Sanskrit, in another with the grammar of Arabic, whereas in the natural order of things the grammar should follow the usage. The accidence of our spoken tongue should embrace the whole of its word system and formations, apart from archæological considerations as to their birth and origin. I have therefore endeavoured, while using different characters, to convey the same principles of accidence in each, and thus avoid the inconsistencies and incongruities I have referred to. I have, however, used a double set of technicalities, but so ranged that each corresponds to each so as to be interchangeable, instead of being as before the landmarks of two different languages. It might indeed be urged hat, the base of the vernacular being Sanskrit, through

Prákrit, and the Persian and Arabic element being added rather than incorporated, the technicalities of the grammar should be Áryan rather than Semitic; but on the other hand it is admitted that the educated classes, who have the chief voice, are familiar with Persian rather than Sanskrit. Consequently, just as in English the Latin terms "noun," "verb," "particle," &c., were chosen by the early writers of English Grammar, so the Arabic terms, *ism*, *fi'l* *harf*, &c., of the Persian Grammars may be appropriately used for the grammar of Urdú in preferance to the Sanskrit.

Nothing new will be discovered in this grammar beyond what is inseparable from the mode of treatment adopted.

My plan is to treat each point in detail in the way of:–

(1) Aphorisms, for the memory:—
(2) Commentary, or explanation:—
(3) Example and illustration:—

and the type and numbering of the sections are arranged accordingly.

Two chapters in an Appendix are added on the formation of Sanskrit words in the vernacular, known to Pandits as *Sandhi* and *Kridant* or *Taddhit*, and on the root formation and measures of Arabic words comprehended under the name *i'lál* and *auzán-i-masádir va jam'*. One object of this is to create a better undertsanding between the Pandits and Moulvís by giving each an insight into the grammatical prejudices of the other, and thus to lead them, if possible,to combine forces for the, improvement of their common vernacular,

Prosody is omitted, because it is beyond my present aim to suggest the means of reducing the Sanskrit and Arabic rules to a common system, applicable to vernacular metrical composition in both forms alike.

I am aware that I shall be attacked by native scholars. who pin their faith to purity and pedantry, and by others, less worthy of the name of scholars, who look with disfavour on the development of vernacular education in the hands of Government. But I hope that the foregoing remarks will not be without effect in conciliating that favour which is due to all honest efforts to combine conflicting interests, especially when such efforts are made in the groove of advancing science. I invite criticism and look for suggestions, and hope soon to publish an English version by way of widening the field of review, and of gaining, and it may be serving the interest of English Officers who desire to attain excellence in the use of the common speech of the Hindú and Musalmán of Upper India.

BANARAS:
1*st January*, 1875.

ŚIVAPRAŚAD.

# URDÚ GRAMMAR

BY

RÁJÁ ŚIVAPRASÁD, C. S. I.

FELLOW OF THE UNIVERSITY OF CALCATTA AND INSPECTOR OF THE THIRD CIRCLE, D. P. I., N. W. P.

---



# اردو صرف و نحو

حسب الحکم واجب الاتباع جناب مستطاب
معلی القاب لفٹنٹ گورنر بہادر
ممالک شمال و مغرب

مصنفہ

راجہ شیو پرشاد ستارہ ہند



"I hope, however, ere long, it may be possible to have a common grammar for both forms of the Vernacular (Urdú and Hindí) and convertible scientific terms."

*Director's Report on the Progress of Education in the N.W. Provinces for* 1873—74 (*Page* 138),

"It betrays therefore a radical misunderstanding of the whole bearings of the question, and of the whole science of philology, to speak of Urdú and Hindí as two distinct languages."

*John Beames's Comparative Grammar of the Modern Áryan Languages* (Page 32),

کانپور

مطبع منشی نولکشور مین چھاپی گئی

پہلی بار مرتبہ ۵۰۰ جلد چھپی [illegible] قیمت فی جلد